

ان من الشعر الحلی لمرآة البیان

الحمد لله الذي جعل نظام حضرت پیر محمد مولانا جناب محمود صاحب قبلہ نادر پری نور اللہ مرقدہ
خلیفہ قبل تحقیق آگاہ معرفت دستگاہ حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ حیدر آبادی

اسمعی بنام نازخی نذیران عاشقی
معروف بہ

۱۹۰۶

۱۵۳۲

دیوان محمود

مولفہ

فازانہ فکر و بیان علی حقیقت حضرت انشان

جکوید محمد احمد شاہ صاحب و سید عبداللہ شاہ صاحب سکنا پانڈر کوٹہ و پیر خاوان حضرت
سودج سکنا قصبہ جھوکر تعلقہ نادر پری نے زیور طبع سے آراستہ کیا

طبع و ترویج در محلہ کلاں پورہ مولانا جناب محمود صاحب قبلہ نادر پری نور اللہ مرقدہ
خلیفہ قبل تحقیق آگاہ معرفت دستگاہ حضرت مسکین شاہ صاحب قبلہ حیدر آبادی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے سالکان سلوک ربانی و اے عاشقان طریق حقانی مبارک ہو کہ جبکہ ایک وسیع
واسطے دیدہ نیم بار خاص عام ہمیں انتظار درشتیاق اور قلوب طالبین صادقین جکے تظار
کیلئے نہایت ہی متغنی تھے لوہ عروس حجلہ سرور یقین و یقین بستان عز و تمکین پر وہ غیب سے
جلوہ افروز ہو کر زیب بزم احباب الوالالباب ہوا۔ ایسے دیوان زبیر العارفین عمدہ الیقین
سر حلقہ فقرا کاملین و سر حلقہ رفیوض عرفاء و اصلین حقیقت آگاہ و معرفت و شگاہ و گاہ
و مرشدی حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ تانڈیٹری برد اللہ مضجہ روحی فداہ و نور اللہ فخر
والجنتہ مشہاد خلیفہ اجل کمال الکین فضل العارفین حضرت سکین شاہ صاحب قبلہ نقشبندی
حیدر آبادی قدس سرہ العزیز بزم طبع پیشکش شائقین کیا جاتا ہے۔

قد الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میں آست
آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید
چالیس برس اپنے شیخ کی غلامی اور غلین برداری کی نفس کشی ایسی کہ صرف یگانہ
پہوڑنی پر کسی سال گذرا وقت فرما کر سلوک طے کیا گیا۔ بار زیارت حرمین شریفین
سے فیض یاب ہوئے۔ اظہار کرامات کیلئے تو ایک دفتر چاہیے نہ کہ شے نمونہ ضرور
ما سوقت یون ہی جو یاد آگیا عرض کرتا ہوں کہ زمانہ علی موسیٰ رضا تعلق دار تین روزہ
آپ پر حالت طاری تھی۔ بوقت ظہر جامع مسجد قصہ تانڈیٹری کے لکچر پر بعد از انشاء اللہ

نظر توجہ فرماتے ہی فوراً کمتر زمین پر گرا اور پارہ پارہ ہو گیا تھینا پانسوا آدمی حاضر۔
 آپ حافظ قرآن نہیں تھے مگر قصبہ بہو کر میں ایک ہار تاختم رمضان المبارک
 قرآن شریف سے اپنے تراویح پڑھائی جو آپ کی کرامات کا ایک کرشمہ ہے۔
 آپ سلب امراض بھی فرمائے ہیں۔ کسی سحرا کی بیماری اور ایک یا رطریق کی کشت
 کا پھوڑا سلب امراض کی توجہ سے فوراً آپ پر نمود ہو گیا تھا۔

صدائے استون کو میں دیکھا ہوں پیر کی حاجت ہو کیا قلم و سیاہی سطور کی
 پیشین گوئیوں کا تو کچھ حساب نہیں جو لوگ صحبت سے مستفیض ہوئے اون پر
 مشکف ہیں۔ برہنہ شاہ صاحب چنوب بہنہ انار ملاقات آپ کو دیکھتے ہی فوراً ستر پوش
 ہو گئے تھے۔

اسی اصل یہ بڑے بزرگ کا کلام ہے۔ دیکھو کقدر سید ہی سادہ ہی بے تصنع بول
 چال ہے صرف آمد ہی آمد ہے اور دو کا نام و نشان نہیں مصرعہ حاجت مشاطہ نیت
 روئے دل آرام را۔

ایک ایک شعر و لہجے ریش آلود کے لئے مرہم کا فوری ہے۔ کیا کہنا عاشقا
 رسول و دلداروگان مقبول کا کلام ایسا ہی ہوتا ہے مصرعہ جلوہ طاؤس کے آید ز مرثع
 قہنگی۔ سچ تو یہ ہے کہ ان اشعار کا لطف وہی خوب جانتا ہے جو کہ صاحب نسبت
 ہے۔ صورت بین اس سے بے بہرہ ہیں۔ ۶ شعبان ۱۳۱۳ھ روز یکشنبہ کو حضرت
 اس جہان فانی سے رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے۔ آپ کا کلام متفرق طور پر
 پڑا ہوا تھا جو حضرت ممدوح کے فرزند ارجمند عجب الرشید خان حنائی بکمال
 محنت و جانفشانی فراہم کر کے اس کتاب مستطاب گوہر نایاب کو مرتب کیا۔

بیت۔ بیا نظارہ کن اینجا خیال علم گرواری درین عالم خیال شاعران ہم عالمی از
الراقتم حافظ شیخ سعید رحمۃ اللہ خادم حضرت ایشان۔

سند عالم اکبر

مولوی سید تظیف صاحب قبلہ اولاد حضرت امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ مقیم پانڈر
کوڑہ نے دیوان ہذا کو سماعت فرما کر حسب ذیل ارشاد فرمایا۔

ان قصائد کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ (حضرت مصنف علیہ الرحمۃ) با خدا
اور کامل بزرگ ہیں۔ یہ قصیدوں کا مطلب بہت گہرا ہے اکثر اشعار احادیث صحیحہ
کتب فقہ اور قرآن شریف کے آیات کا ترجمہ ہیں۔

حضرت فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول تھے دو ہاتھ اور دو پاؤں ولیوں کو بھی
ہیں اور ہم کو بھی مگر ہم ہیں اور اون میں بڑا فرق ہے عاشق شرع ہی لوگ ہیں یہ جنکو
دعا دیتے ہیں اون کا کام ہو جاتا ہے اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ
خدا انہی لوگوں کی شان میں فرمایا۔ اگر حضرت زندہ رہتے تو میں ملاقات کرتا۔
اب بھی خدا چاہا تو خاص حضرت کی زیارت کے لئے ناندیڑ آؤنگا۔ یہ کلام اولیاء
کا ہے ان قصیدوں کا ایک مطلب نہیں جب طرف چاہو ہو سکتا ہے اگر ایک شعر کا
مطلب تمام دن بیان کرو تو پورا اٹھو گا صرف ایک لفظ کا مطلب بیان کیا جائے
تو ایک جزد کی کتاب ہوگی یہ قصاید اردو ہیں مگر مطلب معتبر عربی کتابوں کا ہے۔
پھر فرمائے اشارۃ اللہ حضرت کیا دریا تھے خدا نے خوب قوت دیا تھا ایسی

اولیاء دن کا کلام پڑھنا یا سنا بھی عبادت ہے قل عبادت سے یہ بہتر ہے حضرت
نے اکثر اشعار میں جو چوتھیاں اور محمدیوسف وغیرہ کا نام لیا لوگوں کے سمجھنے کی خاطر

در اصل حضرت کا مطلب دوسرا ہے۔

خوشتر آگن باشد کہ سہ ذلبران گفتہ آید در حدیث دیگران
دوبارہ ارشاد ہوا حضرت بڑے بزرگ تھے ہر کوئی اس کلام کو سمجھنا دشوار
اتنا سے سماعت غزل آنا ساقی (ملاحظہ ہو صفحہ ۴۴) ارشاد ہوا کیا طوطا باتیں کر رہا ہے
ماشاء اللہ کیا شعر ہیں ان میں تناسب تلازمات استعارات کیا خوب ہیں حضرت کو
خدا نے کیا دماغ دیا تھا۔ ہر ایک شعر پر اونگلی رکھ کر صدمہ مطالب نکات بیان فرمائے۔
بعد ازاں انگشت بیاباں سے فاصل اپنی ذات کے طرف اشارہ کر کے کس نفی
سے ارشاد فرمائے کہ یہاں سے ماٹھریے سمجھ لوگ اس کلام کو کیا سمجھ سکتے ہیں جنکو
معرفت اٹھی ہو وہی اسکا مطلب جانتے ہیں یہ بھی ارشاد ہوا اگر یہ کلام پہنچا
تو بہت لوگوں کو فائدہ پہنچے گا۔

عبدالحمید شاہ صاحب و شیخ حبی سکنہ پانڈو کوڑہ اور قادر صاحب جلال صاحب و
محمود صاحب و شیخ ہنسودا اگر ان سکنہ بھوکر مجلس میں حاضر تھے الغرض مولوی صاحب
موصوف بہت ارشادات فرمائے جمہور یاد رہے مولف نے لکھ لیا۔

تذکرہ (۳) ربیع الاول ۱۳۲۲ھ

رستم

خاکسار عبد الرشید خان خلیفہ حضرت ایشان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مئی باقی اگر ساقی پلا جاتا تو کیا ہوتا
 محب محبوب میں رکھا فرق کیوں رنگوں والینے
 چھپا یا عشق دلہن کا ایک نظر روشہ کا
 وہ دو لہا کیا چھڑ ہیں یہہ دلہن شل کبہ کے
 مکان لا مکان پر لے گیا تھا کیا شب معراج
 ازل سے لے ابد تک ہے وہی جلوہ چمک کا
 زلیخا ہے زیوسف ہے نہ علی ہے نہ جنوں ہے
 نقابِ ناز ڈالا کیا برائے عاشقان رخ پر
 ہوا ہم رنگ کیوں نین عاشق و مشوق کا نقاب
 اور بھلا لے آکشتی بدینہ کو لیج اجلدی

نرہ عشق محمد کا چکھسا جاتا تو کیا ہوتا
 اگر عمر نگ دو نو نکور نگا جاتا تو کیا ہوتا
 شل دلہن اگر دو لہا بنا جاتا تو کیا ہوتا
 اگر دلہن کے گہر دو لہا خود آجاتا تو کیا ہوتا
 وہی شگشت پہر دن کو پہرا جاتا تو کیا ہوتا
 ذرا بھی دیدہ یہہ دل کا کہلا جاتا تو کیا ہوتا
 وہی ایک نور حبیب احمد کہا جاتا تو کیا ہوتا
 دوی کا پردہ اسے جاناں اٹھا جاتا تو کیا ہوتا
 دل عاشق میں خود و مشوق سما جاتا تو کیا ہوتا
 ابھی لنگر بہر کشتی کا اٹھا جاتا تو کیا ہوتا

| | |
|--|--|
| وہی ہے کتبہ ربی کہاں راقبہ بصری وہی ہے یوسف کنگان کہاں عاشق زینا کا وہی بریمانی ہے کہاں اب دین نوری وہی ہے خانہ کعبہ کہاں ہیں اب بول شہر کیسے پا خاک سکین شاہ تو کر محل بصر اپنا | اگر کعبہ خود استقبال آجاتا تو کیسا ہوتا خج یوسف کے گریہ سے اٹھ جاتا تو کیا ہوتا ہر ایک کے قن اوپر جگہ چھ جاتا تو کیا ہوتا فراق یارین آسودہ جاتا تو کیا ہوتا مثل سر کے قربت میں پس جاتا تو کیا ہوتا |
|--|--|

عمر بھر انتظار میں گذر گئے آہ محمود
لب شرمین سے اپبول ملا جاتا تو کیا ہوتا

ولہ

| | |
|---|---|
| رکھا کیوں نام مکر اور مدینہ کہ یہ دو ہیں مدینہ میں ظہور ہوا اس جلال احمد کا پس نہ محرم سے پہچایا کیوں عروس کعبہ کو دلہا یہ کیا شادی ہے حج عمرہ محبان ہیں جمع سجا ہوا ایجاب قبول اسکا کہ سجا حوں کو خوشبو لگا ہوا عقد محبت کا قیامت تک تو بیگا۔ ہیں جتنے حاجت روست اللہ وہ ہیں جہان تر چٹا جمعہ کا خطبہ حبیب راتوں کی دلع بھر کیا چلا کیوں ہو کے آفاقی رہا کیوں نہیں مثل مثل اس پر عشق پیران پہانہ ہر مدینہ کا ہوا عقد محبت کا گرہ ریشم کی کھلتی کیا | اگر ایک نام دو نون کا لیا جاتا تو کیا ہوتا وہی نور آ کے مکہ میں بھی مل جاتا تو کیا ہوتا حرم کے محرموں سے سر چہا جاتا تو کیا ہوتا درویش نہا ہر دہن بندھا جاتا تو کیا ہوتا گواہ رکن یمین اسود لکھا جاتا تو کیا ہوتا یہ شہرہ خاص عاموں کو سنا جاتا تو کیا ہوتا طفل جہان اش سبکو چکھا جاتا تو کیا ہوتا مبارکباد مغفور ادا جاتا تو کیا ہوتا اگر چند یہ یہ کعبہ میں رہا جاتا تو کیا ہوتا زبان پر ہر خاموشی لگا جاتا تو کیا ہوتا یہ سر باطن ظاہر کھلا جاتا تو کیا ہوتا |
|---|---|

| | | |
|---|--|--|
| طے جب پیر سکین شاہ تمنا کیا ہی محمود ہمیشہ شکر کی تسبیح پڑھا جاتا تو کیا ہوتا | | |
| وَلَمْ | | |
| یہ کچھ غیر ساحل سے بجا جاتا تو کیا ہوتا یہ دریا حال پر دایم تھا جاتا تو کیا ہوتا حجاب شرم گرم ترن پر اڑا جاتا تو کیا ہوتا سو اجنبوں و ملی غیر نے آجاتا تو کیا ہوتا حقیقت حال غیر دن پر جو کھل جاتا تو کیا ہوتا اگر ایک بیدار اشاریہ کہہ جاتا تو کیا ہوتا گناہ گار کا کفارہ جو ہو جاتا تو کیا ہوتا وگرنہ سستی فقرابت آجاتا تو کیا ہوتا اگر چند سے غلامی میں رہا جاتا تو کیا ہوتا | دہی عشق و محبت کی بہن دریا کی سپہ بھین ہوا چلتی ہے رنگارنگ محل و سکا ہوا ایک ہی محبت کے کی ایسا ست اٹھا دی پردہ عورت ستر کھل جانا بیہوشی میں جنوں پر نہیں ہوتا ہوا بس عرصہ تہ سال یہ معلوم ہی محکوم حال زبان پر نفل ہے اور دل میں راز غمی از لیا بوسہ بجالا کر نہیں جانا عوازا پر شک ادب شرع محمد کا ہی واجب بلکہ فرض میں وہی بہن عارف با اللہ مکمل پیر سکین شاہ | |
| ہمیشہ جام عشرت کا نہیں ملتا ہی اوی محمود جو باقی عمر اُلفت میں چلا جاتا تو کیا ہوتا | | |
| وَلَمْ | | |
| عمل خداداد شدہ کیا جاتا تو کیا ہوتا۔ مثل سجد نبوی کے پڑھا جاتا تو کیا ہوتا تمام رمضان کی راتوں میں نہ سو جاتا تو کیا قدر کی رات ہر کوئی جو پا جاتا تو کیا ہوتا | عمر ضایع نہ کرانی خودی اور خود روی میں بس وہی روزہ وہی رمضان وہی نظامی قرآن تمنا کیوں ہی وہ رمضان شب قدر کی جو دریا ہزار راتوں تک سو جا کر ایک اتکا چکھ کر | |

وصل جسکو ہو جس شب میں ہر نزدیکی کو نظر کشید
دعا کرنے سے اے محمود نہ تہک جاتا تو کیا ہوتا

انہیں ہے اہل دنیا کو بصیرت دلی محمود
تمانی عمر گراؤ نہ روکا جاتا تو کیا ہوتا

دل

وہی مکہ ہی لطیف ادب کا ان بو صیفہ کا۔
وہی شیر بزمین ہے ادب کا ان ہر اہم مالک
وہی معراہ کی شب ہے مگر کان ہین وہ صدیق
براہیم اور سارہ میں اتحاد یو ارکا پردہ
ہزار دن ہین لطیفہ اور ہزار حرکت ہین بڑ
جو عشق احمد ہے یا ہوا براہیم ہو یا سارہ
وہی ہین شمس تبریز اب گراں ہین وہ ہولا
ہین مولانا جلال الدین کھان عاشق حسام الدین
وہی ہر ویس قرنی اب شل احمد بنی ہو کب
وہی خواجہ بہاؤ الدین کھان عطار علاؤ الدین
وہی ہین خواجہ باقی کھان ہین شیخ سارقی
ابھی حاضر ہے بیت اللہ کھان ابن رسول اللہ
وہی ہین نابزید حافظ کھان ہین جعفر صادق
دل عاشق میں جو دوست ہر مین آسمان ہے
وہی ہر کئی ربی ہوا کشف بنی عربی

طہارت میں کئی شنبہ کوئی کر جاتا تو کیا ہوتا
قبرانی بقیع میں کوئی کروا تا تو کیا ہوا۔
ابو جہل لعین گدا ب سچا جاتا تو کیا ہوتا
بنی پر عایشہ کا صدق کہل جاتا تو کیا ہوتا
اشارہ نور کا سورہ سمجھ جاتا تو کیا ہوتا
ہوا پر تخت سلیمانی نہ اڑ جاتا تو کیا ہوتا
اگر شب پر کو نور خور دکھا جاتا تو کیا ہوتا
اگر شبنوی رومی نہ لکھ جاتا تو کیا ہوتا
میں یو ہر ایک کو جو سو گھا جاتا تو کیا ہوتا
محمد پارسا پارس جو مل جاتا تو کیا ہوتا
شل اس نان بانی کے جو مر جاتا تو کیا ہوتا
پیادہ حج کئے پندرہ سوار جاتا تو کیا ہوتا
ادب بوا حسن خرقانی سکھا جاتا تو کیا ہوتا
دل عاشق میں وہ بیچون سما جاتا تو کیا ہوتا
قبا میں کعبہ استقبال آ جاتا تو کیا ہوتا

| | |
|--|---|
| <p>وہی ہے یوسف مصری کہان ہیں چشم بقیو وہی ہیں اب حسن زندہ کھان ہیں فاطمہ ہرا وہی ہیں اب حسین مظلوم نبی نے خلق لہ جویم حسین ابن علی پندرہ کئی تھے حج پیادہ پا ادب عزت کئی کعبہ حسین ابن علی نے واہ وہی صدیق امیر الحاج رکھا خکے یہ سر پر تلج کے عثمان جوج اور علی و مرتضیٰ جیسا میرے سینہ میں جو کچھ تھا سو بیٹھا او کو سین محبت کی نشانی ہے یہہ بوسہ محبہ اسود کا نہ ملے اس زمانہ میں اگر سکین شاہ کامل نظر آتا نہیں وہ گل بس اب خاموش ہو بلبل</p> | <p>حسد بہا یونس اس چاہ میں نہ جاتا تو کیا تھا حسن کو زہر جگر سے نہ دلاتا تو کیا تھا نیرید و شمر کو سنگدل نہکرو اتا تو کیا ہوتا مدینہ سے سوار سپ ہو جاتا تو کیا ہوتا نہ جا کر کربلا کو نہ بیحان رہ جاتا تو کیا ہوتا اگر کوئی دوسرا صدیق بنا جاتا تو کیا ہوتا غلاموں کو ادب ویسا سکھا جاتا تو کیا تھا اگر سینہ نبی صدیق نہ مل جاتا تو کیا ہوتا عمر فاروق کے مانند جو ما جاتا تو کیا ہوتا شل محبوب کے صحرا میں برہنہ تن پھل ہوتا تیرا بیوقوف چلانا تھا جاتا تو کیا ہوتا۔</p> |
|--|---|

عزیز جاتا رہا تیرا پریشان کر کے دل محمود
عمر کے دل کو دے تسکین تھا جاتا تو کیا ہوتا

ولہ

| | |
|---|---|
| <p>غیمت ہے غیمت ہے غیمت ہے یہہ دور آخر نہیں ہے تختی دل پر کچھ قیامت الف یار بچا تو شرفند سے ہر ایک فتنہ بلا سے یار کے تشبیہ بناتا ہے کسے تفریح دکھاتا ہی معرا اعتبار اسے سدا رہتی ہے ذات کی</p> | <p>پیالہ ایک دور آخر بھی مل جاتا تو کیا ہوتا کروں کیا حرف اب دوسرا بھی یاد آتا تو کیا تھا بجائے شیر کے اب شہد چکا جاتا تو کیا ہوتا یہہ اطلاق تعین کا اڑا جاتا تو کیا ہوتا محاذات محبت گرتا جاتا تو کیا ہوتا</p> |
|---|---|

نہیں دیکھا کوئی مشوق دنیا سے وفاداری
 ہوا اول ہوا آخر ہوا الظاہر ہوا الباطن
 توجہ شاہ مسکین سے عمر بھر کی وہ گرمی کو۔
 مقام عاشق و معشوق خدا سے ہے محکم کا
 پڑا تھا خواب غفلت میں ہو بس بیہوش بخت
 ہے اسکی یہ قدرت میں یہ جبرہ دل کو دربر
 نہیں ہے کوئی اب مقصود سو اذات پاک شہر
 اٹھی جب غریب کی بوجہ ہو وہ اندر ہو
 تیسرا اس ناز استغاثی کے فریاد کو نہ سار۔
 میں شیدا اوں کا ہوں دلجو و زہ شیدا بھی میرا
 گر انما یہ عمر جاتی رہی بس ہے اوس کی کاغذ
 محمد کی برکت ہے توجہ شاہ مسکین شاہ
 حق جو وہ سو برس کی عمر بچ شہور دنیا میں
 شروع آدم نبی سے تا زمانہ نور احمد تک
 زمانہ ابتدا آدم سے لیکر تا یہ نفع صدور
 وہی ہے انقاہ مسجد ہی ہنوشہر حیدر آباد

اگر مسیح یار دنیا سے موڑا جاتا تو کیا ہوتا
 اگر وحدت کو کثرت سے دکھا جاتا تو کیا ہوتا
 دل محمود خنکی سے بڑا جاتا تو کیا ہوتا
 مقام حب صرفہ تک اڑا جاتا تو کیا ہوتا
 محبت سے ذرا اگر گجا جاتا تو کیا ہوتا۔
 محبت کی وہ کو بخی سے کھلا جاتا تو کیا ہوتا
 خلاصہ شد ہو اندر پڑا جاتا تو کیا ہوتا
 بس اب وہ آہ جذب و حال گھٹا جاتا تو کیا ہوتا
 لب شیرین سے لب اپنا ملا جاتا تو کیا ہوتا
 اگر سینہ سے وہ سینہ لگا جاتا تو کیا ہوتا۔
 اگر فہم العوض دوسری دیا جاتا تو کیا ہوتا
 دل محمود وحشی کو راما جاتا تو کیا ہوتا۔
 یہ نور احمد کا حرٹے بڑا جاتا تو کیا ہوتا
 نبی ہر ایک زمانہ میں نہ آ جاتا تو کیا ہوتا
 مبدل رنگ زمانہ کا نہو جاتا تو کیا ہوتا
 کھان میں پیر مسکین شاہ کہا جاتا تو کیا ہوتا

غرض جو جو کیا حق تو سب لپٹا کیا محمود
 عذر تقصیر خداست گر نجابا جاتا تو کیا ہوتا۔

اے اسیکب آویگان سفر جو بیت الحرام
 اگرچہ ہر جسم بودہ اسجاگر ہوسر و در حضور کعبہ
 بسویشرب بہ آہ و نالہ ز چہر س ناقہ بود جہت
 کب آویگا وہ ہمارا میقات یلم لم جا کر غسل کرینگے
 مناین ہا کر یہ مسجد خیف کہینگے لیکب محبان
 حرم میں ہکو لیجا و گیا کون سوا معل علی ضوان
 نماز ظہر عصر بہ منورہ پڑینگے کس دن شنگار خطبہ
 صبح کو عید الفی مناین کیا سات کنکر بر بنیطان
 مثال پروانہ شمع کعبہ پر جان دینوین بن شمر
 مجازی ہے عشق ز لیلہ یوسف آیان محمود فرما دین
 فراق یوسف میں چشم یعقوب ہو غیاور و چل سال

کبھی تو سیر چار دریا کبھی توجہ مقام ہوگا
 سبب نقشبندی اعلیٰ سیدن مکہ قیام
 بقائد رومی یان شامی ہمارا کس دن خرام ہوگا
 کہینگے لیکب یہ حج و عمرہ کفن ہمارا حرم ہوگا
 بروز عرفہ بر جیل عرفات ہمارا کس دن قیام ہوگا
 طواف کعبہ تصدق ہونا محب کا تیار توام ہوگا
 وقوف عرفات بعد منوب عشا کیا منورہ قیام ہوگا
 رمی جمار بعد قربانی بجلیگا احرام حجام ہوگا
 نقطہ عشق آیان محمود ز لیلہ یوسف کا نام ہوگا
 جو خطہ نیک و دلہ محمود اوسی کا کیا نام الحام ہوگا
 سونگہادی اب بوی پیر ہن کو کہ قوت جان ہوگا

ابرا کا منفع نہ ڈال رخ پر حجاب مست کر آیان محمود
 و گھادی ابرو سے چشم اپنا ہال ماہ صیام ہوگا۔

ولعہ

تجلی ذاتی وصال دایم ہے لا تعین کیا نام اوس کا۔
 یہہ سیر آفاق و انفسی کا بوصل غریبان تمام ہوگا
 تجلیات شیون ذات الہیہ سے ہے فیض سر پر۔
 شہود یوسف محب میرے کامج سی لیکر تا شام ہوگا
 اگرچہ ملک دکن وطن میں درود پہنچاتے ہیں فرشتے

وظیفہ مسکین شاہ سپرد مرشد صبح سے لیکر تا شام گوا

مقام محمود وادہ رجب کیا شب معراج پر بھی ہے

سفر مبارک دو ماہ کا بس قریب نامہ پڑ تمام ہوگا

اگر پیر مغناں مجھ کو جہانم دیا ہوتا -

نظر آتا اگر چہ وہ محمد و ائمتہ تیرے -

حریم کعبہ دل کا مقام جائے پاکان - ہے

نظر آتا اگر روئے حقیقت کعبہ دل کا

ظہیر عشق میں جہتی و چالاک کی کیا حسرت

مسلمان عام کو وعدہ ہے جو دیدار زبستان

دوکان ہے یار کی تیرے کیا بین الہام

سچی واجب ہے محرم پر کہ دوڑے تا صفام

می باقی جو سنتا تھا ہے وہ زہر شرب ابرار

ادب شرع محمد کا واجب بلکہ فرض عین

محمود آگاہی ہے اس طریقہ نقشبندی میں

محبت ہوتی گر مسکین فقیروں سے امیرون کو

یقین آتا جو بہرہ روزم میں ہے تاثیر ربطام

تفاعت کرتا ناان خشک اور جامہ کہن پر گر

ہزاروں آفریں ہے مرجا بس اہل مکہ کو -

لب نعل و دہن شیریں سے ناچکتا مرہ فراد

شل مستون کے پہرین بھی تو مستان ہوتا

قمر شرمندہ ہو جاتا اور دیوانہ ہوتا

نظر وہ شمع روتا آتا تو پروانہ ہوتا

طواف غار کعبہ کا مستان ہوتا

سفر جبین نا ہوتا تو ہم خانہ ہوتا

یہاں حرمین میں دیدار خاصانہ ہوتا

شل مرہ کفن بند ہوتا تو مردانہ ہوتا -

تو جہ کی نظر سے رقص و جہانہ ہوتا

جو پتیا دست ساتی کے تو رندانہ ہوتا

وگر نہ پہر کلام مست رندانہ ہوتا

غلام نقشبند ہوتا تو مردانہ ہوتا

تو بھر لیک سوز انگیزستان ہوتا

اقامت کرتا مکہ میں اور فردانہ ہوتا

غنی قلب ہو کے مکہ میں غریبانہ ہوتا

جو ہوتی اتقامت تجھ میں مردانہ ہوتا

تو پھر مشہور دنیا میں کیوں افسانہ ہوتا

| | |
|--|--|
| <p>دکھایا کشتگانِ خیر تسلیم کا ایک ضرب مگور باب حق رفتند و شہر عشق خالی شد سن تیرا سو ایک ہجری تھی نہ نجم ماہ جب کی</p> | <p>فردا دل پر جو لگ جاتا تو زخا نہ ہوا ہوتا جہاں پر شمس تبریز است جو ملا نہ ہوا ہوتا سفر دہلی کا نا ہوتا تو ہم خانہ ہوا ہوتا</p> |
| <p>جو گلستا عشق سکین کا بچے گزیرے محمود تو زخمی دل کا خود مر رہم وہ حسنا نہ ہوا ہوتا</p> | |
| <p>نہو تھی جب دنیا گر سر مو مزرہ دل میں حریفوں نے یہاں یاد تھی خنجرانہ چوڑی واہ پلا تے گردِ اقطر خضر اس چشمِ حیوان کا ملے گر لقمہ ایک سگ کو نہ چوڑی عمر بھر در کو گناہ امر ز نردانِ قلعِ خوار و نکاہے غفار زیارت کرنا طاہرین بہینِ عبد شہنشاہ عباس زیارت اہبات المومنین یمونہ ہی عمرہ یلم لم فردا کلیف سے بندہ احرام حج عمرہ نہاروں نکتہ بار یک بین اس حج عمرہ کے سن تیرا سو ایک ہجری کا تھا ماہِ حبیب کرون کیا نذر خواہ کی ہوں سکین بزدلی سنا چو میانِ مطرب میرے خواجہ کی کچھ طرح ہوا ایک پیر بین کافی روزہ قبول کل پیر</p> | <p>میں بھلوا دانا کے میں فردا نہ ہوا ہوتا ذرا قطر چکھا جاتا تو دیوانہ بنا ہوتا نخسے سر پہ میرے تلخ شاہانہ رکھا ہوتا جدا سکین سے نا ہوتا تو فردا نہ ہوا ہوتا کلام عاشق شکین کا رندانہ ہوا ہوتا تو پھر احرام عمرہ کا جعرانہ بندھا ہوتا جو جاتا مسجدِ ضعیف تو دو گناہ ادا ہوتا کلام لبیک مستانہ و رندانہ ہوا ہوتا اگر شق صدر ہوتا تو کاشا نہ ہوا ہوتا سفر دہلی کا نا ہوتا تو ہم خانہ ہوا ہوتا سنا کر راگِ شرعی کو میں نذرانہ دیا ہوتا جو ملتا صاحبِ دل سے تو مستانہ ہوا ہوتا ملال صاحبِ دل سے تو پیما نہ دیا ہوتا</p> |

| | |
|---|---|
| ادسے یہ عالم دنیا کا دیرانہ ہوا ہوتا | جسے ملتی توجہ شاہ مسکین کی ذرا لذت |
| عشق محمود چہاں نا تجھے منظور نہ تھا ہاں محمود وہ حبیب میریے کچھ دور نہ تھا | خدا یا انتقامت دے محبت شاہ مسکین سے میر محمود شیر اناج شاہانہ ہوا ہوتا |
| عشق محمود چہاں نا تجھے منظور نہ تھا ہاں محمود وہ حبیب میریے کچھ دور نہ تھا | کیا فلک عشق میرا تابل منظور نہ تھا لاک پر وہ مین چہاں یا نہ چہاں آخر کو غرق دریا محبت مین کیا جب مسکین |
| ہے وہ نزدیک میری جان سے کچھ دور نہ تھا | قرۃ العین محمد ہے میرا نور حبیب |
| کیا یوسف پھر محمود کے گہرا بیگا۔ تو پھر چاہِ ظلمت مین گر جائے گا۔ تجھے بجائی یہ لاندہ گا کھائیگا۔ درم پانچ کوٹے پر بک جائیگا تجھے ساتھ مالک بھی لے جائیگا مصر کا شہنشاہ تو ہو جائے گا مصر مین کیا بجایوں کو بلوائیگا فت شیر و شکر مین لمبائے گا شب جھوٹے ہانگو مل جائے گا | دوا خانہ جس روز اٹھ جائے گا۔ سننے کا نصیحت نہ یعقوب کی حد سے گرا دینگے آہ چاہ مین جد اگر ہو اپیرے میری جان ہے یہ ڈول بس بیٹھ رسی پکڑ۔ پھر آخر کو ہو گا عزیز مصر قدنین کے بجائی کنگان مین ہے یہ عشق محمود یوسف کا پاک ہے تاریخ پنجہ صفر جمعرات |
| اب ناندریٹ مین یہ شعر رہ جائیگا | سن تیرا سونو ہے سال روان ۱۳۰۹ھ |

| | |
|---|--|
| <p>ہو تصدق تو سارے پیروں کا ہو فنا اور بقا فقیروں کا اعتقاد نیک اور سے رکھ بھائی شاہ مسکین سا پیر ہو جس کا۔</p> | <p>زلف محبوب کے اسیروں کا خاص پیر اپنے دستگیروں کا سرمہ کر خاک پا فقیروں کا خوف اورس کے تئیں کیا امیروں کا۔</p> |
| <p>صدق دل سے غلام ہو محمود۔ نقشبند خاص ہے نظیروں کا۔</p> | |
| <p>دن بدن عشق محمد میں کیا لذت دیکھا۔ نہ ملا سینہ سے سینہ اور تیرے لب سے لب روز اول میں قرار جیسا تھا دیا نرنا اپنا ویدار دکھا دے ہو تئیں مسکین غریب عشق محمود ذکر عمر بہہ دنیا میں صرف عاجزی کرنا فقیروں سے نہیں جیسا خیر نبی معصوم گناہوں سے ولی میں محفوظ جب تک تھل ہے اور ہو شوق روزہ نماز چار شخص ہو گئے محروم جلال سے میر منکر حال فقیر و نکاس ہے محروم از فیض وقت بیعت کے کئے پیر نے زندہ لک</p> | <p>ذوق اور شوق وستی میں کیا علوت دیکھا کیا شب وصل فجر خواب میں غفلت دیکھا وقت شب جاتا رہا صبح کو حسرت دیکھا صحبت غیر سے سو طرح کی وحشت دیکھا عشق بے مایہ میں بدنامی و ذلت دیکھا دل محمود نے ایسے کے تئیں کم نعت دیکھا مست بیہوش پر نہیں شرع کیا حکمت دیکھا مستی عشق کو کیا شرع نے مرست دیکھا اب جلال عشق محمدی میں لذت دیکھا عشق محمود ملا جس کو وہ قربت دیکھا منصف گوشت بہ پہلو میں جبرکت دیکھا</p> |
| <p>عشق محمود کا محمود ہے پہچانا ایاز شاہ مسکین کی خدستہ میں غرت دیکھا</p> | |

پڑھے سو یا تھا درود اور میں کلمہ طیب
 وعدہ دیدار بتی اور خدا ہے پرست
 خواب میں صورت وہ یوسف کی نظر آئی گئی
 اور کیا صورت یوسف سے بھلا دون تشبیہ
 شان بیچونی کو بیچونی سے ہوتا دیدار
 جلوہ گر تو نظر آیا میراجی جانتا ہے
 آگیا یار جب آغوش میں پھر میں نہ رہا
 گنگ ہوتی ہے زبان میری کردن کیا لفظ
 پیر کامل کا ہو جب ہاتھ کسی کے سر پر
 ذات بیچون ستراس ہے تعین سے وزی
 بحر وحدت میں ہوا غرق کیا اللہ اشد
 خوف کیسا کہ نہیں رہتا ہے معیت میں فرا
 سخن و اقرب کا کہلاتا تھا کیا فیض بیچون
 بیت تلمیحات ولایت ہوے صفرا کبرا
 وصل عریانی میں ہوتا ہے معیت کا ظہور
 عقل تدبیر سے ہوتا نہیں وصل عریان
 قلب سے یکے تا قال ہے رگن زینت
 زن و فرزند و مان باپ کو اور جان مال
 حال محمود کا محمود ہے دنیا میں چہا

یار آغوش میں تھا قرب کیا اقرب دیکھا
 دلی آنکھوں سے یہاں خواب میں دیکھا
 اپنے مرشد کی من صورت میں صورت دیکھا
 حسن یوسف کا سنا تھا تجھے اس وقت دیکھا
 دلی آنکھوں سے تیری شان شوکت دیکھا
 بعد دیدار تیرے پھر نہیں حشر دیکھا
 بے خودی نشہ دستی میں کیا علوت دیکھا
 عالم رویا میں کیا شان و شوکت دیکھا
 فخر سے عرش پہنچا اور بہ رفعت دیکھا
 صفت خاص ثنائیہ میں رحمت دیکھا
 جو بلا فیض لطفی وہ بصیرت دیکھا
 حال میں شرف قربت و محبت دیکھا
 مورد فیض ہوا نفسی میں عظمت دیکھا
 کھان قالب نے بھلا فیض نبوت دیکھا
 نام و دو ظاہر و باطن میں محبت دیکھا
 نوجوان خام عقل میں بھی علت دیکھا
 ہے برکت بھی جو پیر کی معیت دیکھا
 سب تصدق کردن کیا پیر کی لغت دیکھا
 حاقبت ہووے جو محمود پھر حرمت دیکھا

حضرت مولوی
 محمد رفیع الدین
 صاحب مدظلہ العالی
 شکر علیہ

| | |
|--|--|
| <p>ان لطیفوں میں عجائب میں کرامت دیکھا جو کیا حج و زیارت وہ شفاعت دیکھا عالم رویا میں کیا دل نے امانت دیکھا اسم اعظم کی اب قرآن میں کرامت دیکھا مئی وحدت پیاس نے سوسلاست دیکھا اب ظہور خواب کا بیدار صداقت دیکھا خواب میں یار سے ملنے کی بشارت دیکھا جسے کعبہ کی دروضہ کی زیارت دیکھا تعلق احسن ہے شجاعت و سخاوت دیکھا</p> | <p>دن بدن عشق محمد میں لطافت دیکھا یا اکہی ہو زیارت ہمیں حرمین نصیب عالم خلق جدا عالم ارواح ہے جدا بھرو حدت میں ہو غرق کیا اللہ احد بے خودی اور قنالاتی ہے اسم ذاتی عقد مشکل نہ کھلا ہو گئے چالیس برس دل کی آنکھ ہوتی ہے دیدار خدا کا جائز نجات محمود ہے اسکا جسے دیدار ملا جامع الخیر ہے بس ذات نبیان کی میرے</p> |
|--|--|

الظلم و نشر سے کیا کام غزل سے ہمسکو
نعت احمد میں کیا مجموعہ فصاحت دیکھا

| | |
|---|--|
| <p>مدینہ میں اگر میرا بھی گھر ہوتا تو کیا ہوتا اسی دنیا میں گرسب کا حشر ہوتا تو کیا ہوتا میرا وہ نازنین نازک مگر ہوتا تو کیا ہوتا جمال روئے معصوم گر تم ہوتا تو کیا ہوتا طرف دیوار مسجد کے جو در ہوتا تو کیا ہوتا اگر وہ یوسف مصری سکر ہوتا تو کیا ہوتا دروندان اگر تیرا گھر ہوتا تو کیا ہوتا نماز عشق میں ظہر حصر ہوتا تو کیا ہوتا</p> | <p>محمد کے جو کوچہ میں گذر ہوتا تو کیا ہوتا شفیع المذنبین میرا محمد سید الکونین تیرے ناز و ادا و ارقار کے قربان ای پیار دیکھا میں تیرا ند جب کا تو یاد آیا مجھ مصحف غرض دیدار یا اپنا نہ مسجد ہے نہ میخانہ سخن شیریں خل طوطی کے ہو گفتار سب تیجا تصدق اب کروں لعل سین کو تیرے برب پر ہوا میں بضمحل یسا نک جیسا کہ پانی میں</p> |
|---|--|

| | |
|--|---|
| غروب شمس ہوا جست نمود ہونوی شام ^{مست} محببت کے بین کیا آثار کہی ہنسنا کہی رونا | اگر اس وقت پر شیخ عصر ہوتا تو کیا ہوتا محو گریہ ہونہو بین ضرر ہوتا تو کیا ہوتا |
| سن تیرا سوچو دہ تھا سن ^{مست} ہجریا ام محمود ربیع الاول میں اپنا ہی سفر ہوتا تو کیا ہوتا | |
| اگر ملتی ذرا خاک مبارک قبر اطہر کی۔ دوا ہے سب شفا مطلق دیارِ احقر کی خاک حبیبِ نور احمد کا سر و کیا نخل قاسم ہے برکت ہے میرے اس خانہ دلمین اویسی بس تنِ عریان تھی بارہ برس سے آہ سبنا کوئی نہیں ہے عشق کے حرفوں میں ضم شدیہ لبا جو ہوتا متکلف چالیں دن بابِ سلام دپر وطنِ ناندیڑ میں ہوتی تسلی دیکھ کر ہر دم مبارک باد میں دیتا لگاتا اپنے سینہ سے طلب ہوتی اگر صادق زکیون ہوتا فانی شیخ غرض لغت نبی ہونا ردیف و قافیہ موزون | دماغ روح جان کے تسنیں عطر ہوتا تو کیا یقین دل سوا اگر کھل البصر ہوتا تو کیا ہوتا سر و منہ نخلِ خرم کو خمر ہوتا تو کیا ہوتا میرے پر فیض باران کا ابر ہوتا تو کیا ہوتا نظرِ غیر زون سے پردہ میں ستر ہوتا تو کیا ہوتا اگر باطن کے تسنیں زیر و زبر ہوتا تو کیا ہوتا تو پھر چالیں جلو کما خمر ہوتا تو کیا ہوتا۔ اگر خرا مدینہ کا سبخر ہوتا تو کیا ہوتا تو لد نور حبیب احمد پسر ہوتا تو کیا ہوتا تو جین تیرے ہر دم اثر ہوتا تو کیا ہوتا قصیدہ نظم محمود انتر ہوتا تو کیا ہوتا |
| دعا محمود اب سنگ لے کہ مسکین شاہ رجو رضی تصدق جان اور یہ مال نذر ہوتا تو کیا ہوتا | |
| یار ب دکھا دے روضہ تو پیران پیر کا۔ کب ہو گکا وہ دن کہ میں جاؤ گکا درخیت | اور کہ بلا میں شاہ شہیدان شبیر کا دیکھو گکا جلوہ آنکھوں سے شان امیر کا |

| | |
|---|--|
| <p>ارشاد میرے پیر کا ہے لا تحف مرید مہوش ہے مرید مثل طفل شیر خوار محتاج بہن دعا ہی کے دنیا کے بارشنا کیا غم ہے اسکو جسکو مدد ہو وہ مستگیر گرچہ ظاہری سے ہوں اس سال نصیب ہوتا ہے حج باب فتح کعبہ و حرم ہوتی دعا قبول ہے حجاج زائرین</p> | <p>دامن نہ چھوڑا ہاتھ سے پیران پیر کا جون چوستا ہے سینہ سے فیضان کیا مرتبہ ہے اللہ کے سلطان نقیر کا ہے سر پر سایہ ہر درختان منیر کا باطن سے تین ہوں دور یحسان کیا داخلہ ہے عالم اب سلطان نقیر کا کیا خوب جلوہ ہوتا ہے شان قدیر کا</p> |
| <p>ہو خاتمہ بخیر میرے پیر کا اسے رب محمود پر بہت ساس ہے احسان پیر کا۔</p> | |
| <p>مبارک اسم اعظم کے وسیلہ سے دعا کرنا ابو بکر و عثمان علی اور فاطمہ حسنین سب انصار مدینہ اور مہاجر اہل مکہ کے ابھی از طفیل اسم اعظم اور ابراہیم ہے کیا تعویذ جان میرا یہ اسم نقش اللہ حق نقشندہ خواجہ بہاؤ الدین بخارا کے جناب غوث اعظم کے وسیلہ سے دعا کرنا بحر متعجبان چشت کہ فیض عالم چنکا حق نجم الدین کلبہر دردی طبع کے وسیلہ سے بزرگوں کے دعا مقبول</p> | <p>اب اس سوار عالم کے وسیلہ سے دعا اباہل بیت کاظم کے وسیلہ سے دعا کرنا صحابہ عدی حاتم کے وسیلہ سے دعا کرنا اب موسیٰ عیسیٰ مریم کے وسیلہ سے دعا کرنا اب ہوا اور آدم کے وسیلہ سے دعا کرنا نگینہ شرح خاتم کے وسیلہ سے دعا کرنا اب اون کے خاص خادم کے وسیلہ سے دعا کرنا معبین الدین چشتی کے وسیلہ سے دعا کرنا اب اس شعر مخم کے وسیلہ سے دعا کرنا امام اعظم منعم کے وسیلہ سے دعا کرنا۔</p> |

| | |
|--|--|
| <p>گناہ کر کے کیا توبہ تو وہ توبہ نفع دہا ہے شب سحر اج بستی ہفتہ زمین و آسمان پر نور پکڑ کر دامن کعبہ لگا سینہ بہ ملتزم وسیلہ ہے شفاعت کا قیامت میں بیڑ کا ہو اربد بلا سختی کے شر سے بچا یا رب رکن ہین چار کعبہ کے یمانی اور عراقی شام رکن ہین چار کعبہ کے گویا طائب خیمہ کے شراب ہے اولیا کی بس یہ پینا آب زمزم کا دعا کرنا دعا کرنا بعجز و انکساری کے دعا مقبول ہوتی ہے خضو یا ہضائین سن تیرا سو ہے پندرہ ستر وین ماہ جب کی محب محمود کو یارب نکر وینا و دین میں خوار</p> | <p>اب اس غاصی نادم کے وسیلہ سے دعا کرنا براق نازنین ستم کے وسیلہ سے دعا کرنا علی ضیوان معلم کے وسیلہ سے دعا کرنا مچھر عربی ہاشم کے وسیلہ سے دعا کرنا رضا تقدیر مہرم کے وسیلہ سے دعا کرنا اب حجاز سودا کرم کے وسیلہ سے دعا کرنا ستون خان مکرم کے وسیلہ سے دعا کرنا شب عاشورہ محرم کے وسیلہ سے دعا کرنا وہ صذر بھر قلم کے وسیلہ سے دعا کرنا بحرمت شہر عاصم کے وسیلہ سے دعا کرنا اب ابراہیم ادہم کے وسیلہ سے دعا کرنا شہ مسکین کے ہدم کے وسیلہ سے دعا کرنا</p> |
| <p>خدا اگر عاقبت محمود بحق مسکین شاہ میرے اب وہ خیراتی میان کے وسیلہ سے دعا کرنا</p> | |
| <p>ینقوب جو یوسف کا طلب گار نہ ہوتا پھر تانہ کبھی کوچہ و بازار نہ اندیشہ لٹانہ کبھی خاک و کو کو سے یہ رو کو یہ نفس میرا بت ہے کیا آہ ماؤں و با ہار ہوتا گلے بیچ اور نہ باتیں تہی</p> | <p>محمود عزیز او سکا خریدار نہ ہوتا مجنون کے مثل شیت و کوہ سار نہ ہوتا گر خوف اسے کھڑو زتار نہ ہوتا شکل تھا اگر یہ بد و گار نہ ہوتا صعبت سے خوش و دل کی اگر غلہ نہ ہوتا</p> |

یہ کفر طریقت ہے محبت کا ہے جذبہ
 عاموں کی شمع سے بے کئی درجہ ہتر
 ہے متکف یار کی دہلیز چسکین
 تھا وصل یہ عریانی کسی نے نہ پہچانا
 تھی حالت احرام مگر فرق قمیص کا
 منزل میں محبت کے کھان قزوینی
 طوفین کی محبت کا نہ ہوتا جو گواہ آپ
 توبہ کیا توبہ کیا توبہ ہر فی شکستہ
 رمضان کے ہیبت کی دعا تیر نہ ہے
 گشت عشق نہ ہوتا وہ غم عشق نہ ہوتا
 کیا عمر ہمہ دنیا میں کیا عمر کو برباد
 کیا پیر کھلے مسکین شاہ مولا

بہر فرق یہ خاص عالم میں نہ ہاں نہ ہوتا
 اسلام حقیقی سے خبر دار نہ ہوتا
 رمضان نہ ہوتا تو یہ دیدار نہ ہوتا
 کیا شرم و حیا سترو تلواری نہ ہوتا
 میت طلت یلم لم سے کیا میں پار نہ ہوتا
 ہوتی نہ محبت تو یہ لہ قرار نہ ہوتا
 یہ نہ ماز و نیاز اور یہ اسرار نہ ہوتا
 خاصی جو میں نا ہوتا تو غفار نہ ہوتا
 ہوتا نہ قبول روزہ تو افطار نہ ہوتا
 یہ نہ گفت و شنود اور یہ گفتار نہ ہوتا
 ہوتا نہ خراب اتنا جو انکار نہ ہوتا
 ہوتا نہ فضل رب تو یہ سردار نہ ہوتا

نہ ہوتا حبیب نور محمد جو با ناند پڑ -

محمد کو پہر کس سے سر دکلا نہ ہوتا

عشق خلوت میں تھا آخر سیر بازار ہوا
 لیلیٰ مجنون کا ہے قصہ یا زلیخا دوست
 عشق اور مشک چہانے سکھیں چپتا ہر
 رخ ویکھا اپنا ذرا اور اٹھا دے مفت
 ایک خط نہ جدا یار وفادار سے ہو

ایک عالم میری حالت سے خبر دار ہوا
 عشق میں شیریں کی فرما دیکون کو ہزار
 لاکھ ہجرے میں رکھو طلبہ عطار ہوا
 جامہ زندگی بس تن پہ گرا نیار ہوا
 وقت سختی و مصیبت جو دگر ہوا

یار دنیا سے وفائی نہیں دیکھا کوئی۔
 کس میں طاقت ہے کرے وصفِ امِ عظم
 برس چالیس تک ایک وضو سے زحشا
 ایک قرآن کا ختم ایک دو گانہ میں کئے
 کیا نکلتی ہے زبان سے وہ انا الحق کی صدا
 رند مستونکا ہے مقبول سہی حالِ قتال
 ایک زبان اور قلم و وزن ہیں تیر و تیشیر
 جامہ چون کی خبر جسکو نہ ہو ہے مجذوب
 عاشقِ نامِ محمد کو نہ چہیگی و وزخ
 ہوئی اسی وسیلہ سے اسی نام کے آدم کی بچا
 غرق سے نوح کی کشتی کو نکالا کس نے
 شر سے مژدہ کے بچے کا سبب ہما بوتا

استحان کر کے زمانہ کا میں ہوشیار ہوا
 سودنہ خواہ بین رب کا جسے دیدار ہوا
 کیا نماز فجر پڑھی کیسا یہ سردار ہوا
 ساہتہ قرآن کیا رمضان میں اسرار ہوا
 سرِ منور اسی واسطے ہر دار ہوا
 مئے وحدت جو پیا او سکار ب غفار ہوا
 کیا ہوا ظاہر الوہ ہے کا نہ ہتیار ہوا
 حالتِ جذب میں کیا حال نمودار ہوا
 نفسِ شیطان سے گر لاکھ گنہگار ہوا
 توبہ مقبول ہوئی کیا یہ استغفار ہوا
 منور احمد میرا ہر جائے مددگار ہوا
 شعلہ مارا براہیم پر گلزار ہوا

گل نہ ہو دیگا قیامت تک چرائیغِ محمود

جس نے افروختہ کی دہی نگہدار ہوا

حالتِ چاہ سے یوسف کو نکالا کس نے
 کسے صورت کی تھی عاشق وہ زلیخا تو
 نورا احمد کے قہین دیکھتے ہی سجدہ کیا
 کون ایسا ہے ہر بان کہو مثلِ خلیل
 کسکے تھی نام کی برکت تھا وسیلہ کس کا
 یام احمد میرا ہر جائے مددگار ہوا
 حسن یوسف کا عزیز آپ خریدار ہوا
 فیل محمود ابابیلون کا چہر کار ہوا
 کیا ذبیح اشدہ خضر کا کہین وار ہوا
 غسل صحت کے کئے ایوب جو بیمار ہوا

حالتِ چاہ سے یوسف کو نکالا کس نے
 کسے صورت کی تھی عاشق وہ زلیخا تو
 نورا احمد کے قہین دیکھتے ہی سجدہ کیا
 کون ایسا ہے ہر بان کہو مثلِ خلیل
 کسکے تھی نام کی برکت تھا وسیلہ کس کا
 یام احمد میرا ہر جائے مددگار ہوا
 حسن یوسف کا عزیز آپ خریدار ہوا
 فیل محمود ابابیلون کا چہر کار ہوا
 کیا ذبیح اشدہ خضر کا کہین وار ہوا
 غسل صحت کے کئے ایوب جو بیمار ہوا

نہ ملا عاشق صادق کوئی آؤ مثل آیز
 ز ابد خشک کو معلوم ہے کیا میرا حال
 امتحان کرنا فقیر دن کا ضرر ہے تیرا
 فیض ملتا ہے اوسی کو ہو جسے نیک گنا
 لحنِ داؤد کی حاجت ہے فرامیر کی کیا
 نقشبندی ہون ریاست ہی و نقشبندی
 آلِ ارواح خفی اور وہ خفی نفسی
 تو بہ صدار کیا تو بہ نصوح ہوئی نہ نصیب
 یک جیل نور ہے پر نور اور وہ غارِ حرا
 دنیہ نفس اگر آج منا میں بھی ہو جو
 حق و باطل میں کیا فرق چراغِ محمود
 تشنہ لب عاشق مسکین ہو تشنہ صبا
 دبا مندے سے گیا اور سکو ہو خوفِ گرگا
 عاشقِ شرع اٹھاتا ہے عقل کا جامہ
 عقلِ حیرتین ہے اس جائے فلاطون ^{زمان}
 وقتِ سختی کے مدد کرتے ہیں پیرانِ کیا
 جو کہ آزاد ہو دنیائے نہیں وہ قیدی
 پیرِ سلطان بڑا ہیم کے قربانِ جانا
 عاجزی اور اطاعت کیا ایسی وہ ایاز

مرضِ عشق سے محمود اب بیمار ہوا
 کیون میں محرم ہوا اور سر پہ یہ دستار
 امتحانِ کل سے نہ کر گریبان ہوشیار
 ظنِ بد سے کوئی دریائے نہیں پار ہوا
 نغمہ مطرب میرا جس دن سے کہ فرار ہوا
 پیشوا پیر میرا خواجہ احرار ہوا۔
 ہر بن و ہو میرے قالب کا سلیار ہوا
 نفسِ مارہ کے اب ہاتھوں سے لاچار ہوا
 شقِ صدر سورۃ اقرار سے پُر انوار ہوا
 دستِ محبوب کے ذبح نہ ہو مردار ہوا
 زورِ ایمان سے دیوِ کرب کیا در غار ہوا
 آبِ زخرم سے وہ سیراب و شرار ہوا
 جو جدا چٹو ہو جاندار سے مردار ہوا
 جامِ ساتی نے پلا تھے ہی میں شرار ہوا
 دردِ پہلو کا زمینِ عشق کا آزار ہوا۔
 پیرِ پیرانِ شہ جیلان میرا انصار ہوا۔
 حال میں عشق و محبت کے گرفتار ہوا
 عشقِ احمدین وہ کس طور سے سرفراز ہوا
 آپ محمود ہوا آپ ہی سردار ہوا

| | |
|---|--|
| پیر مسکین کے دامن کو مین پکڑا جسے | دل قوی ہو گیا قالب میرا رنگدار ہوا |
| آتش عشق سے ہے محمو و قیامت تک تیز | ماسومی اللہ کو جلایا تو وہ دلدار ہوا |
| <p>کیا مبارک ماہ ہے رمضان کا روزہ داروں کے لئے ہیں دو ^{شبان} دو</p> <p>جب سے دیکھ چاند رمضان ہوتا کھل گئے دروازہ جنت صایو</p> <p>سرد ہو گئی آتش دوزخ ہے فضل خدا شاہ مسکین کی توجہ ہو بس انجام</p> | <p>ہے تراویح اور ختم قرآن کا وقت افطار اور تقارحان کا۔</p> <p>ہے بشارت قید ہے شیطان کا جاؤ جنت باب ہے ریان کا۔</p> <p>بند ہوا دروازہ اب نیران کا کہول یارب عاصی نہ رہا بغفران کا</p> |
| کیا مبارک ماہ ہے محمو و یہ | وصف رمضان کی لکھے امکان کیا انسان کا |
| <p>کیا مبارک نام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا بادشاہ ظالم نے پہنیکا تھا کسی خادم تین</p> <p>وقت گریں گے پکارا بے گناہ ہوں نقشبند خوجہ ایک سے سخری کرتے غول دبا شق</p> <p>دل تنگ ہو کر پکارا ڈر ہی نکلی آئین اوسکو محبون مت کہو جو عشق میں مجنون ہوا</p> <p>اولیاء اللہ کی منکر کر است کا جو ہو جسکو کہتے ہیں محبت ہے وہ عشق اٹھری</p> | <p>حل مشکل کام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا غصہ ہوا زبام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا</p> <p>دست غیبی تھام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا کیون نہیں ہے ریش قادم ہو بہاؤ الدین کا</p> <p>کیسے تنگ نام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا مرض عشق القام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا</p> <p>حجت والزام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا کیا لبالب جام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا</p> |

چودہ دن تک سربسجدہ رکھو گا تو بین
جس نے دیکھا چہرہ انور کو شہید ہو گیا
ہے مقام اول فنا فی الشیخ طالب کو ضرور
یقرا ری نالذاری آہ پہلے پہر سکوت
جب تک جلتی ہے لکڑی آگ میں تھی کوئی
کیا فنا لکڑی ہوئی کہ خود ہی آتش بنی
جاس انخراط بین میان محمد کے غلام۔

کیا نشان اتمام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
کیا خ گلفام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
بے نشان انجام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
فیض کئی اقسام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
اب فنا سے تام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
بجز فیض انجام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
تاج فضل انجام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

بے مدد مرشد کے کچھ ہوتا نہیں محمود بس
ہکو قصاصم ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

ذکر اسم ذات کر اللہ ہو اللہ دل سے تو
سات پشت پنجشای جاہلن ایک لڑا اکبر ہو
ہے حضور قلب ادنیٰ فادو نمونہ تین تھیب
ہے مرید ادنیٰ کے تین اذن شفاعت کوئی
مشرق و مغرب تلک پہونچا طریق نقشبند
عاشقون کو بس ہے لذت ہن کر او بخل کی
بخرو خضر ہو یا وسطی سب اب ہو مگر
عالم ارواح میں دوری و نزوی کی کمان
سوج میچن بھی ہے دیسا ہے قالب لطیف
ہے ریاست اس دکن کی نقشبند احراء

فیض خاص و عام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
قرب حق اتمام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
لح دل پر نام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
کیا مرید فرجام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
فیض دم و شام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
دلین ارتتام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
حلقہ ابہام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
قرب التیام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
الطف اجہام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا
کیسا انظام ہے خواجہ بہاؤ الدین کا

| | |
|---|--|
| <p>یہ الہی رکہہ سلامت بادشاہ محبوب کو جو قافی اشخ ہووے بس ہی محبوب ہے بے ریاضت بے کرب کے فضل شامل حال</p> | <p>خادم خادم ہے خواجہ بہاد الدین کا مہی دل آرام ہے خواجہ بہاد الدین کا کیا طریق آرام ہے خواجہ بہاد الدین کا</p> |
| <p>اب مد محمود کی کرنا خدا کے واسطے</p> | <p>پیر پیران نام ہے خواجہ بہاد الدین کا</p> |
| <p>شوق کہنے کیا ہم کو دیوانہ اپنا بسبب حب کین کے ہے مکان الفت ورنہ ذات مٹھرایہ ٹہراپ آب نسا عام مومن کو کھانگ و گل میرا مکان قلب کو قلب نہ جانو ہے وہی قلب صحیح کسی قاب کے کرے ذکر نفی غیر کی ہو کھان افقی ہے وہ خورشید بہان تابگر وشت پر خار بھی رہو وے وطن کارج کو مرض باطن کے گرفتار کو پابنا طیب باب اسلام سے داخل ہو حرم میں اہل کیا ہے اسلام کہ ہو شرع محمد کا مطیع جبکا معشوق ہو جس جائے وہی جا کعبہ الف احمد کے بجایم محمد کی رکھتا دوست جب تک نہ لے شوق او کو گہرا</p> | <p>کیا نصیب ہے اگر ہووے جو جانا اپنا کیون نہ محبوب ہو محبوب کا غاد اپنا کہیں عذاب بھی بتاتا ہے نشانہ اپنا خاص کو قلب کے سبھیا یا ٹھکانا اپنا ذات بیچون ملے کیا جس میں سامنا اپنا لیک مقصود ہو محبوب وہ پانا اپنا نفس شب پر ہے یہ پہو کا ہے فسانہ اپنا نفل گزار دکھاتا ہے سہانا اپنا معالجہ روح کہو کس سے کرانا اپنا رہنما کوئی ملے کوف کو کرانا اپنا حکم میں اس کے بھان سر پہ کھانا اپنا کعبہ دل سے تصور یہ جمانا اپنا یہم معشوق کے پردہ کو اٹھانا اپنا فی الفت جو پلاوے تو ہو جانا اپنا</p> |

| | |
|---------------------------------------|-------------------------------------|
| مئی اُلفت نہ ملے پیرِ مکمل کے بغیر | داسن پیرِ یکڑ چوڑ بھانہ اپنا |
| گنچ تارون ہے سینہ میں یہہ سکیں کج نفی | ذکرِ اشدر ہو یہہ اشدر ہے خزانہ اپنا |
| گفت گو اُس سے ہاری ہے جو ہمزائے | کام کیا اُس سے سخن جس نے جان اپنا |

نعت احمد جو قصیدہ میں لکھا ہے محمود
پھول ایک باغ میں گویا ہے لیانا اپنا

| | |
|---------------------------------------|--------------------------------------|
| ہے کہیں گاہ میں اس کچھ راہزن بدوی | کیسے نقدِ عمران نہ گنونا اپنا |
| تائید سات چلا جائے ہوتا رخسارِ اہ میں | تشنہ صحرا میں نہ حلقیم کٹانا اپنا |
| سیرِ افاق میں آفاقی کو آرام کھان | سیرِ انفس میں نہ کیوں دل بہرانا اپنا |
| جبکہ بیعت ہوئی مملوک ہوا مالک کا | اب وہ مختار ہے چاہے کرے مولا اپنا |
| قطرہ قطرہ سے بھی ہوتی ہے کہیں پیاہن | جام اے ساقی تو بھر بھر کے پلانا اپنا |
| تشنہ لب عاشق مسکین کو تا ہوتا مسکین | ظنِ عہدی کے سبب حق کھانا اپنا |
| دشمن جان تو کیا بلکہ ہن دشمنِ ایمان | نفسِ شیطان سے ایمان بچانا اپنا |
| نور سے میرے ہے تو نور سے تیرے ہیں | عشقِ لوح و قلم روزِ شبانہ اپنا |
| پر تو نور سے احمد کے کیا ماہر جب | ہوا ماہر تو کھانچ نہ چمپانا اپنا |
| پیشتر نور کو نولا کہہ برس دنیا سے | سیر کرو اتار بار از ہنسا اپنا |
| نور سے اد کے نبی جنت و دوزخ کرسی | نام جب میں نے لکھا عرش پر اد کھانا |
| روزِ یثاق میں آدم سے جی مرسل تک | ملکت ایجاد و دوا عالم کا سنانا اپنا |
| جس زمین پر اگر آوے میرا احمد پیدا | سب کو لازم ہے کہ سردار بنانا اپنا |
| سُن چکے جبکہ یہ تعریف تمامی مرسل | عرض کی سب نے کہ ہے بار خدایا اپنا |

| | |
|--|--|
| <p>بلکہ جبریل نے سرتاج بنا یا اپنا غائبانہ کیا احمد نے دیوانہ اپنا شل ہو سکی کے گریبان کو پہاڑ اپنا</p> | <p>کی فرشتوں نے بھی ایسی ہی تمنا زاری نست احمد جو سنا او سکو ہوئی بے تابی عشق میں تیرے ہوئی لاکھوں کروڑوں</p> |
| | <p>اونکی تعریف میں توریت زبور و انجیل اور قرآن بھی آخر میں اوتارا اپنا</p> |
| <p>یہی ہلام ہے بس سب کو سنانا اپنا دست محبوب پر بوسہ پہن لانا اپنا دامن پر پکڑ چھوڑ بہاں اپنا اوسی دریا نے مجھے بوند چکھایا اپنا مجھے بے دام غلام اوس نے بنایا اپنا</p> | <p>آتش عشق سے بس لی یہ جلانا اپنا حجر اسود ہے وہ کیا بات ہے وہ بیت الست جبل عرفات ہمیشہ ہے یہ صحبت ہے کھان پیر شیر دکھایا کہ وہ دریا تھی عمیق غرق ہے نور میں اس کے دہی سکشاہ</p> |
| | <p>نام لیو اتیرے محبوب کا ہے یہ محمود جیسا محمود دکھاو ایسا بنانا اپنا</p> |
| <p>اوس گنبد خضر کا نگینہ نظر آیا۔ عاشق ہے نبی طور دوسینہ نظر آیا۔ جب منبر نبوی کا وہ زینہ نظر آیا۔ بس خیمہ فلک کا یہ شمیمہ نظر آیا۔ اوس رحمت عالم کا دھینہ نظر آیا۔ انکشتری گنبد کا جو سینہ نظر آیا۔ لا قیمت جواہر کا دھینہ نظر آیا۔</p> | <p>جب جبل مفرح سے دینہ نظر آیا آتی ہے محبت کیا مجھے جبل احد سے بس دیکھ لیا عرش برین روئے زمین پر کیا ابروہ رحمت کا برستہ ہے شب رو الماس جواہر کو میں قربان کروں اس پر کیا سنگ وزمرہ کی بھی ہے قدر و قیمت کیا لعل بدخشان پہ پڑے نظر ہر کی</p> |

| | |
|---|--|
| جس منبر نبوی پر پڑھا جاتا ہے خطبہ ہر روز ہے رمضان و ہر شب ہے شبِ ہر ایک حسین پیر و جوان اہلِ دینہ جس کو چہ میں جاوے تو بغیر غم و غم بنت بقیہ کی ہر ایک قبر ہے پر نور وہ مرتبہ ہے میرے رسولِ عربی کا جس ل میں محبت نہ ہو گو بکبر و عمر کی سن بارہ سو نو د کے اد پر آٹھ تہا جوت جو زیر قدم پیرِ مکمل کے رکھے سر | بس عرش برین کا گویا زینہ نظر آیا کیا خوب مدینہ میں یہ جینا نظر آیا۔ کیا مثل حلب آئینہ سینہ نظر آیا۔ اوس خوشے محمد کا پسینہ نظر آیا زندہ دل و بانفیض دینہ نظر آیا افلاک شبِ معراج میں زینہ نظر آیا پیچھاں لبِ ادل وہ مکینہ نظر آیا۔ دن پیر تھا عاشورہ مدینہ نظر آیا لاموت عجب دنیا میں جینا نظر آیا |
|---|--|

محمود تو یہ چھوڑ دے دنیا کو دور و زور
کر شکرِ مدینہ کا خزانہ نظر آیا

| | |
|---|---|
| کس نے محبوب کے دیدار کو روکا آہا شہوتِ نفس کی کیا ہو گئی آتشِ غالب یارِ ہی اپنا بہلا کس سے خفا ہوتا ہے سرمو فرق نہ تھا عاشق و معشوق ہیں رنگِ بیزنگی کا جامہ نہیں پہنا دلیر پردہ رنگ ہے بیزنگِ رخِ عاشق پر تجنہ معشوق ہیں دنیا کے تو مونہ نہ کھولا دستِ ساتی میں لبِ لب ہے ہیشہ سلو | کیا سب نفس نے اوس یار کو ہوکا آہا بند کیوں ہو گیا یہ نعرہ ہو کا آہا نفس کا فر نے دیا کیسا یہ دھوکا آہا ذاتِ بیزنگی کو کیا فرق ہے موکا آہا وصلِ عریانی میں کیا فرق ہو کا آہا آتشِ عشق سے کیوں دم کو نہ ہوکا آہا بیوفا یار کے کیوں مونہ نہ ہوکا آہا۔ مئی سانی نہ چکا دل جو تھارو کھا آہا |
|---|---|

| | |
|---|---|
| <p>جسکا عاشق ہے خدا تو بھی ہوا اور کاشق شاد ہے عشق میں اب آہ کیا عمر محمود شاہ مسکین سا اب پیر ملے تجھ کو کھان</p> | <p>شیخ میں فانی ہو کیوں راہ کو چکا آہ چھوڑ دے عشق میں جو رنگے بوکا آہ کیوں نہ دیدار کا اُن کے ہوا بہو کا آہ</p> |
| <p>عمر دنیا ہے کیا عشق تجھے محمود ا کیوں نہ دیوانہ ہوا پیر کے روکا آہ</p> | |
| <p>درد میں کعبہ کے گرا آج نہ سوتا ہوتا کیوں نہ احرام بندھا آٹھویں تاریخ کجا جامہ تن کو کیا میل گناہ لئے کالا پانی زمرم کا ہے کیا آس ہے وہ حمت کا حاجیوں کا ہے کفن نام ہے اسکا الحرم جج وہ نعت ہے کہ ہر قدم پر ستر نیکی جیل عرفات کا ہے چوٹا مثال کو طہر دلکی دریا ہے عجب موجزن استغنا بچہ روتا نہیں جب تک نہیں ٹان پتی ذوق سجدہ اللہ خانہ کعبہ ہوتا</p> | <p>شب عرفات کو غفلت میں نہ کہوتا ہوتا زیر میز اب حطیم آج جو ہوتا ہوتا آئندہ زمرم سے اگر پاک جو ہوتا ہوتا فیض رحمت سے یہ قالب کو جو ہوتا ہوتا چاہہ زمرم میں اگر ادس کو بہوتا ہوتا کیسے نقدِ عمر آج نہ کہوتا ہوتا۔ جیل عرفات سے گردور نہوتا ہوتا عاجزی لا کے نظر مارتا غوطہ ہوتا نعرہ چہ لاکھ و حجاج کا ہوتا ہوتا ذاتِ سجدہ کہ میں کوئی ڈوبا ہوتا</p> |
| <p>عشق محمود اگر ہوتا تو مجنون بنتا لیل عرفات کو غفلت میں نہ کہوتا ہوتا</p> | |
| <p>گر پڑا ہوتا دردِ روز جمعہ ہی سو بار نہیں ذی کعبہ وقت خاموشی تو عرفات</p> | <p>غم دنیا سے ہوا آداب سے چھوٹا ہوتا نہر سے تاغروب آج جو ہوتا ہوتا</p> |

| | |
|--|---|
| سرکہلا آج ہے چہ لاکہ سے معمور غزوات عاشق کعبہ کا انکار نہ ہوتا ساشا | ہنگستا جلد دعا دست نہ کوتاہ ہوتا عشق کعبہ کا اگر دل میں جو ہوتا ہوتا |
| اہل زانہ نیر دعا گو ہے تمہارا محمود نا تو ان بات محبت سے کیا موٹا ہوتا | |
| غیر حق کس سے دل لگانا طالب مولا از بہہ اولے لا الہ کے بعد ہے انا ہو اللہ اللہ ذکر قلبی کو نور یوسف ہے تو اسے میری جان اوٹہ گیا غیر بیت کا پردہ اب سر سری مت سمجھ محبت کو نیرہ کے آعود اور بسم اللہ حسن ظن ساتھ ہو در حضور نبی یاد ب رہنا اور نہ کرنا کلام لاکہ طرح سے ہو خفا محبوب ایک ساعت کی صحبت مرشد در محبوب پر رکھے جب سر آپ مرنایا پیر کا ہو وصال جب تک جان سے نہ ہو وصال | اپنے ہمد سے مونہہ پہرانا طالب حق سے باز آنا ذکر کلمہ کا کیا سکھانا عاشقوں کے سوا بتانا غیر کو حسن یہ دکھانا عمر کو رایگان گوانا آہ یہ راز تو نے جاننا نفس شیطان کو کیا بہگانا سہو ظن و زہ دل میں لاننا شوخی گستاخی پیش لاننا عاشق دامن سے دست چٹاننا ہے وہ اکسیر تدر جاننا جان دنیا پر سراوٹھاننا اوسکے در سے قدم اوٹھاننا جان جانان سے فیض پاننا |

| | |
|--|---|
| <p>نہیں مرتے ہیں زندہ دل پیران خون شہدا کا پاک ہے بیشک بے شرع پیری اور مریدی کو اے دل سنگ ایک رنگ ہو جا ایسا یوسف کہ چاند ہو شرمندہ روتابے اختیار ہے یعقوب با باپ بیٹے ہیں عاشق و محشوق وصل عریانی ہووے جب کو نصیب عشق پاکون کا پاک ہے قریب گرچہ ظاہر عقل میں نہیں آتا ست نظر کر خطا پہ عاصی کے سین تیرہ سودس ہے جبر الہی دل مسکین نازک اور لطیف</p> | <p>خاص منظر شہید جانا اؤ کو غسل اور کفن پینا نا دل محمود نے آہ مانا نا رنگ دوی کا آہ جانا نا چاہ میں بہائی تو گرانا نا درد یوسف خدا دکھانا نا بہائی اس راز کو توجانا نا خوف مخلوق سے ڈرانا نا بدگمان ہو کے زخم کھانا نا باطل نفع کیا دلانا نا اے مرے نور چشم جانا نا کیا دھالکبہ کے دل رمانا نا شاہ مسکین کا دل دکھانا نا</p> |
| <p>عیش ابدی ملے مجھے محمود دا میں پر جو رجا نا نا</p> | |
| <p>پلاوے ساقیا جھکو مئی نچنا نہ شرب ہم غوشی و ہم تیر ہی وحدت ایک رنگی عسکری ہر برس جاتا قدیموں پیر ہو آتا اسی تاریخ بست و پنجم جادی الاول جاری</p> | <p>پیا جو میں شراب اس جا طہور او ہائیک یہی ہے دل عریانی فہم یوسف میں او کب مٹی آج جان روح بس فناے تائید ہر اب پڑا تھا خواب کیا محمود ہی لیل جو نصیب</p> |

رویف (ب)

| | |
|---|--|
| <p>قرب سینه بہا دل پر تھا قفل ایسا ملایا موت نہ سے موت نہ اپنا میر محبوب کے در خوا میرے بازو سے تھا ایک یار براہیم نام ہے جس کا عشاق سے ناخبر کس سے تہا میں کرتا ہوا بامین</p> | <p>مزا تھا خواب کے اندر چکی لذت زبان وہ منور بادام اویش اپنا دیا مجھ کو ہوا حسن سب وہ قسمت سپرد کیا او سکوا دیا کیا شکر ہو گا رب ساتھ شکر اربہ کیا وہی شکر ہے ریا رب</p> |
| <p>قدردان شبے رکے ہن وہی مسکین محمود چہا آجیات ظلمات میں دیجور کی شب</p> | |
| <p>ابن جعفر ہم نغمہ وقت خوش یا غنڈ لب راز نہ بان آشکارا می شود بے اختیار عزیز نالعی می شود در لہو لب ہشیا رباش از طبیب ظاہر ان میں مرض باطن بہ نہ شد کس نہ اند حالت محمود را جز شیخ او یا الہی ان چہ داوی عشق و الفت را بہا مرد و جمیعہ وقت ظہر حالتی بر من شدہ ہفتم ذی قعدہ نو دسہ و الفت مائتین</p> | <p>از نیم شب شگفتہ مثل گل دل اسے لبیب سکند کا روند انداز فراز و نشیب مثل شب کن راز داری سر خود را از قریب صحبت وصل بہت دعا دیدار پیران چو طبیب وہ بشارت از مراقب سخن اقرب ای قریب دوستان خاص را ہم کن توبے نصیب از فضل شد جسم را لذت بجد نصیب سال ہجری می بود این را کنی تو چون نصیب</p> |
| <p>بے توجہ شاہ مسکین کا محمود وصل نہ شد حل شکل کن بحق شاہ مردان اک مجیب</p> | |
| <p>پیر مسکین شیخ ہندی نقش بندی آفتاب یا الہی سنیان دادہ توحب اہل بیت حضرت ابو بکر و عمر عثمان و حید زمانہ</p> | <p>ہست در ملک کن قطب زمان عیا العباب نجم آساکل صحابہ عاشقان برماستاب این چہا را قناد خیمہ آسمان فیض سحاب</p> |

| | |
|--|--|
| یک ہزار و سہ صد و اہم سال ہجر لیں عاشورہ جمعہ بود روشنی شمع دین | بست و دہم صبح صادق شد کجا مستجاب چہ عجب غم حینا شد دل عاشق کباب |
|--|--|

بس تو شو خاموش اسے محمود و سکین و گدا
از فیض پیر می شوند نزد خدا ہم یار یاب

| | |
|---|--|
| خلوت دارم بیا داد کہ غم نا محرم است کن سکوت از راز عشق ہرگز مگو در عام و خاص جام جہم را این چنین تا شیر کے بود یوسف جز بہ مادر و پدر از کس امید خیر نیست و طریق عشق رفتن بر عقل اسوار شو یوسف ثانی مبارک باد این نسبت رشید گشتہ ام کہ آن مہ برج آفتاب عالم است با خیال تو نہ بچند یاد خوبان در دلم پڑ ما اگر مکتوب نہ نوشتیم عیبے ما مکن پڑ خوش دل گردیدہ من شد سفید از انتظار نام تو صدیق یوسف وعدہ خود کن و نثار قرب و قرب و محبت در محبت مضمر است بالقرن اگر عمر نوح باشد و محبت الف عام جز گذر تر دامن ننہند و حریم کوی عشق پاک دامن کس نگوید تسبی ہم بے گناہ | عالم علوی و سفلی جان جسم نا محرم است طرف می دہم سبوح و شیشہ ہم نا محرم است مستی می جام نوشان جام جم نا محرم است این عجب در دلیت باطن مادر ہم نا محرم است شادی غم ہم نذر و عقل و رسم نا محرم است در عشق را ہم طیب و ہم صنم نا محرم است جان چہ جائیکہ آنجا سایہ ہم نا محرم است ہر کجا سلطان کند خلوت حشم نا محرم است در میان راز متا قان ظلم نا محرم است کز پے دیدار جانان دیدہ ہم نا محرم است عشق محمود را ایاز ہمد ہم نا محرم است نام محمود قائم و باقی علم نا محرم است گرنہ باشد فضل حق کسب و علم نا محرم است و بود جو پاک دامن در حرم نا محرم است کاش بوسہ دادی بر لب ہم شیم نا محرم است |
|---|--|

| | |
|---|---|
| <p>کاش هم کردی گناه هم چشم گشتی خوب بود در محبت عین و شین و قاف اشاره بس کند نظر اول معارف و القلم عاشق چه دید هر چه هست از طلبت کفر نفس باره خود غزه ثانی بزج یوم خمیس نیم شب</p> | <p>دعوی عشق و محبت بے صنم نامحرم است عقل نایل قمرارش و شرم نامحرم است وصل و بیان صنم را و ده چشم نامحرم است تأقیات روشنی دین احمد تایم است الفساد صد یازده بهر لاول و نعم نامحرم است</p> |
| <p>پیر سکین نقش بندی فی زمان حال ما عشق محمود خوب داند عقل در رسم نامحرم است</p> | |
| <p>نصیب روضه شان محمدی این است کجا است چمنه آب حیات پیخضر اگر چه صورت فقرم نه معنی در لوش ز بعد مرگ من این یادگار خواهد ماند نزد آنکه دلش زنده شد بعشق خدا سبند دل تو درین کاخ های زنگارنگ چه بازیت این دنیا به نزد شطرنجی کجا است چو میان خوش الحال ^{نخلان} فیضه و عجب بر بختی مرید رفته شود مسترس حاشا و کلام ز کید دشمن دین</p> | <p>قسم به قبر مبارک که سینه بے کین است در دل ظلمت دنیا چه آب شیرین است گه سکر و مستی دگواه به غلبه سین است بوقت نزاع بخوانم که سوره یسین است گمان مبر تو که حافظ بگور مدفن است بسوخت دل که تو طفلی و خانه زنگیت ندانم کج روی شتر داسپ بے زین است هنوز آدم و قالب میان اطمین است که امشب نبی را حدیث تسکین است مدد ترا از توجیه شاه سکین است</p> |
| <p>اگر چه مولد و بشار من به ناندیر است بگو یا ز که محمود و شهر غزنین است</p> | |

| | |
|---|--|
| <p>علاف سبزیدیدم زمر در گین است کو نام پاک مرا حفظ جان حذرین است طریق عالم و علماء عجب امین است کہ بعد مرگ بدش در مقام حسین است ہوائے فضل بردش گاہ و نگین است کہ بابت شکر و سپاس نہ جا نگین است کہ بت و پنجم جہاد آخر دی چہ تلون است لذلک برادر دینی کہ زمرہ مسکین است</p> | <p>وسیع حجۃ اظہر زبان در ان گنگ است درود فاتحہ باد با آل اصحابش درود خوانم و دانم کہ مئی رسد بہ بھی۔ ممکن نماز جنازہ منافق محدس ز آہ خواجہ مشکل کشا جیل سوزد کو چشتہ ہجرتی الف بہ مدد سال دعا کن تو بروز خمیس محمودا امیدوار دعا فائدہ است وقت نزاع</p> |
| <p>غرق بیچون جو ہو چون کہو کیا نسبت غرق بیچون ہو اچون ہو یہ کیا نسبت چشم ظاہر کرد باطن کو کہو کیا نسبت</p> | <p>غرق بیچون جو ہو چون کہو کیا نسبت غرق بیچون مین ہو چون ہو کیا نسبت حوصلہ جکا ہے ویسا ہی سمجھا ہے وہ</p> |
| <p>کوئی شے ہے اے محمود اب اس دنیا میں بے یقین کو تعین ہو بہا کیا نسبت</p> | |
| <p>جنے کیا ہے تیری زیارت جنے کیا ہے تیری زیارت جنے کیا ہے تیری زیارت جنے کیا ہے تیری زیارت جنے کیا ہے تیری زیارت</p> | <p>شمس الہدایا بذرا لدجبا یا بے فکر اپنی قبر میں سوگا۔ او سکی شفاعت تو ہی کو بگا منکر کیرے وہ تا ڈرے گا ایمان کہو کروہ نامرے گا</p> |

حشر میں پیسا وہ نار بیگا
 آگ جہنم سے وہ بچے لگا
 آتش دوزخ میں ناجلیگا
 حشر میں تیرے ہی ساتھ لگا
 حج اور عمرہ مقبول ہوگا
 فریاد اس کی حق ہی سنیکا
 دو نو بھان میں دو لہا بنے گا
 حرمت حرمت تو ہی کرے گا
 ذلت و خواری سے وہ بچیکا
 تو ہی فنی دل ادسکو کرے گا
 شکوہ شکایت وہ مانے گا
 رنج و بلا کو سب وہ ہے گا
 ہجر نبی میں کب تک رہیکا
 وقت نزع کے تم سے ملیکا
 دایر سات بار کو کیا ہو لیکا
 بہت پیروں سے وہ اڑیکا
 غیر قید وہ ہی سنے گا
 عاشق سکین وہی رہیکا
 امتی تیرا محمود ہوگا

بارہ سو نو دہ پر لوبہ بھری

جئے کیا بے تیری زیارت

کیا آدم کو حق پیدا محمد ہی کا ہے باعث
لکھا جب نام اللہ کا حبیب اس کی محمد کا
بچہ یا کنکر دن کی جادو دیا قوت سزا دسکا
کیا چارون نہر جاری شراب شیر عسل پانی
رکھا پھر حور اور غلمان کیا رضوان کو دربان
کیا دعوت تہاری حق طفیلی میں ہم سب مطلق
یہاں یہ نقشبندی کی شہنشاہی کی سند ہے
ہدایت میں نہایت ای محمود اس طریقے کے
پیادریار ہاتھ محمد ہی کا ہے باعث
میں سمجھا تا کہ میں کچھ نہ غلط تھی یہ سمجھ میری
وصل برتی ہے آخر میں یہاں دل میں برتی ہے
کیا عاشق مجھ کو سکا جو ہے مشہور مسکین شاہ
یہی ہے افضل الدیوبی ہے دولت قدوسی
وہ ایسا ہی شہنشاہ ہے کہ مسکینوں کو چاہتا ہے
خلیفہ شاہ سعد اللہ جو ہے مشہور مسکین شاہ

شرف ملکی کو جو بخشا محمد ہی کا ہے باعث
قلم نے سر جھکا بولا محمد ہی کا ہے باعث
اسم ہے جنت الماد محمد ہی کا ہے باعث
پراز میوہ درختوں کا محمد ہی کا ہے باعث
مزمین ہو چکا ایسا محمد ہی کا ہے باعث
طفیلی کب جدا ہو گا محمد ہی کا ہے باعث
جو وہ بیٹھا ہے اب اس جان محمد ہی کا ہے باعث
تسا کا نبی کیسہ محمد ہی کا ہے باعث
پیائشہ رہا دیر یا محمد ہی کا ہے باعث
کیا توبہ اور ہے توبہ محمد ہی کا ہے باعث
ہے ہمیں وصل عریان کا محمد ہی کا ہے باعث
دہی عشق ہے میرا محمد ہی کا ہے باعث
طریقہ نقشبندی کا محمد ہی کا ہے باعث
شہنشاہ ہو گیا یہ ہے شاہ محمد ہی کا ہے باعث
دہی عشق ہے میرا محمد ہی کا ہے باعث

رویف (ش)

یہ عاشق ہے تیرا محمود تو عاشق ہے کہ کو کسا

تیرا محمود ہے شیدا محمد ہی کا ہے باعث

| | |
|--|---|
| <p>تو قہر کہین کہ سرمہ کے بدلے عفو گناہ چاہتے ہو اگر تم پر سے طالع ہایوں اور نجات یہوں</p> | <p>رہے ہر بانی خدا کے محمد غور و ذکر و عرض کے محمد دیکھایہ چشموں سے رو محمد</p> |
| <p>طاہر مسکین شاہ سے خدایا اجابت دعا ہو برائے محمد</p> | |
| <p>چشمِ ستان ہے گمان کچھ اور بات کرنا ہی یار سے مشکل ایک جگرہ میں گرہیں باہم دو میں سمجھا تھا جامہ تن یہ حجاب دل آہو نہ دام میں بند ہو چشمِ عاشق کا قطرہ درِ ستم سر سے پانک برہنہ ہوں پر عیب نفسِ مارہ مطمئن ہے یہ میرے یوسف تو سنب سے لگا ایک بوسہ کا ہوں تیرے خدایا الف سید ہے عقل کی ہر کمی ظاہر و باطن اسو ایکسان شب پر کور کی ہن انجمن بند ظرف جیسا رنگ ویسا ہے</p> | <p>زلفِ پیچان سے ہے گمان کچھ اور لبِ جنبان سے ہر گمان کچھ اور ہمیشہ ان سے ہے گمان کچھ اور وصلِ عریان سے ہے گمان کچھ اور ان غزالاں سے ہے گمان کچھ اور ابر نیساں سے ہے گمان کچھ اور عیب پوشان سے ہے گمان کچھ اور نیک نختیاں سے ہے گمان کچھ اور خاکساران سے ہے گمان کچھ اور بشِ رقیبان سے ہے گمان کچھ اور سرِ بستان سے ہے گمان کچھ اور پیرِ پیران سے ہے گمان کچھ اور ہر زبان سے ہے گمان کچھ اور عام خاصان سے ہے گمان کچھ اور</p> |

یوسف (در)

| | |
|---|--|
| <p>روشنی ایک ستروں کا قصور شک فہم و خیال ناسد ہے وقت تو ہے پیر نہ کوئے گا میں نے سمجھا تھا بد میں و قرب شغل غمخیز کے ہو گیا خاموش رہنما رہبر میں سکین شاہ</p> | <p>کم طرفیان سے ہے گمان کچھ اور اہل ایقان سے ہے گمان کچھ اور شانِ شلمان سے ہے گمان کچھ اور شاہ جیلان سے ہے گمان کچھ اور گل خندان سے ہے گمان کچھ اور حال زندان سے ہے گمان کچھ اور</p> |
| <p>حسن ظن آج ہے تیرا محمود جان جانان سے ہے گمان کچھ اور</p> | |
| <p>چند انہر مزا اہل دین حضار سلاش آمدہ در خط تجار جو ایش باد از محمود و علیکم طیرق عشق رایا لاو پست نیت نبی داند راز عشق بازمی دین ظلمت کدہ نیست فانی مقام پستی بالامقامیست نقد و پیش دارم تا کو انم روانہ میکنم جنو میان کرا دل خانہ اگر شکستہ گردد گل خوشبوئے بار است</p> | <p>کہ مسکین بود خضر ناز بردار گویا آن مرہم بودہ دل انگار بہ اسلم خان نواب مع اہل حضار پیادہ عقل مرکب عشق اسوار ز باطن نیست آگاہ اہل بازار بیاید لوزایان را نگہدار خزینہ بے بہا و گنج اسرار بیاید اسپ مارا تیر زفتار کہ تاودہ جبار دنفہ یار مرست را چنین می باید معمار گھہ دیوانہ با ششم گاہ ہوشیار</p> |

| | |
|--|---|
| <p>به دل عفو کن اورا اسے ستا کہ مارا میت جز تو رب غفار کہ باشد جاہم دل را نزد آن پاک ہزار و سہ صد سہ بود ای یار رسیدہ مرہم زخم دل افکار</p> | <p>اگر سوئے خطا من رفته باشم نگاہ فضل کن عفو خطا کن درین آیام مارا فکر نیست شب و شب بنہ پنجہ صفر بود سلام پیرو مرشدش مسکین</p> |
| <p>ترجم کن غنی بر حال مسکین کہ بہت محمود در مرض عشق بیمار</p> | |
| <p>وہ یوسف کھانہ بن از من چرا کردی فلک ایک شب بیابان من از من چرا کردی فلک حافظ خدا ایمان من از من چرا کردی فلک یارب کجارت دوستان از من چرا کردی فلک نامہ پر مشق بوستان از من چرا کردی فلک بے حب خانہ دان ویران از من چرا کردی فلک رفتم بہ بگل سوئے تو از من چرا کردی فلک زیادہ مشوا از من جدا از من چرا کردی فلک رفتی پیش شہوان از من چرا کردی فلک یارب تو حافظ شوا ایمان از من چرا کردی فلک از علاج کن سال روان از من چرا کردی فلک منکر مشوا حالستان از من چرا کردی فلک</p> | <p>ایمان من جانان من از من چرا کردی فلک قربان تو ایمان من گردن شارت جان من سنگرتین عریان من بنگر باطن شان من رستم نہ کرد سنگین دلاں بر حال زار عاشقان خار وطن چون جہستان تخت سلیمان آسمان حبیبی دلستان کردہ مرشادان و جان بے نور شمع رو تو ایم چادر کوئی تو پتہ کردی سفرای یوسف ایک ہفتہ وعدہ کن وفا مالک طبیی کرد حکم عذر سے نکردی من سقم سحر صرف شد رایگان سود کدوم جزو یا ایام حج حالار و دار مغفلت ایک سالہ زود یک جرم دیدی یوسف جاہد دید عریان شد</p> |

به علم تقی علی عبید شیطان کسب شرع و اعمال طغیان
 در پیش محمود جهان زهره ندارد خادمان -
 در امیر سبیت حاکمان عزت بلند چاکران
 معارف جان بود مطرب خوش الحان بود
 محبوب دنیا غفلت است محبت محمود راحت است
 یا طالع صادق بود لقمان طیب حاذق بود
 قدری کردی آه آه محمود را سئو سفا
 نشتر مزین بر نغم دل بخود کمن از شیشه گل
 محمود ریض نا توان آمد به طغیان لقمان
 از محبت نیکان بدان دل سر شد از محققان
 یا زان که زده سفرماندی حفر جواهری حفر
 امروز مسکین بفرستم فدایه بینی مغتسم -
 دو کان ماد حدرت شده از هم دور حمت بده
 شکر کن محمود تو ذکر کن الله هو بخیر
 محمود مسکین نوایر در قناده چون گدا
 شرفیق شوال انتظار تا یار آید در کنار

مرفوع القلم اندر ویشان از من چرا کردی فرار
 حجت میا رب این دکان از من چرا کردی فرار
 دما به زهره طالبان از من چرا کردی فرار
 من بود خوان چو میان از من چرا کردی فرار
 محمود شندی از رضا الحان از من چرا کردی فرار
 در مرض شتاس عاشقان از من چرا کردی فرار
 این جان نماده قدر دان از من چرا کردی فرار
 مرهم بنده از وصل جان از من چرا کردی فرار
 یا پیر محی الدین جیلان از من چرا کردی فرار
 یارب کجاند عاشقان از من چرا کردی فرار
 بگل شدن اندر خارستان از من چرا کردی فرار
 حدرت خورند سوداگران از من چرا کردی فرار
 تا حال چه دیدی نقصان از من چرا کردی فرار
 تو رحیب اندر مکان از من چرا کردی فرار
 کن یک نظر شاه شهبان از من چرا کردی فرار
 سته الف به صید ده عیان از من چرا کردی فرار

شکر کن محمود شاه از برکت مسکین شاه

هستی حصین امن و امان از من چرا کردی فرار

منم صافی منم ساغر منم شیشه منم نهار

منم ساقی منم باده منم مست و منم سرشار

در این کتاب
محمود

منم یعقوب منم یوسف منم شیرین منم فریاد
 منم حالی منم قالی منم مجنون منم لیلی
 منم شک منم عطش منم ریحسان
 منم مداح منم شاعر منم داود منم محمود
 منم ششتر منم جراح منم زحمتی منم مرهم
 یقین شنوم سماع شرعی بلبلن موت داودی
 منم سالک منم مجذوب منم تمکین منم تلوین
 منم دریائش منم قطره منم تشنه منم سیراب
 منم حاجی منم دریائش منم کشتی منم ملایح
 منم شهید منم شیر منم خمر منم آبم
 منم ظرف منم مظهر منم حامل منم محل
 منم مرده منم زنده منم کفن منم دفن
 منم چون منم بے چون منم تله منم بس
 منم زاهد منم رند منم فانی منم باقی
 منم گفتن منم مطلق منم بخود منم بے پوش
 منم گفتن منم گفتن انا که است انا اسلام
 منم گفته انا گفته منم گفته نه من گفته
 منم لب بند منم خورشید منم ساک منم خاموش
 منم گفتن منم نفس است منم گفته منم بیای

منم عاشق منم معشوق منم چشمان منم دیدار
 منم مطرب منم نغمه منم چنگ منم مزار
 منم خود منم صندل منم ناله منم تاتار
 منم سعدی منم حافظ منم جانی منم احرار
 منم درد منم دار منم لقمان منم بیار
 منم قاری منم قراغم منم دارم حاجت مزار
 منم ذکر منم مذکور منم ذکر منم اذکار
 منم خوشبو منم معنی منم چشمان منم دیدار
 منم درد منم غواض منم چو سر منم تیار
 منم جنت منم ماو منم فردوس منم انهار
 منم راکب منم مرکوب منم پیاده منم سوار
 منم حور منم دریا منم درگور منم بیدار
 منم حالت منم عشق منم است منم راز منم است
 منم محفل منم شمع منم قصر منم معمار
 منم جذبه منم بخود منم در خواب منم بیدار
 انا بخود انا یا خود انا فرعون انا بگذار
 منم شبلی منم طایع منم منصور منم بردار
 منم توبه منم کعبه منم فانی منم گفتار
 منم کعبه منم غلام ادنی منم مسکین با و دار

منم گلزار و منم خوشبو منم خوشنمونم غایب
منم محمود میکنم منم بے پر منم پردار

منم این جانم آن جانم یک جانم هر جا
منم پابند منم آزاد منم مطلق منم دلشاد
منم روحی منم شامی منم بینی منم احراق
منم ملی منم مدنی منم حاجی منم زائر
منم فصل و منم وصل منم گریان منم خندان
منم اسرار منم فقر منم عزبا منم عبدا
منم رکن و منم شامی منم بینی منم اوراق
منم قاتل منم مقتول منم داعی منم مدعو
منم آب و منم باد و منم آتش منم غالی
منم خورشید منم دره منم ابر و منم باران
منم مصری منم کغان منم شیرین منم قناد
منم جنت منم کوثر منم زمزم منم سق
منم خواجه منم ادنی منم سلطان منم دریا
منم آسجی منم اینجا منم اندر منم بیرون
منم مضطر منم ساکت منم حادث منم دائم
منم رفته منم خفته منم مرده منم بسته
منم آدم منم نوح منم موسی منم عیسی

منم شاغل منم مشغول منم تا بم منم بیدار
منم خندان منم گریان منم بے پر منم پردار
منم ترکی منم عجبی منم طوسی منم بلغار
منم عربی منم عجیبی منم هندی منم بلغار
منم بزار منم کوزه منم کابل منم قندار
منم قاری منم حافظ منم یعقوب منم عطار
منم عربی منم عجیبی منم هندی منم بلغار
منم قاضی منم مفتی منم منصف منم مختار
منم مدیق منم فاروق منم عثمان منم کرار
منم یعقوب منم یوسف منم شام منم اشجار
منم شهر و منم نادره منم کابل منم قندار
منم یخ منم خادم منم تشنه منم سرشار
منم سبز و منم سرخ منم بیرنگ منم گلزار
منم فرش و منم عرش منم رفته منم پردار
منم ممکن منم واجب منم مجبور منم مختار
منم گفته نه من گفته منم گفته منم بیدار
منم جامع منم شام منم جانان منم اسرار

| | |
|--|--|
| <p>منم قلب منم روح و منم سر و منم اخفی منم همراه منم ر قرب منم عجب منم محبوب منم بینی منم قرنی منم روحی منم ببطام منم سر سینه منم دلی منم اجسم منم بدنه منم شمع منم بنم منم قصر و منم خمیه منم فوق و منم تحت و منم روح منم جسم ام منم صفری منم کبری منم رستم منم زالم منم پیر و منم برنا منم طفل و منم آبا منم وحدت منم کثرت منم شیشه منم نرته منم عادل منم سلطان منم مسکین منم درویش منم ملتان منم جیلان منم بغداد منم بصره منم عالم کبری دلم شد عالم صفری منم حقی منم سنی منم تابع امام اعظم</p> | <p>منم نفس منم قالب منم ذاکر منم اذکار منم اول منم آخر منم باطن منم اظهار منم طی منم جلی منم حیثی منم بشار منم مصری منم بصری منم تبریز منم سجا منم سقفت و منم بام و منم درام منم مینار منم حاضر منم غایب منم همین و منم لیلا منم اصل و منم نقل منم بجان منم جاندا منم دانا منم بنیا منم شحنه منم سدار منم خلوت منم جلوت منم پالنگ منم قفا منم داعتا منم سامع منم حاذق منم بیمار منم جده منم طایف منم خیر منم انصار منم آینه جلی نه مانو شد در و دیوار بلغفته ام و میگویم بخلوت چه سر بازار</p> |
| <p>و هم تاریخ دوشنبه جمادی الاولی رفت آه سن به صد و سیه شد در دیلو عشق را از آزار</p> | |
| <p>وصلی الله علی نور کز و شد نور پیر نور خداوند ای حق اسم اعظم کن ز ظلمت دور چه ایشان عالم اصغر نموده عالم کبر اگر گویم شود نرفته وصل عریان همین خواهم</p> | <p>زمین از مذب اوسیا کن فلک در عشق او بکن این خانه دل را از عشق احمدی مهر تجلی جلای رانه طاقت و آوا آن کو طود چه دانند آب شیرین را که تا کشید به بخور</p> |

| | |
|--|--|
| <p>عجب درویش در دزل که حیرانت افلان طو عصا موسوی بنگر که چوب تشک در ظاهر بخت ناخن تدبیر کشاید عقده تدبیر شب معراج جلت و صفت جبهه چو شبنم بیاض میمان سطرک که تو معمار تصحی است کمن سستی بکن چستی که راه عشق چالاک است صفا است آب دریا چه ز آب چشمه خمار ز جبر حال لاچارم نماز فرمن گزراغم رضا پیوسته خواهم اگر دورم اگر نزدیک بنام پیر قریبانم که داغ بندگی دارم</p> | <p>کجا عشق سلیمانی کجا این عقل لنگ سوز چرا شد مار در باطن تجلی قهری گرد و خور کجا معجز دم عیسی کجا و جال شب پر کور مجان را بد ز تابان بدیده کافران دیوچور بخوان ایک غزل عافیا که منطربان جان که بس نظر توجیه شیخ بر من مرهم کافور به پرس از تشنه عاشق فرق در آب شیرین ز سنت شرم همین دارم بکن از کرم خود مؤخر طفیل حاجیان یارب گناهم بکن مغفیر ز بار عشق سوزانم بکن قلب مرا کوه طور</p> |
| <p>دل محمود محمود است غلام شاه مسکین است زخم خورده ز چشم یار ازین قلت شده ظهور</p> | |
| <p>سگ گاه پیرانم الش خورخو ان جهانم جنون غالب شاه آمانی داند بجز مجسم بکن رحمت بکن لطیف بکن خود مابین فضل بحق شاه سعادته که شیخ عنصر بار بخشش اگر چه در است از فال لب قلب است در کوشش</p> | <p>ز خوردن آتوزان شام گناهم شود تهور نمی ترسند ز دست مسکین تا به نفخ مهور که دشمن نفس شیطانت با از کاست مقبول وصل با دالف و صد و سبعین عالم پر نور دعا با دالف و صد و ششم شد بحق منظور</p> |
| <p>ای طیفیل پیر و مرشد شاه مسکینم ز فضل خود رفیق شان بکن محمود را مجبور</p> | |

گنجینه
الغنی
در
الکلی

اناساقی انامهر اناشارب انانصار
انابحر و اناخواض انالولو انامرجان
انامحب انامحبوب اناحب اناصرفه
اناطالب اناسطوب اناعشق انامعشوق
انافراد اناشیرین اناممود انایار
اناشک اناعیز اناعطرو اناریحان
اناسکین اناسلطان اناشیخ و اناحادم
لسان هندی علی الظاهر و لیکن قریب طایفه
انادخل اناحاج انافصل انادوصل
اناروج و اناقالب اناشاعل انامشغول
اناول اناآخر اناظاهر انابطن
اناکلی انامدنی اناعربی لاجمعی
اناشاهد انامشهود اناداعی انامدعو
اناکریم اناشامی انایمن اناعراق
انامطرب انانقره انابرط انامزمار
اناشمس انابدر اناجعفر انامصدق
اناصابر اناشاکر اناحقی اناسنی
انامصورنی الوری انافرحون غنی حیات
اناحدام مکین شاه انامشاق شیخ

اناناصر انامصور اناسولی انانی دار
اناطاح انامکرب انابر انابجار
اناساقی اناشارب انامهر انامهر
انایوسف اناعقوب اناعین انامیدار
انایلی انامجنون اناکاشف اناستار
انابخور اناصدل انانافه اناتاتار
اناعربی اناسندی اناناندر انامقدار
و حاشیج محمود لغبت ایل و لاسحر
انانحت انافوق انایمن انایار
انافاکر انامذکور انامذکور انامذکار
انامشر و اناحقی انامطهر اناظهار
اناسکین اناعارت اناحاجی انازوار
اناقاضی انامفتی اناحاکم انامختار
اناطایف انامحرم اناصایم انافطار
انامحصل اناشمع اناقصر انامعمر
انافاروق اناجامع اناشیخ انامسلر
اناقال و اناحال انانکار اناتادار
انانی نور اناحی نار انانی مصر انانی دار
انایامحیت علی بدیهه انانی و انانی

| | |
|--|--|
| فانی الشیخ اول فانی الرسول بعدہ | فانی اللہ بقا باللہ فانی تاملہ نظر |
| انارومی انابصری انابچشتی اناجیلان اناداد و دانامحمد انانور انانوار | |
| <p>اناتنزیہ فی تشبیہ ایا وحدت فی کثرت انامار اناعسل انالین اناخمر اناحمد انامحمود انامسکین اناعارف اناقائل اناضارب اناحنفی اناسنی اناجوابر اناعوض اناقایم اناباغیر اناحسن اناحسین اناجیب اناعنین انانفس انامسلوب اناسلہ انامک انامینی انابطنی انابعداد اناطایف اناسود اناحمر انانقبض اناخضرا اناشمس انابدر انانجم انافلاک انالاعلم انالاشی اناکلمہ انالالا انافانی اناباتی انامیت اناحی اناشاکر اناصابر اناپغام انالام اناکلین انامسکین اناباکن انامقنطر اناقوم اعز اللہ بالاسلام دینا حق اناولاد صدیقی اناولاد فاروقی</p> | <p>اناخلوت اناجلوت انافی شوق انافی دأ اناحوض اناکوثر انازمزم اناخسار اناصدیق انافاروق اناعثمان اناکرار اناعالم اناعادل انامطهر اناطبار انابستان اناتمر اناشمر اناشجار العنقہ اناتوبہ انامذنب رب غفار اناباقی انادایم اناجبار اناتہار انانادیر انابسمت اناکابل اناتند اناملک انابشر انابخت انافطار اناشمع انامشعل اناسرخ انانوار اناحاکم انامحکوم انامسکین انالاجار انامسکین انامعنی اناقصر انامعمار انافاض اناعام انامسکین اناناجار اناسالک انامجذب انامحب اناغیار انامست رسول اللہ محمد صید ابرار اناولاد عثمانی اناولاد علی کرار</p> |

| | |
|--|---|
| <p>انا قرب انا معک انا احب انا الطفت انا تطلب انا روح انا سیری انا خفی - انا شاغل انا مشغول انا خادم انا مخدوم انا نفسی انا سبلی انا نفی انا اثبات انا فی عالم صغری علامہ عالم کبری انا اول انا آخر انا ظاہر انا باطن انا تحت قدم عیسی ولایت طلحہ صغری انا چنویں میان مطرب انا نغمہ انا درباب انا عود انا صندل انا ثمر انا اشجار</p> | <p>انا رحمت انا فرحت انا نصرت انا انصاف انا ذکر انا مذکور انا ذکر انا اذکار انا سالک انا مجذوب انا غائب انا حضا انا ذکر انا مذکور انا ذکر انا اذکار انا انسان کنت کنز انا لایع جدار انا ظاہر انا طیب انا منظر انا اظہار انا مشرب محمدی لطیفہ اخفی کل انوار انا بسکین انا وجدی انا مداح انا فرہار انا ناندیر انا ہندی لاکابل ولا قندار</p> |
| <p>انا سعید انا حافظ انا عالم انا تاری انا ناصر انا منصور انا محمود انا انصار</p> | |
| <p>یار نبی کی اپنے زیارت نصیب کر عاشق مین جو کہ روئے جمال محمدی بیکار کردے کار سے دنیا کے یا الہ جو ہو مرین عشق محمد کا یا خدا ظاہر ہو با شرع و طریقت سے تیری یا جو ماحیون اور زایرون کے حقیقین ہر حد جیسا فضل سے حج و زیارت کیا نصیب اکل حلال اور دے صدقہ مقال پس</p> | <p>روزِ حشر مین اذکی شفاعت نصیب کر اس چشم دل کو ان کی بصارت نصیب کر لیکن بکار عقبی ہدایت نصیب کر اس عاشق نبی کی عیادت نصیب کر اہل سنین کی ہم کو اطاعت نصیب کر ادن ماحیون کی ہجو ثارت نصیب کر الفت مین اپنے دل سے شجا نصیب کر اور آخرت کی زرع تجارت نصیب کر</p> |

ع
ہر کام میں خلوص دے مقبول ہو
کیا عاشق شرع ہیں وہ حرمین کے امام
ہر وقت ختم ہوتی نماز انکی پانچ وقت
ہوتی ہے یوں اذان کہ گویا فتح صور ہے
تھکتا نہیں ہے دل یہ سفر سے کبھی میرا
سیرے نبی سے جب کو سر ہو بھی ہوں لفاق
جو دشمن نبی ہیں خدا و نہ کہ غضب
جس لفظ شعر میں ہو در انفس کو دل
گستاخ بے ادب ہوں سراپا ہو بے ہنر
اہل میں اس طریقہ کے آخر کا فیض ہے
مسکین سے سیرے جب کو سر ہو بھی ہوں لفاق
اولیٰ انجو کترین غلاموں کا ایک غلام
سکین ہوں ظاہر میں ولیکن غنی ہوں دل
اٹھتا نہیں ہے بار امانت اسی شیخ عصر

ہمت دے اور دل کو سخاوت نصیب کر
خاطر جمع ہو دل کو قناعت نصیب کر پ
علما و متقی کی امانت نصیب کر پ
کراؤ کا مقتدی و قرأت نصیب کر
ایسے موزنون کی فصاحت نصیب کر
کا لون کو دل کے دیسی سہاوت نصیب کر
ہمت دے اور دل کو شجاعت نصیب کر
اُس رو سیاہ کے دل کو امانت نصیب کر
کفار و شرکوں کو امانت نصیب کر
اُس نفس بدلعین کو حقارت نصیب کر
نعت نبی میں لیک فصاحت نصیب کر
فیض ہدایت النہایت نصیب کر
توبہ دے یارب او سکودا امانت نصیب کر
کراؤ بے خموش ہدایت نصیب کر پ
خدمت سے ایسے دے کہ سعاد نصیب کر
جو ہوا میں او سکودا امانت نصیب کر

فایق ہے نفس دل کی امانت نہ لے حساب

محمود کو تو اپنی امانت نصیب کر پ

دیکھتے تارخ بخت محمود روز

آتش عشق سے ہے سپہ سوز

| | |
|--|---|
| <p>روز اول تہا عینیا ویسا ہنوز کوئی ناندیر میں نین مراد سوز یاد کس کو ہے فن جاسمہ دوز ہو دے تصویر سیر کی شب دوز کیا مبارک ہے نسبت فیروز شاہ مسکین کی ہر عاشب دوز وہ ہے نادان خوش بھوز و موز مال زر چھوڑ علم جد آموز ہے یہ تریاق درد کرب و روز سن تیرا سوتیرا ہے فیروز یا ایاز جانے یا زلیخا رموز</p> | <p>میں دل میرا آج تک نہ گیا سرد دل آج اپنا کس سے کہوں جس نے چیرا زخم وہ دے مرہم ساتھ میرے کفن میں ہو تعویذ نزع میں قبر میں قیامت میں آسرا تیرا اور حبیب کا ہے مال دنیا پہ خوش جو ہوتا ہے دعویٰ میراث گریہ چاہتا ہے نزدت الارواح شغویٰ روم بست و دویم رجب مقام ناندیر عشق یوسف کا پاک ہے محمود</p> |
|--|---|

ناز محمود پر کیا کرتا آیا ز

طفل مکتب ہے آہ نوا آموز

| | |
|---|---|
| <p>ایک دن جام محبت کا پلا جا یوسف ہاں لب لعل و شیریں کو چکھا جا یوسف سینہ سینہ سے مہرے اب تو لگا جا یوسف غچہ دل کو وہ باتوں نے کہلا جا یوسف کید و بات تو کرتے ہی چلا جا یوسف بقیمہ ہاتھوں نے مجھ پر اپنے کھلا جا یوسف</p> | <p>ایک شب کے تو دیدار دکھا جا یوسف دل میں آتا ہے کہ لیون میں ہزاروں سینہ بے کینہ ہے تیرا ہمتل آئینہ دھدہ آنیکا کیا پھر تو ہو پورا وعدہ دلکی ارباب میرے دل ہی میں ہرجائی جیسے ہاں بچوں پہ کرتی ہر محبت کی نگاہ</p> |
|---|---|

اپنے آنکھوں میں اس طرح سدا جا یوسف
 کام ایک خنیشی سے کرمیہ سو گیا جا یوسف
 عشق کا میں بھی ہوں ہمارے سمجھا جا یوسف
 پیر کا دل مکمل سے ملا جا یوسف
 جو جلا آتش عشق سے نہ جلا جا یوسف
 جان عاشق کی گئی بعد تھکا جا یوسف
 تم بالہد و تامل اللہ لکھا جا یوسف
 مثل دلمین کے قریب سدا جا یوسف
 ستر کھلے اگر اس کو چھپا جا یوسف
 ایسے مجنون کے تین جلد مٹا جا یوسف
 میں یہ مرفوع قلم سب کو سنا جا یوسف
 مقنع رخ پر سے اٹھانا زبانا جا یوسف

باپ کرتا ہے محبت جو پسیر کی اپنے
 ہاتھ میں تیرے دوا خانہ کے شیشہ میں بھر
 کام تیرے مریضوں کو دوا دینا نام
 مرض عشق کے بیمار کی کہاں ہے وہ دوا
 دل نہ از روہ کرو عاشق مسکین کا ذرا
 دل جانان نہ پہنچتا کہیں تھکتا عاشق
 ہے اشارہ و نشانہ و شہادت واللہ
 دل محمود کو تسکین دے ہو خاتمہ خیر
 ہوش میں کرتا ہوں بیہوشی کی باتیں ہوتی
 ہوش طلبہ میں دبا میں سراپا بیہوش
 مسئلہ شرعی نام و مجنون تینوں
 حسن یوسف ہر کیا ز پوشش لی مسکین شا

سمع روتو ہے مثل نور حبیب احمد

دل میں محمود کے ایسا تو سما جا یوسف۔

ایک نظر دیکھ غلام اپنا گرا جا یوسف
 ہو کے روپوش بہ بازار کہا جا یوسف
 کلمہ پڑھ سیدنا تو جنت کو چلا جا یوسف
 حلقہ ذکر کے تو بعد چلا جا یوسف
 فیضِ محمدی علم لدنی ہے لیا جا یوسف

حسن کے شہر کا ہے تخت نشین شہنشاہ
 قدر قیمت کیا کر نیگے تیری یہ اہل مصر
 نام جب کا ہے محمد نہ وہ جاوے دوزخ
 خاص ہے وقت صبح سے ناما ز اشراق
 بیٹھ جا حلقہ توجہ میں تو خاموش لب بند

| | |
|--|---|
| <p>لا الہ کے سواست تو زبان پر کچھ لا بست و پٹیم ہے محرم کی ہن تیرا سونو ہوے آغاز و اتمام قیدہ میں درود</p> | <p>چوڑ دے لا و نعم سکوٹا جا یوسف شب و شبینہ کے تین آ کے کہا جا یوسف ختم قرآن و دلائل تو پڑھا جا یوسف</p> |
| <p>ماقت ہوے یہ محمود کی کی محمود یارب نام محمود کا حلقہ میں لکھا جا یوسف</p> | |
| <p>الحی میں قرآن لبیک لبیک عمل کے کرنے سے یارب نجل ہونا لے آیا ہوں نذر عجزی تیرے در</p> | <p>لے آیا ہوں مہمان لبیک لبیک بہت مہین پشیمان لبیک لبیک گناہ گار ہوں عفیان لبیک لبیک</p> |
| <p>گناہ بخش محمود کے یا الہی بھی دل کی ارمان لبیک لبیک</p> | |
| <p>پلاسا قیاب می سرخ رنگ شب روز ہے نفس کا فرکین تیرے فضل کا اب ہوں امیدوار پلا شربت منہری یوسف میرے عجب چال ہر اہل دنیا کا آہ کہاں فقیری کہاں اور تمیز دور گئی ہیں بے میرا فعل اور قول کیا نام پیر کا بد نام میں گلستان محبت کا تازہ ہو گل</p> | <p>کہ اس قید قاب ہے روت رنگ فتح دے کہا تک کہ ناسخ جنگ ہے یہ نفس امارہ مثل نہنگ کہ تشنہ کو کب صبر از آب خنک اٹھاتے ہیں فتنہ کو کیسے ہیں جنگ مداری فقیر و گدا ہوں تنگ اے عاشق صادق تو ہوا کنگ مجھے شرم آتی ہے اور عجز جنگ محبت ہو جسکی او ہے اوس کے</p> |

| | |
|---|--|
| <p>بدلتا زمانہ ہے ہر وقت رنگ سمجھ لے کہ ہے آئینہ دل پہ رنگ</p> | <p>طفیل نچتن کے دعا آج منگ مدد پیر مسکین جب تک نہ ہو</p> |
| <p>نہیں کوئی محمود کا یار اب ہے خانہ نشین کیا ہوا یا لے لنگ</p> | |
| <p>کیا تھا زلیخا کو ابرو سے بسمل بے گیسو میں کسکے یہ دلیل نازل اور پردہ میں ہی زریفت کے چھپا تھا بتا دو محمدؐ کے کیسے تھے کا کل پڑ مثال بدرگو یا ہے ماہ پر مالہ پڑ یہ اوڑھا ہے مکمل مدشر منزل پڑ لے کاٹ چہر یوں سے ہاتھوں کو اپنے وٹے کان ہے مازاغ احمد کے قابل تصدق وہ یوسفؑ پہ ہو کے دیوانہ تہا جز حُسن یوسفؑ محمدؐ میں ہے کل گئے فار میں دو نو صاحب جو چھپنے ہے عاشق نبیؐ کا یہاں سانپ نے دل بڑا شکر کون کے ہوا دل پہ تہا غم ہوا ہے نہ ہو گا کوئی اس سا عادل خلیفہؑ سوم بہت با حیا تھے</p> | <p>لیا حسن یوسفؑ نے یعقوب کا دل کہاں دالضحیٰ کی قسم کھایا خالق اگر منہ پہ یوسفؑ نے مقنع لیا تھا کہا نشان میں بے کسکے طلحہ دلیسین عدو طلحہ الین بن ابجد سے چودہ کیا تھا کیا وہ ابرو سے سر پر سایہ کے چشم یوسفؑ تو دن عورتوں نے کھے ہیں ملک ہے بشر ہے زلیخا پڑ کیا تھا عزیز مصر نے خزانہ نہ سمجھا عزیز مصر نے حقیقت کہا ثانی اثنین از حمار بے نقطہ ایک زلیخا تھی یوسفؑ کی عاشق عمر دین کے کھم خلیفہ تھے دوم بہت سخت کفار پیر بن عمر یہ عمر بعد بن عثمان عفان کے بیٹے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>ایہ عثمان کا ہاتھ میرا ہاتھ سمجھو اعلیٰ خاتم الخلفا خستم نبی کے پچ ہلاکت میں ہوتا عمر یہ کئے بس حسن اور حسن کو یہ نہر مایا حضرت میری فاطمہ کے یہ بیٹے ہیں میرے محبت خدا کی اور اس کے نبی کی سوا ان کی الفت کے ہے ماسوا جو مسمی ہو یہ نام محمود یا رب تو سمجھے گا محمود محمود ہے یہ پچ یہ محمود کی التجا ہے خدا سے تصدق ہے یہ پیر کا بس سمجھ لے اور سینہ میں بھرا نبی الفت امی محمود</p> | <p>نبی لئے ہے ہن وہ کامل مکمل پچ وہ کیسے غیبی اور کیسے سخی تھے انہو تے علی گرچہ اس وقت ماقبل جگر پارہ دوہن ذرا شک تو لاس شرف خاص ہے یہ نہو عام داخل یہ ہی رات دن فکر ہے اولیاء کی امداد دل نہیں آدمی ہے وہ غافل محبت دے محمود کو اور الفت والا نہ کان نام محمود قابل کہ سینہ کو اس کے محبت سے بہرہ دیا درس باطل کیا تجہ کو شافل اور گردے بے کینہ یہ سینہ میرا زود</p> |
| <p>ذکر تاجو بیعت کو مرشد سے محمود نہ ملتے یہ مسکین شاہ پیر کامل پچ</p> | |
| <p>دارم دل از روز از آمد گونہ تلون در بغل ای دل چرا محزون شوی شوخا کپای صوفیان شیخ عصر جام بدہ تاحل شود ہر شکلا صحبت بدہ تو مایلان متو میان عاشقان وقت نزع اسی پیر مآلی و ببالین نشین</p> | <p>نظر تو جہ کن چنان ماند بنگین در بغل تو نیک جان آردہ ام این سورہ یسین در بغل در بحر رحمت قلب دریت تجہین در بغل از صحبت بیگان گان تملک بنگین در بغل گیری سر مادر کنار کن ذکر و یقین در بغل</p> |

۹۰
درین بخش
نوشته شده است
که

روز قیامت اگر خدا آید بعدل به میزان جنت
رفتم به زرم و اعطان زان اهل نخوت و فتن
صا لاکه غم شصت و پنج مشو نفسانی برفت
مطلق کن این روح را تا که مقید در جرم
یا شیخ عصر ما بکن اظهار عجز و انکسار
یوسف صباحت داشته احمد طاحت در حسن
محمود درین نوا افتاده و در از اصل خود

گویم به بخش از فضل خود تصویر میکنی در غل
آیات قرآن بر زبان و سواش شیطان در غل
این نفس شیطان بکین از سال حسین در غل
از وفات سینه آید به تسکین در غل
تا رحم آید بکیران فرما در شیرین در غل
فرقت زمین و آسمان این حق میکنی در غل
از جذب عشق قلب کن ذاکر و ملقین در غل

یار بختی شیخا مسکین شاه نقش بند
فضل کن بر حلقه محمود مسکین در غل

شادان فرحان دایما اندل که مشغول است
بنگاهم از غم شیخ ما آید به بالی نم فرار
در سجده شده از لک نماز بر نفس پیر
واند با الله شاه زندگانه آیدم در زمین
رحم کن بر حال ما مسکین فقیر و ناتوان
الولید بر لبی خیراتی میان سیدی
یار بختی شیخ دین مسکین شاه نقش بند

از قید تنی کن را تا چاند عکین در غل
گیر دسر ما بالیقین القای تلقین در غل
سه صد ختم قرآن شده طوطی و لیسن در غل
در سجده ایلاس بس افسوس تدفین در غل
شیخ عصر جام به عدو مبین است در غل
از بهر یوسف کن دعا هسته امین در غل
ده عشق محبت چون آیا ز محمود غزنین در غل

سن ایکه هزار و دو صد و سی و پنج بود هجر البنی
ماه جمعی بود من این نقش پر کین در غل

اظهار نور عشق چه بر عاشقان کنم
ارشاد پیر خویش چه بر نو جوان کنم

ازد عشق لذت دستی زمین پیرس
دی شب بگفت یار که خاطر جمع دار
مغشوق چون نقاب رخ پر نمی کشد
هر وقت خوش که دست دهد منتقم شمار
صد بار توبه کردم و آخر شکسته چشته شد
حالات عشق دستی و لذت زمین پیرس
از درد سوزاتش عشق یار ما
یار بده توبه لغو مرغ روح را
نه قاضی و نه عالم و مفتی نه شیخ عصر
امروز چون جمال توبه پرده طاهر است
می خور که صد گناه از اغیار در حجاب
مبصر کن مقام این دنیا است پنج نشش
از تیغ لاله بر آرم و مار نفس
عمرم تمام گشت درین قیل و قال حیف
اے پیر دستگیر تو دست مرا بگیر

خود محرم است یار ز دل چه بیان کنم
بوسه دهم و سینہ دهم این دآن کنم
از خواب از خیال چه طال سان کنم
کس را وقت نیست که فدا چه سان کنم
داده شراب ساتی چه نام و نشان کنم
حیف است که سر عشق چه برجا بلان کنم
یک روز مثال سال شده چه بنان کنم
باقی عمر بجز دلی آشتیان کنم
سلطان نیم نه ترک که زور پهلوان کنم
در حیرتیم که وعده چرا آن جهان کنم
این چند جافا است که تعویذ جان کنم
بعد از پسر ترا شادمان کنم
از ضرب نام مایا این دل خون نشان کنم
الک بده تو قال که سیف زبان کنم
ارشاد خواهی هر چه بکنم تا همان کنم

مقصود محمود است شود عاقبت بخیر
مسکین شاه است پیر چه قربان جان کنم

آن بیک کار خود به خداست جهان کنم
حقاقت است احم یار چه نام و نشان کنم

چون حسن خاتمه خبر میدی و زاهد است
یعنی چون بچگونه و بے شبه بے سنون

زنده است ذات قادر قیوم لایزال
 از شیخ لاله که این صیفت قاطع است
 یارب بحق وسیله پیران نقشبند
 شیرین سخن که یار زمان راتکلی شود
 بے اختیار عشق ز خلوت بیرون رود
 ذات بخت معرا و مبرا است از خیال
 در همین طوط کعبه چنانم خیال گشت
 چه نعمت است جلوه عروسی کعبه را
 این جاب جلال کعبه و آنجا جمال هست
 دور و زاده اقامت کعبه غنیمت است
 از نیکو بد چه کار ترا ذکر حق بگو
 محمود سال چار شد آغاز نستج باب
 در راه حق چه مال که جان نیز حاضر است
 از دست ما چو رفت چه حاکم چه اقر با
 ایسان بگور برودم زنده دل ابو
 یارب قبول باد بدرگاه احمدی
 اول مراقبه ذکر اسم ذات است
 در محبت ظهور شود بوسه و کنار
 طهارت و امکم بے خوف میکند

بعد یقین شد که چه و هم و گمان کنم
 از شیر آه سینه دشمن نشان کنم
 ظاهر و باطن یکسال شده چه بیان کنم
 مهر محوشی احسن است این بردان کنم
 در نظر غیر نیاید و زو چه بنان کنم
 در ذات پاک احد چه و هم و گمان کنم
 شد وقت صبح صادق اکنون اذان کنم
 سجده کنان نماز جماعت عیان کنم
 حیرت در حیرت است چه نوشته مهان کنم
 چه شرح فیض رحمت نور نشان کنم
 وقت است مصیبت که سکوت زبان کنم
 شور و فراق مدینه چه تا آسمان کنم
 دنیا است جلای فانی چه فکر مکان کنم
 پایه است خام دنیا بس فکر ایسان کنم
 ان شیوه خاص را بگروه مقیدان کنم
 تحفه در و دسلام به سلطان جان کنم
 تعریف مراقبه احدیت از چه زبان کنم
 بهیوش بقیاری دآه را عیان کنم
 از لافنی غیر و اثبات شان کنم

در سخن واقرب نشود جذب حال آه
 اینجا ذکر و ذکر هر دو فنا شده
 از ساقی تحب همه و تحبوت
 اکنون محبت ستر نه شد بر ملافتاد
 از قلب تا بقالب سلطان الازکا
 صوفی نهاده نام تحبلی صوری
 ابل است جان من و به مکتب نهفته بود
 در راه عشق هر کس ثابت قدم ماند
 از پند پیر و اناز خود گوش بند شد
 خونی خدا است قاضی نه مفتی نه باشا
 معشوق هوش دارد و عاشق ز هوش نیست
 مجذوب برهنه شده معشوق را چون
 را از درون پرده ز زندان مست پیر
 این شمس دین ز مشرق و مغرب گرفته نور
 از قرب بعد حاضر و غائب کن خیال
 تا زو ادا مطرب من سیرت ایاز
 بحر سقوطه است دین و گذشتن است
 از پیر کامل و کمال مثاب رود
 نظرش شفا کلام دوا صحبتش ضیا

بس ذکر کلمه را از زبان کنم
 مذکور به جائے نفس نشت امان کنم
 مست از شراب عشق شدم نوجوان کنم
 ظاهر و باطن اچرا بر عالمیان کنم
 جاری شده شکر خدا را چه سان کنم
 در من ظهور کرده چه قربان جان کنم
 علم لدنی از کجا اموخت حیران شدم
 در ماندن ثار جان خود بر جان نشان کنم
 محمود عشق محبت خیر ایا جوان کنم
 از در عشق پاک خود نیز در مان کنم
 باموش یا حیا را چه زندگان کنم
 پاره کنم و جامه بدن را عریان کنم
 این پند حافظ است که غویذ جان کنم
 از یک سر اج فیض چه صد باغبان کنم
 این بحر وحدت است که غرق تابان کنم
 محمود را چه کرد چه شرح بیان کنم
 این هم نخواهد ماند که فکر ایمان کنم
 با عجز و نیاز سر بر آستان کنم
 مریم توبه پیر به زخم دلان کنم

محمود ہر کہ عاشق مسکین شاہ شہبدان
منطور حق شدہ چہ شہ دو جہان کتم

تقدیر
نہایت
سکین

آج خوشہ میں دانہ چلے آؤ چڑیاں
ایمیرکاری ہے ت ابو میں اپنے
کیا لایا ہے دانہ نے اس دم میں آج
مثل ہے کہ بجھے کی چڑیا یہ کب تک
بہت ہے شراب آج میخانہ اندر
اگر تشنہ لب ہے تو ساقی ہے موجود
کھلا آج دروازہ پھر ہوئی گلاب بند
تذرو دنیا مسکین کو رد بلا ہے
غلی جھبہ کو چالیس میں ایک چڑیا
اشارہ ہے ہم پیرگان اہل حلقہ
ہے منہ چوٹا چڑیا کا دانہ بڑا ہے
ہے پیٹ اؤ کچا چوٹا سا اور دل بھی تنگ
ہے موسم باران اور طغیانی گنگ
زراعت ہے مکہ کی ندی کنارے
ہے مکہ کے بھٹوں کا موسم بہانہ
چلے آؤ محمود کے ہمراہ ندی
غوص میری تم سے اطمینان قلبی

یہ مکہ کا دانہ بڑا کھلے آؤ چڑیاں
دہ لیسے سے ہشیار ہو جاؤ چڑیاں
گرفت ہے اس جال میں نہ چھین جاؤ چڑیاں
یہ دانہ کو کھا کر نہ اڑ جاؤ چڑیاں
لے متا محبت کا پی جساؤ چڑیاں
لے متا محبت کا پی جساؤ چڑیاں
ہوے بعد بند پھر نہ سچتاؤ چڑیاں
بروز عرس ملے بلاؤ چڑیاں
یہ س ع ی د سمجھ جاؤ چڑیاں
رکھا نام چڑیاں نہ چڑ جاؤ چڑیاں
بس آج اپنی قسمت کو آزاؤ چڑیاں
یک چلو سے پانی کے تھم جاؤ چڑیاں
یک قطرہ توندی سے پی جاؤ چڑیاں
یہ خوشہ کے دانہ چن چن کھاؤ چڑیاں
ہے دعوت محمود چکھے جاؤ چڑیاں
اب موسم ہے خربوزہ کو کھاؤ چڑیاں
ایک ساعت توقف ہو گہر جاؤ چڑیاں

ہنیں تم کو تکلیف دیتا ہے محمود
تم خاطر جمع دل میں بیٹھ جاؤ چڑیاں

نکلے ہن میری آنکھوں سے آنسو
برنج دنیوی نکلے تھے آنسو
زلیخا ہو گئی جو ایسی مفتون
کہ چشموں سے جاری نیل جیون
جو اب تک نام ہے مشہور مخبون
اشارہ سے سمجھتا دل کا مضمون
نہیں چلتا ہے اوس پر سحر اقون
اسی دریا میں ہے ایک درمکنون
کہان حسان سا سچہ ہے موزون
سنا دے غزل جو سچا ہو مضمون
ہو در عشق جس سے میرا فزون

محبت دل میں جب میں دیکھتا ہوں
رکلا یا حضرت آدم کو کس نے
کیا دیکھی خواب میں تصویر یوسف
دل بیدار عاشق کو کہاں خواب
کیا دیکھا زلف کو لیلی کے وہ قیس
کہان عاشق کو یار اے تکلم
ہوا جو غرق بحر وحدت ہو
نہارون سے صدف بنائے پڑتے
نہارون شاعران جہوٹے ہن والہ
بس اب مطرب میرے چنویان کو
غزل جامی ہو یا حلق شیراز

سوامرشد نہ جانا نبض محمود
طیب حاذق ارسطویا نسل طون

فرع ہے عشق لیلی اور مخبون کا
یہ چارون ہن خلیفہ ربیع سکون
زمین سے آسمان تک ابجد و ہامون
محبت سے بھرا آسمان ہن مضمون

اصل ہے عشق احمد سرمکنون
ابو بکر و عمر عثمان حیدر
تجلی سے درخشاں خاص ہے تیر
کلام وہ حق کا ہے تو ریت انجیل

| | |
|---|---|
| <p>عجب اسرار معنی سے ہے مشحون فرات عمان اور نیل دوسو حون مسخر ہو گئے بلیقیس اب کیون ہوا جو حیثیت سے اپنے بیرون ہوا الظاہر بدیدم ظاہر کنون دعا اس جگہ کی مقبول ہے مقرون قدر کرتے تھے جسکی موسیٰ ہارون برستا آب رحمت روز و شب خون زلف قد قلب ہے محمود میمون نہ ملتا حج جو دیتا گنج فاردون کہ ہے محبوب ہند کیا رب سکون غرق ہو نیل میں جیسا کہ شرعون سنا ہون میں بزرگون کیہ مضمون ہے وہ محمود شعر گرچہ ناموزون نہیں میں جانتا دنیا کات انون</p> | <p>گو یاد ریا کو کوزہ میں بھرا ہے ہین یہ چارون نہر دریا ز جنت سلیمان کی ہے کیا خاتم کی تاثیر خدا جانے کہ کیا دل لے یہ دیکھا ہوا الاول ہوا الاخر شندیم یہ وہ ملک عرب کا بحر و برے یہ وہ حج و زیارت کی ہے نعمت ہے غرق آب میں تاریخ حج کی نہیں ہے آب غشس کہ ہے محبوب برکت پیر کے غفلین کی تھی سلامت رکہہ میرے تو بادشاہ کو چو نہو دشمن جان اس سلطنت کا فزون شکر دعا لشکر دعا سے جو کوئی مداح نبی کا سرے ہو و محبت کے سوا امت پوچہہ بھیسے</p> |
|---|---|

گذر جاوے گی دنیا خیر و شر سے

رہے محمود نامی نام مامون

درج خواجہ سرایان مدینہ طیبہ سلطان فیروز یاقوت بلال

گوہر یہ چارہین اور شقری چا

کوے کون او کو قمت رب سکون

یہ سلطان اور یاقوت اور فیروز
جو وہ سلطان ہے سلطان سب کا
خزانہ میں ہے جو سلطان کے یا تو
نذری وزن سے کی چسپم پر خون
بلال اب دیواذان ہوئی صبح صادق
ملا ایک کی صفت خواجہ سراہین
جنب اور احتلام دونوں ہی ہیں پاک
مدینہ ہے وطن ادنجا اصل پاک
گئے خواجہ سرا جسدن شہر سے
محبت اور خوشی میں تائیت
ادب کرنا بزرگون کا اور تعظیم
بجا ہے امر و نہی شرع محمد
ہو فتح مکہ بزور اسلام
ہزاروں معجزے ہیں شاہ دین کے
دعا ہوتی انہیں رد پر سکین
خدا یا رکہ سلامت پیر زادے

بلال عاشق یسین ہیں مازون
کیا عالم علم لدنی موسیٰ ہارون
دگر فیروز اصل او ڈر کمون
نہ افطار مجھ سے ہو گاروزہ سنون
دو شنبہ بچد ہم رجب ہے مازون
اشرایع لطیف مرد ہیں نہ خاتون
یہ دونوں حال سے ہیں پاک مصون
کہ ہے حب الوطن ایمان سے مقرون
وداع رمضان ہوئے کیا عطشون
سرا پا غرق احسان اور مرہون
اوز کرنا رحم خوردن پر ہے سنون
ہے ضد شرع ناچلنا یہ ہفت اون
چیل اوندھا گرا از کعبہ بیرون
بریدہ مات ہوئے پیدا اور مخنون
اثر ہے ہفت پشتن بلکہ افزون
کہ ہیں یہ جامع الخیرات معجون

یہ سکین شاہ میرے شیخ عصم
ہے عشق محمد و آیا ز پاک نیمون

جان کو قربان کروں رے میان

نام محمد جو سنون رے میان

آنکھ کی پتلی میں ہے نور حبیبؐ
 بارغِ دل میں ہیں ہزاروں گل کھلے
 عینیت کے بحر کو ہے جوشِ آجؐ
 تیرا ہے دیدار مجھے روز و شب
 ضربِ حبیب ہے مجھے مثلِ ذبیب
 زند قلندر ہوں اور میں مست ہوں
 نامِ محمدؐ کا ہے جب حرزِ جان
 سورہٴ حِجْرانِ فتیبؐ آگیا
 ایسے الکرسی ہے خلاصہ قرآن
 کیتری ہین کچی چھبے برگِ مینؐ
 طوطی جانِ تن کے نفس میں ہر بند
 کوئی حکیم اب نہیں ناندیڑ میں
 خوابِ بیداری ہو اب یکسان
 قرۃ العین نبی کے ہیں دوؐ
 روئے گیا آج جو میرا حبیبؐ
 دل کو ہے تسکین یہہ مسکین سے
 پیر کی شب ہوتی دعا مستجاب

کیسا نہ چشموں میں رکھوں رے میان
 بوئے گل اب کس سے سنو گہون رے میان
 حال کیا معراج لکھوں رے میان
 کتنا میں اب شکر کروں رے میان
 میرے محمدؐ سے ملوں رے میان
 وعظ و نصیحت کیا سنوں رے میان
 حاشا و کلا نہ ڈروں رے میان
 سورہٴ بقرہ کیا نہ پڑھوں رے میان
 بیٹھ کیا خلوت میں گہوں رے میان
 پختہ عام کیسا چھپوں رے میان
 روزِ در سے کیا اڑوں رے میان
 دل کا علاج کس سے کروں رے میان
 فرق نہیں کس سے کہوں رے میان
 ورنہ یہ دونوں کا کروں رے میان
 علمِ لدن کس سے سکھوں رے میان
 تیری محبت میں جیوں رے میان
 آج دعا کیوں نہ منگوں رے میان

عاقبت محمدؐ کی محمود ہوؐ

عشق میں تیرے ہی نردن رے میان

جسے ہوشق دل محمود اوسے عذر و بچانہ نین
و مشرق تا یہ مغرب بالفرض درستی گزشتہ
رہے معشوق کے تابع اوسکی نام ہے عاشق
جماعت میں اگر مولود ہو صاحب دل ایک
سعادت ہے عبادت ہے ثواب کثرت بھی
اگر مجلس میں ایک بنیا ہوا و رہا بہتر انداز
شکر ہے کہ تھی یہ مجلس مولود النبی عربی
فقیہ و فکی امید فکی ہر ضد روز ازل ہو بس
اگر چہ خاجان حلقہ محمود سترہین
مریضوں کو ضروری ہے، دو خانہ طرف جان
ربیع الثانی ہوی آخر میں تیرہ سو نو ہجری

محبت میں بہکا دینے دریا کو کنارائین
عجب محمود ہو تسلیم عقل میں رازدانا تین
ہے یہ بے اختیار فی عقل کا کچھ حکمائین
محبت سے مولود اوسے کیا ہم سنا تین
مگر شرط اب ہو کیا باطن کا خزانہ نین
طفیل اس نام احمد کے بدل کیا بخشوانین
خدا یا بخش محبوب کو گناہ ہے بیگانہ نین
غشائے تاصبح بیدار خیال محل خانہ نین
مگر ناندیر میں گیارہ سو کیا زاید لکھنا نین
کیا مرغ رو حکواریب سو اسجا کر دیو تین
آیا زصادق سو احمد کر تین کوئی پچھانا

تسکایت کچھ نین چو میان یوسف سوار محمود
سے لیلی کی کیا باتین جو مخجون سادیوانہ نین۔

آفتاب ہند سے روشن ہوا ملک دکن
آپ ہیں سلطان دین ہندالوی نام رسول
فیض چشتیہ میں ہر بس سکروستی جذبات
خاندان چشت کو سردار ہیں خواجہ معین
فیض جاری آپکا ہر سارے خاص عام پر
حمد ہو یا نعت ہو محبوب را بغا لہین پ

ہے شہر اجمیر کالس میرے خواجہ کا وطن
ہے لقب مشہور خواجہ آپکا چارون کدین
جانتے ہیں رمزیہ بس واقفان امرکن
آپ ہیں بانی طریقہ چشتیہ کے جان میں
ہو نظر رحمت کی مجھے مسکین پر شاہ زمین
سطرب خوش لحن ہوا در ہوس شیرین سخن

اتباع شرع نبی جو کہے کوئی کرے
ہوں غریب و غفلت بجا عشق کا ناتوان
شیخ مین غانی ہوں اور شیخ غانی کل ہوں
تقبتندی نسبت صدیقہ کا ہوں غلام
لا وسیلہ پیر کا منگتا ہوں اب اس وقت دعا
آپکی دہلیز پر حاضر غلام بے وفا
عاقبت محمود کی محمود ہو خواجہ میر
سن تیرا سو پر ایک تھا کیا خوب مقام جمیر

راگ شرعی بے مزا میر ہے بزرگوں کا چلن
دی خیال مقروض ہوں اب اس میر دگر چلن
انتہا لٹ ظاہری باطن میں یکساں جاوٹن
قیس شہتی سکڑا دستی میں اثر بادہ کہن
عمر باقی دور ہو سب رنج اور درد و محن
دست بستہ عرض کرتا ہوں پیرا یہ سخن
یہ وظیفہ کمتر محمود کا ہے رات دن
پنیر حبس درجہ چند میان رکھتا جتن

شاہ مسکین پیر و مرشد راہ بر و راہنما
ہے توجہ پیر سے دایم میرے دل کو امن۔

دل بیدار جو کہ ہو گئے ہیں
اک پیروں کے مدد تہ ہو جانا
محک امتحان محبت میں۔
گداز بارہ بہر روز بارہ سال
بحر رحمت کے آشنا جو نہیں
حکومت تہین خدا سے ذرا
اگاد نیا ہے کیا خراب آفات
کرتے ہیں کیوں غرور فقر سے
اویکا مامی ہے خود نبی عربی

خواب غفلت میں کب سوچو ہیں
رات دن دانہ ہو پرتے ہیں
زیر خالص ہیں کب کہو گئے ہیں
دور فرقت میں یار روتے ہیں۔
قیس و قال اوکے حق میں غلام ہیں
آدمی عین ہیں بلکہ طوطے ہیں۔
نیک و بد قبر میں سب سوتے ہیں
اہل دنیا عقل کے کوتاہ ہیں
اویکا کیوں کینہ دل میں بوتے ہیں

| | |
|--|---|
| عشق ممکن کا حادثہ بنا بود پُر پُر لب پہ لب سینہ سینہ عریان تن ایک بوسہ تو کیا کہ سوسو سوسر آج کل رنگ دور ہے رنگارنگ آہ بازارستانی دنیا کا پُر کیا تماشا ہے حال دنیا کا حسن یوسف یہ مست غرور کرد ابتدا انتہا بیان یکسان پُر نار شہوت ستاویگی کب تک ذرہ ذرہ فنا پذیر ممکن فرق ہے حادثہ اور ممکن میں بے محبت خدا کی باقی سب یوم عاشورہ آج ہے کل میں | عشق ہوا کیا آج ہے کل میں دس بے کیف آج ہے کل میں تھر اسود لے آج ہے کل میں جو خلوص یا ر آج ہے کل میں خوب جانو کہ آج ہے کل میں از مایا کہ آج ہے کل میں یہ زلیخا بھی آج ہے کل میں گفتگو حال آج ہے کیا کل میں تیزی عشق آج ہے کیا کل میں حادثات زمانہ آج ہے کیا کل میں بوڑھا ہر کیا آج ہے کل میں نخل مجازی ہے آج اور کل میں ماہ محرم بھی آج ہے کل میں |
|--|---|

اشرف دیوسف اور چو میان

جانو محسود آج ہے کل میں

| | |
|--|--|
| حسن یار اپنا جب دکھاتے ہیں باندھا احرام عشق کعبہ جو سوطر سے بنا کر شہ و ناز جسکو چاہیں نظر تو بے سے | دوئی آگ عشق کی بڑھاتے ہیں سر پر ہندو سے کراتے ہیں خواب میں بھی کیا دل لیجاتے ہیں مردہ دل ہی ہو تو جلاتے ہیں |
|--|--|

چند آواز
سوائے آوازِ محبت
کون سی آواز
سوائے آوازِ محبت
وقتِ محبت
کون سی آواز
سوائے آوازِ محبت
دشمنِ محبت
کون سی آواز
سوائے آوازِ محبت

ہے زبانِ مستی میں فیض اور لہجہ
سروقت ہے عبادِ تجلی یار
چشمِ اپنی کو چشمِ جانان سے
آتشِ عشق سے جلا دل جو

عمرِ محمود و عشق میں ہو شاد
ایسے سوتوں کو کیوں جگاتے ہیں

کیسے پیری میں حال ہوتے ہیں
سرد دل ہو گیا علال سے جب
مرحبا فرینِ فقیرِ دل کو
شنگی خم شیرے ہاتھ میں تسبیح
آئینہ دل فقیر ہے نازک تر
آدمی اصل ہے نقلِ طوطے
نہ ملے دل کی جب کسونی سے
فیض سے شمس کے جہان روشن
آپ سے فیض نامِ اللہ کے
کیا کریں گے مددِ جوانِ مست

غزلِ محمود اب سنا مطرب
صاحبِ حال ہوش کو تے ہیں

پیرِ مکیں سوا میر کوئی محبوب نہیں
اوسکے دیدار سوا اور کچھ مطلوب نہیں

میتقل ذکر سے کیا صاف ہوا ایسے دل
خطرہ غیر تھا پر وہ مجھے معلوم نہ تھا
دلی تخی پر لکھا ہے کیا قلم اللہ ہو
سینہ سینہ سے اور لب لعل سے لب
اپنے محبوب کی کشتی محب صادق
پیرا ستا دو مانیا پکی تعظیم ہے ادب
کیا تجلی ہر محمد کی اب عاشق صلوٰۃ
دونوں میں نہیں اشارہ ہر کیا عاشق معقول
من مانی و نقد را الحق کیا حسن و جلیح
ذات او کی ہر عمر او شہرہ بچوں پر
میں براسیم و ایل و اسحاق یعقوب

قلب ثابت سب محبت میں کچھ تقویٰ نہیں
اوٹ گیا پردہ دلی نفس کے مروت نہیں
ذکر عشق میں حرف حاسب محبوب نہیں
بحر وحدت میں ہن غرق را کہ مگر کعبہ نہیں
پہلوان عشق ہر خود غالب و مغلوب نہیں
کیا احم خورد و کس تین سنت مندوب نہیں
کولی ایسا نہیں جو مال ہے مطلوب نہیں
کیا فادو بقا سالک بخدوب نہیں پر
عین تاثیر ہے نہا غیرت مصوب نہیں
اقتدار آئین سے یہ کسب نہیں
کیا ذیج اللہ خلیل اللہ کو مغرب نہیں

غزل محمود دستا جو کہ ہو عاشق سلیکن
جامد دل ہر سیاہ جگا او سے شوب نہیں

بے مراقب جو حقیقت محمد احمد
تو شہنشاہِ دو عالم ہے اے یوسف میر
امر معروف نہیں منکر ہے بر عقل بلوغ
ہے حیا اور شرم غیر سے نامحرم سے
نہیں تھکتا ہے کبھی عاشق بیدل حب سے
اپنی اولاد تصدق کر دن بر صاحب دل

کیا محمد کا غلام احمد و محبوب نہیں
کیا عزیز اور زلیخا کا تو مطلوب نہیں
صاحب حال کی کیا عقل اب سلوب نہیں
وصل عریانی من عاشق سے اس محبوب نہیں
ذات نجات فیض نبوت کا کیا مہر نہیں
چمن چرا تیر دکان جنگل سر توپ نہیں

تجربہ نامہ کہ ہر دور و دراز
میں نے کیا کیا محنت و کوشش
کیا فائدہ نہ ہوا نہ ہوا
وہی حال ہے اب بھی
وہی حال ہے اب بھی
وہی حال ہے اب بھی
وہی حال ہے اب بھی
وہی حال ہے اب بھی
وہی حال ہے اب بھی

میں نے کیا کیا محنت و کوشش
کیا فائدہ نہ ہوا نہ ہوا
وہی حال ہے اب بھی
وہی حال ہے اب بھی
وہی حال ہے اب بھی
وہی حال ہے اب بھی
وہی حال ہے اب بھی
وہی حال ہے اب بھی

| | |
|--|---|
| صوتِ دادوسی کی حاجت ہر سزا میر کی گروچہ ہے پردہ عشاق خراسانِ اعراق اپنا آواز سنا دے تو ہے مطربِ میرا | نغمہِ جویمان کیا ساز و مرتوبِ نہیں محرومِ مطربِ مکروہ سے مرغوبِ نہیں راگِ میل کا بھلا گل کو کیا مرغوبِ نہیں |
|--|---|

کوئی چیز کا عاشق ہوا محمود برآیا ز
مثلِ جویمان کیا اور کوئی محبوبِ نہیں

| | |
|---|--|
| خدا چاہے ملکِ عرب دیکھتے ہیں شبِ قدر کی کیا تدر بے قدر کو نہ ہو یاد اللہ جس انسان کے دہین نہ ہو جبکو تعظیمِ قبلہ کی دل میں نظرِ عاشقوں کی نہیں ہے عرب پر نہ ہو جس کو ایمان اگر بادشاہ ہو رے پیرِ سگین شاہ ہم سے رہی | اِن آنکھوں سے ہم بیتِ رب دیکھتے ہیں جو میں عاشقانِ قدر شب دیکھتے ہیں مثلِ جانورِ خرگوب دیکھتے ہیں تو اہلِ حرم بے ادب دیکھتے ہیں جسے دیکھتے ہیں محب دیکھتے ہیں ہم فرعون اور بلوب دیکھتے ہیں تو جہ کی تاثیرِ رب دیکھتے ہیں |
|---|--|

سنا صاحبِ دل کو اپنی غزل تو
سخنِ شیریں محمودِ رطب دیکھتے ہیں

| | |
|--|---|
| طفیل چہ کے چہ لاکھ آزادِ برغوات سارک ہوا سے عاجِ جوجِ اکبر جہازِ کمان تیز اوٹھا ہے کھن ہزارا فرین تجھ پہ محمود ناندِ یثرب کیا چاندِ ذی قعدہ ناندِ یثرب تھا | ہم ہر سال حجِ فضلِ رب دیکھتے ہیں ظہورِ یا غفور اہلِ قرب دیکھتے ہیں پیرِ محمودِ تیرے عقب دیکھتے ہیں یہ بہت کی نوکریِ عجب دیکھتے ہیں کیا ذالِ حجِ یلم لم یہ اب دیکھتے ہیں |
|--|---|

| | |
|---|--|
| پوئے نچے کو محمود کے ایسی جلدی ہنیں جانتے اہل دنیا فضل کو عسم دینوی نین فقیر و ن کو ایک بصیرت ہنیں اہل دنیا کو دل کی | محبان ناتندیر عجب دیکھتے ہیں قیاس عقل اور کسب دیکھتے ہیں مگر اہل دنیا کرب دیکھتے ہیں کیا یہ نور باطن قلب دیکھتے ہیں |
|---|--|

سن بارہ سو نواد پر نجات ہے محمود
ہوا اٹھواں حج یہ جب دیکھتے ہیں

| | |
|---|---|
| پہچان ایک رنگی نے کی اپنا جلوہ عجب معاملہ عشق ہے پیچ در پیچ بیان ابتدا تھا ایک سان ہے خدا یا تو دے عشق محمود کو اپنا ستون دختانہ کار و نواب تک شاہوں ہے وہ دفن ممبر کے پائین ہوئے حج محمود تو شکر گراب دعا پیر سکین کی تیر بد ہے نہ موردی ہے فیض نہ جدی کس ہے حسن بصری ہو یا سہل ہوا عراتی میر پیر و مرشدین کامل مکمل | کہ نام دری کو برب دیکھتے ہیں جو ہن اہل دل بس وہ قلب دیکھتے ہیں جو جب دیکھتے تھے سوا ب دیکھتے ہیں گمان نیک سے سب عجب دیکھتے ہیں کیا تاثیر ہے منبر کو جب دیکھتے ہیں مگر عشق عام خاص کب دیکھتے ہیں زیارت ہشتم فضل رب دیکھتے ہیں جو جب دیکھتے تھے سوا ب دیکھتے ہیں خدا داد ہے فضل رب دیکھتے ہیں ایاز و بلال چیشی کب دیکھتے ہیں دعا میں خدا ملتے لب دیکھتے ہیں |
|---|---|

خدا جذبہ و حال محمود ہوا فر
توجہ پیر و زو و شب دیکھتے ہیں۔

ہے شکر خدا آج عدن دیکھتے ہیں
گلستان عرب کا ہے کیا ایک گل
مقام قنابے عیلم کی میقات
کھان بوسے دنیا کے گل میں ہر لہری
اگر چہ ہے گرمی عدن کا مران میں
کیا برگزیدہ تو ملک عرب کو
جسے عشق محمود ہے زندہ ابد ہے

عدن کیا کہ ملک یمن دیکھتے ہیں
اسی جائے سے بورقن دیکھتے ہیں
کا حرام حج کا کفن دیکھتے ہیں
جو بوباطنی فیض ملن دیکھتے ہیں
مگر اہل دل کب محن دیکھتے ہیں
عجم میں بہت شرفتن دیکھتے ہیں
کسی جا مرے خوش خرم دیکھتے ہیں

نکرت کردنی کی محسوس دایک دم
کیا کچھ صاحب دل حزن دیکھتے ہیں

کیا نصیب ہے جو مکہ میں رہا کرتے ہیں
ملتی ہے کیسی نماز اور ذکر میں لذت
حجر اسود ہے گویا دست دہ محبوب کھلا
جس طرف پیر کا رخ ہو وہی قبلہ محمود
گرچہ کعبہ ہے فرشتوں کا ملک پر ہمور
شیخ کامل و مکمل کا ہے دل مثل حرم
فتح کرتے ہیں یہ دیپہ کو وہ شمشیر سے کیا
تیغ سے لاکے قتل ہو وہ مرد بہن شہید
صدقہ جاریہ مردہ کو ہے زندہ کرتا
اؤ کو ستراج سجھا دو رہو تو اد کا غلام

گرد اس کعبہ اقدس کے پھرا کرتے ہیں
اور مناجات حرم میں جو ننگا کرتے ہیں
بوسہ ہر بار جو اسود کو دیا کرتے ہیں
کعبہ دل کے ہم اطراف پھرا کرتے ہیں
ہاں ملائک ہی طواف کعبہ کیا کرتے ہیں
جو دعا اس میں ننگے اسکو دیا کرتے ہیں
تیغ سے لاکے جب اپنی کونفا کرتے ہیں
جان سوجان وہ جانان پہنچا کرتے ہیں
آج نیک نام زبیدہ کا لیا کرتے ہیں
جو خلوص اور محبت کو کیا کرتے ہیں

| | |
|--|--|
| <p>قافیہ ہے نہ ردیف اور فصاحت شعرا دشت ویرانہ میں کیا قدر گرگی یہ بوم سن ہے بارہ سوا در اسی کے اوپر نمود</p> | <p>اپنے گھر آپ ہم دیوانہ بنا کرتے ہیں قدیر بس بازی کی شاہ باز کیا کرتے ہیں درود دیوار پہ ہسم شعر لکھا کرتے ہیں</p> |
| <p>جیسے خوش آئی نگھے گوشہ نشینی محمود</p> | <p>اہل دنیا تیری حالت یہ ہنسا کرتے ہیں</p> |
| <p>مرض عشق میں جوتن اپنا گلادیتے ہیں جان اپنی جو دیا راہ خدا میں محمود جبل عرفات پر چہ لاک برہنہ سر ہو کرتے ہیں کیسا طواف اور زیارت اس جا شمع کعبہ پر گر کرتے ہیں پردانہ مثال ملتمزم پاک سے محبوب کے سینہ کے مثال اس زمانہ میں خصوصاً میرے پیروم رشد ہر چینی میں ہر ایک سال ہر ایک دن ہر شب سلب امراض لئے اذکی توجہ کافی ہے دیکھ کر صورت بیمار طبیب حاذق نہیں کرتے ہیں وہ اظہار محبت اپنی ہے غلاف کعبہ کا محبوب کا جامہ ہر سیا</p> | <p>شافع روز خبر او سکوشفا شفا دیتی ہیں جان جاناں سے شہید و نمین ملا دیتی ہیں کر کے آواز وہ لبیک رلا دیتے ہیں بس ریاضت سے یہ تن اپنا گلادیتی ہیں عقل اور مہوش کے پیر اپنے جلا دیتی ہیں ملتمزم پاک سے سینہ جو جما دیتے ہیں فیض اس کعبہ کا اس جا ہی دلا دیتی ہیں فیض رحمت سے یہ قالب کو جلا دیتے ہیں مرض جہلک سے میرے پیر شفا دیتے ہیں جیسی بیماری ہو میں لپی دوا دیتے ہیں غیر کی آنکھ سے یہ فیض چھپا دیتے ہیں جسکو چاہتے ہیں تو دامن میں چھپا لیتے ہیں</p> |
| <p>عاقبت تیری ہو محبت محمود بزرگان حرم پیروم رشد بھی خصوصاً یہ دے عادی تے ہیں</p> | <p></p> |

فصل ششم در بیان
مقام و منزلت حضرت
«دریغ داد»
فصل هفتم در بیان
ذات محبوب

بسیا اوقات در حالات فنا با شتم بذکر تو
فراموشتم شده مادون نذر کرد و از اگر و مذکور
سرمو خشک اگر مانده و غسل است و در هر طایفه
خداوند آنچه خواهد شد خدا خود عالم الغیب است
غزالان حرم را قید در دام محبت کهن
و دام باد و عجبان را که قدر ماند استند

نمی آید ز من یارب بجز لاله و آلا هو
چه بحر وحدت است یارب غرق هست قاف
هین دان حبس را که بنا پاک است همه بدو
درین سال رحمان مبنی چه خواهد کرد آخر هو
بزر و زغر و نفس نه آید صید این آهو
ازین مانند یرب زارم سفر در پیش آهو

شکایت نیست از یاران که در حلقه نمی آیند
ندیدند خلق محمود را رفتند حارس را کم سو

سبز لاف و گل رخسار مجبوی پھنسا دل کو
گنبد یار میں ایسا پھنسا نا چاہے دل کو
گلستانِ حرم کے آج کیا خندان گل بوس
غزالانِ حرم کا صید گر پاتا ہے ای صیّا
تصدق ہو تو ایسے کا کہ جو ہو عاشق کعبہ
ہنیں ہے دور وہ کعبہ تیر شاہِ رگ سے ہے نزد
فرض ہے باندہ ناعرفہ اور احرام طواف کعبہ
نہ جب تک سترائے حاج کھلے احرام نہ ہیں
فدا کر مال جان اپنا کہ جو ہو عاشقِ مسکین
دعا ہے یومِ عاشورہ گو یا منتقلِ جنت کی
عمر ہو پیرِ میر کی زیادہ ایک سو سے بھی

کہ پھر بار دیگر ہرگز خلاصی نہ ہو بس دل کو
دل آہور سیدہ کا مراد لب حاصل ہو
رہے سر سبز بہ باغِ جنان یارب زایل ہو
تو پھر میدانِ عرفہ میں ملیگا تجھ نہ کابل ہو
تجھے کیا قدر کہی نہیں تو عاشقِ کامل ہو
یہی ہے وقتِ فرصت کا یلم حل نہ کابل ہو
فج کر نفسِ ذنبہ کو کہ پھر ج تیرا حاصل ہو
کرے نگارِ شیطان کو ہر واجب کیسہ پائل کو
ذرا تو قدر کر عالم نہ اتنا منکرِ حائل ہو
فتح ہے بابِ کعبہ کا اس ہے جو کہ داخل ہو
کہ مرشد شاہِ مسکین بن قطبِ کامل وائل ہو

سخت است
فرموده اند که کلام من در حق
مقتضای حق و کمال حق است
حقا که کمال حق است
که چنانچه از حق و کمال حق
سجای از حق و کمال حق
در حق است

اسی بادخزان آفات دنیا سے نگاہ رکھتا
دل محمود و فنا رکھل پہ بان ہرگز نہ مائل ہو

دکھا دے اے یوسف تو دیدار کو
نگاہ تو جھ کر متنع اٹھا کو
تو ناظر ہے ادس کا وہ ناظر تیرا
سبا داکرے نارفیق راز فاش
متنا ہے بے داؤد اور سینہ
نظرین تہین میرے سکین سوا
امانت ہے چالیں برعون کی کج
یہی سمجھا تھا تو ز ظلمات ہے
صفت ہو عفو کی تو وہ ہے کریم
لے آیا ہوں مایہ نفیس و عجیب
ہے نور حبیب محمد میرا
سن تیرا سو ہے آہہ ہجری کا اب
غنیمت شہر دور محمود ہے

ذرا پوچھ اپنے تو میرا رکو
ذرا دیکھ لے عاشق زار کو
پھیلا دل میں اپنے تو اسرار کو
نہیں مصلحت وقت اظہار کو
لب لعل شیرین شکر خوار کو
غنی دل خدا بیچ خریدار کو
سپرد کرنا چاہتا طلب گار کو
طبع دنیوی تو ز زنا رکو
بخش یہ امانت تو دیندار کو
لیجا تاکھلے ہاتھ بازار کو پتہ پتہ
دعا دے تو اپنے بر خور دار کو
کیا کرتا ہے اس سال گل خار کو
دعا نیک کو دے نہ محنت دار کو

سلامت رہو پیار سکین شاہ
دعا کرتا محمد و مددگار کو پتہ

حق روشہ قدس حضرت کا کتب دکھا تا دیکھیں تو
کسی کی گئی یہ ہنہ گناہ احمد اقممت دانیب

یا اوسکی تہنا میں بکھو درگور رسلا تا دیکھیں تو
کیا اوسکی تہنا میں بکھو دنیا اٹھا تا دیکھیں تو

در حین سگاریان
 حاجی آدم سبکرمع
 و فضل خانیان بود
 خدمت علامه فاضل
 صاحب ادوار امام
 بابائی خود را فانی
 را قید و تشنه تقاضای
 خود و ملت فرمود در
 و خالقیتی سی دیوین
 صوفیایان سرور
 فقه و حدیث و کلام
 فروع و فروع و فروع
 نسبت است و سرور
 چنانکه نیاز و فضل و عجب
 است

یک قطره پے گروثر کا پتر شنه نہو تا بید
 خوشبو ہے اگر چه طعنه شیر لیکن ہو برابر کب ہمسر
 کیا خوف کا اوسکود و رخ کا جو سر ہو آئے مزم کا
 جسد کو مدینہ پہونچو نگا خیرات کرو گناہ پرتہا درود
 کیسی ہی محبت کیسین اس میرے نبی ہاشم کو
 ناپاک گناہوں کے ہوں اب آجیارت ہر کس جا
 دیدار کا تیرے ہو ہو کا محمود غریب مسافر
 سن تیرا سوچو جی کا چلا اور قرض ہی کیسو چا

وہ آجیات مدینہ کا کب خضر ملتا تا دیکھین تو
 بو خاک مبارک روضہ کی کب ہو سونگہا تا دیکھین تو
 دیدار شہود کی کب ہو کھو کھا تا دیکھین تو
 بس اپنے معلم سے ہو کس دن وہ ملتا تا دیکھین تو
 خرمادینہ مسکین سے کب ہو کھو کھا تا دیکھین تو
 اس نہر مدینہ ہنلا کون پاکہ کرا تا دیکھین تو
 بعد رو و ہجرت مدت کس روز نہا تا دیکھین تو
 اس سال روان میں محمود کون ہو لجا تا دیکھین تو

ہو ملول حیات کیکن شاہ کیا فکر ہے تجھ کو مجھو دا
 شیخ نظر تو جس سے ہو کس دن ملتا تا دیکھین تو

شہود یار سے دیدہ میرا ستورست کیجو
 سبق دے سخن واقرب کا انا و نفس زایل ہو
 یہ جن یوسف مصری نہ تو بہ مثل آدم کے
 مجھے کیا کام ہے فریاد اور شیریں سی کیا مطلب
 یہ گرمی عشق کی یارب قیامت تک رہو باقی
 غمت ہو تو تیری ہو اور الفت ہو تو تیری ہو
 کیا آزاد جب تو قید دنیا سے ہمیں یارب
 یہ نسبت تار آمد رفت سے ہے قوت ایمان
 ارب واجب کیا حسن ظن اگر سالک ہو یا مجدد

کھلی چشم بصیرت جب اس سے پھر کو رست
 اتنا عشق محبت کو سر و کا نور مست کیجو
 مقام خلعت ابراہیم سے اب ادورست کیجو
 تلاطم موج دریا عشق احمد شورست کیجو
 اتنا عشق محبت کو سر و کا نور مست کیجو
 میرے دل کو اب خطرہ غیر سے محفوظ رست کیجو
 گناہ گاروں اب دوزخ کے تین ہو رست کیجو
 تو نے جب تارا ایمان کا اداسے مغفورست کیجو
 تن و جان بے جاہ سے اب شہورست کیجو

| | |
|---|---|
| جو تم حکم کئے ہو ہے حکم وہ خدا کا اوشکے صحابہ سارے بین فلک کے ستار کر بل کی جود میں پر حضرت امام ادر | اس حکم پر بکا ہو جو کوئی کہ عاشقین ہو دشمن اگر ہوا ذکا بیشک وہ طالبین ہو خجر سے جس شقی نے مارا وہ طالبین ہو |
| پڑ کر درود محمد ہو دگر ختم یہ قصیدہ عاشق ہو پیر سکین راہ دان و راہ بین ہو | |
| جبریل کا مکان تھا جو سدر منتهی ہے محتاج کی جو شب تھی تھی فوج سب ملک کی ہر ایک نبی ولی کے ساتی ہو تم محمد بندہ ہے تیرا محمود اوسکا ہے تو ہی مقصود مشہور ہے ذکر مولا من کل شیء اولی ہو معتقد تو دل سے پیران نقش بند کا سب دوستان حق سے رکھتے عقدا دچا تو بہ میں کر تو چستی کب تک غرور مستی مان باپ کو تو میرے بختل یحذا فضل سے ہو تم کہان اسر سکین محمود کو دیکھیں ایک لحظہ ماہودوری چاہتا ہے گرجنوری مرشد کے واسطے آیا ہے فیض دل پر ہوے نہ گرتو چہ سکین شاہ مولا | احمد کا لامکان تھا کیسے وہ جانشین ہو ہمراہ رکاب جسکے جبریل سا میں ہو مخزن ہو فیض رب کے مقصود طالبین ہو تیرے سوانہ معبود الرحم الراحمین ہو کرزد گردل میں اللہ در حلقہ ذکرین ہو ہو جا غلام او مکار در سلک خادین ہو منکر کرامت او کا از جہم منکرین ہو کر جلد تو بہ اسوقت از جملہ تابین ہو پر نور کر قبر کو مغفور و الدین ہو بے ہجر میں وہ ممکن دیدار بہاؤ الدین ہو خامان حق کے دل میں محمود جانشین ہو مرشد ملے ہیں کامل از بس کہ شاگردین ہو ہو دے اثر نہ دل پر کیسا ہی زاہدین ہو |
| محمود کی دعا ہے محمود کے خدا سے | |

محمود نام ہے جیسا دلیا ہی صالحین ہو

جیتے جی روضہ انور کو دکھایا ہم کو
حالت وجد میں جو چاک گریبان ہوا
پیر سلطان براہیم کے قربان جانا
شربت وصل پلایا تو ہی ہے ساقی میرا
من رانی و فقہ را الحق ارشاد نبی
دیدہ مجنون نے کیا دیکھا تھا جمال لیلی
جبکہ دیکھا کف پانقش وہ قصویٰ رسول
اثر عشق کف پائے محمد نے میرے
دل محمود پہ جب نظر کئے مسکین شاہ

شکر ہے لاکھ مدین میں بلایا ہم کو
صحن مسجد میں وہ نبوی کے لٹایا ہم کو
چوڑ شاہی بلخ شوق دلایا ہم کو
آتش عشق محبت نے جلا دیا ہم کو
عالم رویا میں دیدار دکھایا ہم کو
ہوا مجنون سو وہ مجنون بنایا ہم کو
نا تہ صبا کے تین یاد دلایا ہم کو
سنگ دل نرم کیا موم بنایا ہم کو
وہی تاثیر وہ جذبہ نے ملا دیا ہم کو

یاشاہ خواجہ سرا سنے قصیدہ محمد

مرحبا چنومیاں سب سے کرایا ہم کو

ہے یہ ارشاد نبی جس نے زیارت کی میری
جگہ کیا پاک ہوا یا زیارت کو میرے
جگہ کیا جو نہ زیارت کیا اگر میری
خاص ہے اس کو شفاعت جو مدینہ میں
مجھ پہ واجب ہے شفاعت جو زیارت کیا
قوت و جذبہ جوانی کی ابستی نہ رہی
کیا کسی کام تو مجھ نظر شیخ عصر

میں شفیع ہونگا شاہد ہی رکھایا ہم کو
اپنے سینہ سے لگاتا ہوں تمھایا ہم کو
ظلم مجھ پر کیا وہ ایسا ڈرایا ہم کو
کیا کلام مخبر صادق نے سنایا ہم کو
کس محبت سے نبی شوق دلایا ہم کو
درد غم ہجر مدینہ نے گھلایا ہم کو
دل مضطرب تھا تڑپتا سو تمھایا ہم کو

دیوان سلمان فارسی
علی صلی اللہ علیہ وسلم
سید الشہداء علیہ السلام
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا ابوبکر صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا عمر صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا عثمان صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا علی صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا فاطمہ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا زین العابدین صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا حسین صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا یحییٰ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا یونس صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا یسوع صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا یحییٰ صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا یونس صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا یسوع صلی اللہ علیہ وسلم

| | |
|--|---|
| کیا حضور می میں قصیدہ وہ پڑایا ہم کو دہن نعل محمد نے بچایا ہم کو | رد نہیں ہوتی دعا خاص رسول اکرم کہ شیطان وہ دجال لعین کا نہ چلا |
| | نام مسکین ہے محمود خدا کو پیارا شکر ہے زمرہ مسکین میں ملا یا ہم کو |
| دم میں زلف مغنبر کے پھنسا یا ہم کو رشتہ عشق کے ریشم میں گھنٹا یا ہم کو دین کے دولہ کا خدام بنا یا ہم کو لطیف اس کے دعا مانگنا سکھا یا ہم کو بعد ایجاب قبول شاہد رکھا یا ہم کو حاج زوارین دولہ وہ بنا یا ہم کو بوسہ پیشانی پر دے سینہ لگا یا ہم کو پیروم رشد کی توجہ نے بچایا ہم کو عفو کر نفس و شیطان نے ستایا ہم کو صبر بشارت و عید کا سنا یا ہم کو یان ہزاروں سے وہ یعقوب بتایا ہم کو آج کیا مارشل پیچ کہہ لایا ہم کو خادم پیر کیا مسکین شاہ بتایا ہم کو | سنہ تھے خطبہ محبت کا حرم میں بحضور کیا ہوا عقد محبت کا محب و محبوب مرتبہ غوث ملا یا کہ مقام محبوب دہن دین کی ہین را بے بی بی ای اخی جب ہوا عقد محبت کا حرم میں بحضور شادی دنیا کی ہے دوروزہ یہ شادی ہر میرا اوستا دنجاری تھا کیا شیخ غیاث کور اہل دنیا کی ہے محبت میں فریب اور دعا آج تک ہم ہے خطا جو جو ہوئی گستاخی باداد بجنے پڑ مار و ضہ اطہر یہ سلام حسن یوسف کے ہین آشفہ زلیخا یعقوب شبل طاؤس کے کل شب کو تہا نازان و صلا نام مسکین یہ کیا خاص توجہ ہے نبی |
| | دل یہ محمود کا نازک ہے مثال شیشہ کس نے لایا اس دل کو ہلایا ہم کو |

دعا خاص
مولوی عبدالغفور
کربا علیہ السلام
از قصیدہ ربانی
مغنیہ عن غلو
ماہین محمد رفیع
کربا ان ناسان
کسی بار
نورہ در خان
دلالت سعدی
یکند و جلال

| | |
|---|--|
| <p>پارہ دل پہلوئے خود نظر باد لدار نہ دل بدہ اسے روئے ناچیز ہمت باد از آن خود روئے تاکئے کنی ہائے نفس کسب لگا از کسب دورست منزل و ز فضل نزدیک قدر نعمت بعد زایل شیوہ اہل عوام اہل خلوت را نشاد عشق حق ہرگز خیر مشکل ما مثل ہو بار یک وز شمشیر تیز مستی رندان حق از مستی دنیا جدا روئی گردود عامہ بر بیع الاول دلائے روزا دل فتح نصرت شد چراغ افلاک شد بست ششم شد بر بیع الاول و دشمنی آمدہ یک نظر شیخ مکمل کافی است از اعتقاد</p> | <p>کسب مجنون سر برہنہ خالی از دستار نہ زور پنجہ شیر حق را حاجت گفتار نہ کن اطاعت تیر خود را بر قدم اسوار نہ راہ باطن جان جانان حاجت رفتار نہ در محبان خاص نہ اندیر آہ کس غم خوار نہ اہل دنیا را چہ قدر این حوصلہ تجار نہ خواجہ با حل مشکل کرد مدد در کار نہ تن برہنہ عرف و مدت صاحب شلوار نہ لیک راز خود با اہل حلقہ اسرار نہ آہ صدافسوس کس در عاشقان ہشیار نہ کن دعا اکنون اجابت را چرا اظہار نہ در نہ صد سالہ عبادت بے عشق در کار نہ</p> |
| <p>عشق میکین عشق محمود است کن شکر الہ عاقبت محمود باد آہ کس درین جایار نہ</p> | |
| <p>مبارک ہو مبارک ہو یہ شادی اور بسم اللہ محبت دی بنی مین اور بنی مین اب خداوند محبت الہی دے جیسی دیا آدم و حوا مین رہن آغوش حضرت مین فلک سہرا کے دین بند ہا عقد محبت کا کہ جیسی گرہ ریشم کی ہے</p> | <p>جوان صالح ہے یہ دولہ معریت دو دو سالہ کہ جیسی تھی صفورا کو محبت با کلیم اللہ اول للجز مومن مین مین اول نبی آدم صلی اللہ ہے ممکن گر کہوں جیسی کو فرزند رسول اللہ یہی یوسف اور زلیخا اور سارا با اعلیٰ اللہ</p> |

در مدح و ثناء
بانی اہم و منہج
مؤخر اہم و منہج
و جہ و اہم و منہج
و جہ و اہم و منہج
و جہ و اہم و منہج
و جہ و اہم و منہج
و جہ و اہم و منہج
و جہ و اہم و منہج

عطا ہو بطریق بی بی خدیجہ یا رسول اللہ
محبت کیا ختم ہوئی عایشہ کی یا رسول اللہ
یہ بی بی آسیہ اور جہین مادری علی روح اللہ
مبارک ہو عروس خاص مقبول ولی اللہ

تجلیابی بی عصمت میں اور نوشتہ میں الفت
محبت الہی دے جیسی علی اور فاطمہ میں
و دم شہادی ہو جنت میں رسول اللہ کی ہنسی
غریق بحر وحدت تھا کہ تانت ہی ہوا الفت

فلام کترین ادنی ہے یک محمود ناندیری
کو نظر توجہ کی شہہ تسکین اب اللہ

کہے پر چوڑے دم میں محمد یا رسول اللہ
دعا مقبول ہے حجاج بر روز عید مزدیفہ
زیچ ہو دیکھ اسماعیل جو بیٹا ہے ذبیح اللہ
تیری مرضی ہو کیا کہدے اسے سمیل ذبیح اللہ
مبارک ہو یہ فد یہ جنتی آیا تھا جو ذنب
میں حاضر ملوں مجھے پاؤ گے تم صابر اب اللہ
کہا رہے حبیب میرے کہاں رہے حبیل اللہ
محمد کے میں کل محتاج زاد تم تابرج اللہ
محبت دے تو مسکین سے طلب میں پیر شاہ

فقہ ہو غیر کی لاسے اور ہوا ثبات الالہ
مبارک فخر قد ہے جمع چہ لاکہ حاجی میں
اسی ماہ مبارک میں پڑا تھا خواب ابراہیم
میں دیکھا خواب میں تم کو زنج کرنا میری شجر
مبارک ہے یہ خواب انبیاء صادق دہی ہر جان
عرض کی حکم حق لاؤ بجا جلدی سے ہے خواب
کہا برد اسلا مانا ضروری پہلا کس نے
لواء الحمد کے نیچے نبی سب ہو دیگر حاضر
خدا یا بخندے تو حاضران مجلس مسکین

الہی زطفیل اسم ابراہیم واسم اسماعیل
بخش محمود کو یا رب حق اولیاء اللہ

کہان میں راویہ بصری کہاں سلطان بادہم
بندے احرام حج آدم ناموسی کلیم اللہ

بشارت سے بشارت ہے بشارت شمس کعبہ
یہ وہ کعبہ ہے جس کعبہ کی کرتے تھے جیب تر

نہ کیوں عزت و عظمت ہو نہ کیوں کت و ہمت ہو
 زمین کے گرد و کعبہ کے تمامی حاج بیت اللہ
 مکانِ طور و قعید ہے ردِ اطلاق غرضِ اعظم پر
 دل و روح سرخ فی الطایف خمسہ عالم امر میں
 تجلی کیا ہو الباطن دلِ محمود پر ہوئے کج
 سوائے نہیں مقصود سوائے نہیں معبود
 نہ حاجتِ نعمت و اود نہ حاجتِ حسن و یوسف کی
 نگاہِ فضل و توفیری کہ ہے یہ حلقہ مسکین :

بنائے خانہ کعبہ ہے آدم اور عیسیٰ اللہ
علا ف کعبہ ہاتھوں میں زبان البیک واہ مشوق
تجلی ذات حبیب یحیون صفت موسیٰ کلیم اللہ
ولایت زیر قدم ہر ایک نبی کے سہاری عید اللہ
میان عاشق و معشوق ہے کیا اسرار ہوا
نفی ہو غیر کی ایدل کہ ہے اثبات الہ اللہ
ہو غرق نور احمد میں اس کا نام ہے جب ضر
عفو ہونے خطا میری کہ نہوں تہ ہوت کثرت

چلا اب ہاتھ سے یوسف نہ جانا قدر کیچہ محمود
الحی کیا ستایا ہے مجھے یہ نفس امارہ

نبارک ہو مبارک ہو مبارک ہو حج بیت اللہ
 خلاف کعباب مانند یمن موجود ہے محمود
 ختم قرآن کلمہ کا اور یحییٰ نذر لے جا
 قدموں کی مرشد کی تنہا ہے مجھے ارعد
 قدم اونکے دکھا جلدی کہ ہر محمود کی یہ شادی
 سنا ہوں کہ عمر اونکی ہر ایک سورٹ یا تو سال
 سلامتہ رکھہ خدا یا تو میرے محبوب کو سر پہ
 قلم لے ہاتھ بن ایدل من تیرا سو تیرا لکھہ
 ۱۲/۱۳۳۲ھ

زیارتِ روضۃ اطہر محمد رسول اللہ
 وسیلے سے یہ پردہ کے شفیق ہونے کی حبیب اللہ
 دعا ہوتی نہیں روزِ عرش شاہِ سعد اللہ
 دکھاؤ مجھ کو وہ دیدار کہ ہو جادو میں
 وصالِ دایمی ہم کو نصیب ہوئے بقایا اللہ
 قطبِ یاقوتِ یاقوتِ ہے ذاتِ پاکِ ظل اللہ
 ملا حلاجِ روزِ ودان سے جو ہو عاشقِ کعبہ
 مبارک ہو سعیدِ حافظِ تمہیں یہی ہے حقیقت اللہ

غلام گمترین بیون عین شہ مسکین کا ادنیٰ

چیرا تا آمدن
 سحر بچو را که نیکو
 تعلیم یافتند و در
 استاد که گران
 شیخ حنی بنی و حافظ
 بنی فاضل و سادات
 و اولاد را که در
 اعراض می کرد
 و دانشجو که در
 کرامت کوچه بن
 و دانشجو که در
 و دانشجو که در

| | |
|--|---|
| نصیب ہوئے تمام محمود و شفا ہو رسول اللہ | |
| یا رب ببرکت یہ قصیدہ بردہ ہے یہ مقبول خدا اور نبی اطہر بین زائد خشک سو کیا کام ہے اہل دل کو ملک الملک ہر وہ قادر یحیون منعم جب نیم سحری ہستی ہے بلخ دل پر پیر سکین کے دھاک یہ ادنیٰ تاثیر | زندہ ہو جائے تیرے نام قلب مردہ مدح خوان سیر بنی کلمہ ہے ہمیشہ زندہ رندی سرت سمجھتے ہیں وہ حال زندہ شکر کس منہ سر کوں تیرا ہوں ادنیٰ بندہ ایک ایک غنچہ شگفتہ ہو مثال خندہ دل محمود کا ایک آن میں ہو زندہ |
| غزل محمود و سناو کو تو ہر مطرب میرا خدمت احسان فی تیرے کیا بس شرمندہ | |
| الہی دکھا دے دیار مدینہ کلام الہی کی آیات سے بس کسی نے ندیکہا ہو دیوار جنت ثنا اس مدینہ کی کیا لکھ سکے کوئی مدح خود مدینہ کی کرتے تھے حضرت نزل ملا یک ہر ہر روز اس جا نہ کیوں شہر محبوب کا ہو محبوب جہان تک کہ ہیں انبیا اولیا سب دصال حقیقی ہو تک نہ چھوڑے نہ سایہ ہما کی کرے وہ تمنہ لڑ | کہ سر نہ کوہین ہم غبار مدینہ منقش ہے درو دیوار مدینہ تو دیکھے وہ جا کر حصار مدینہ ثنا خوان ہے پروردگار مدینہ قرار جہان در قرار مدینہ ہے صل علی کیا بہار مدینہ بنی نے کئے اختیار مدینہ وہ کرتے ہیں عز و وفار مدینہ بہا شک کہ ہو گئے غبار مدینہ ملے جس کو سایہ دیوار مدینہ |

| | |
|---|---|
| <p>جو مدفن ہوا در جوار مدینہ جو ہو محمودیدہ نظارہ مدینہ وہ ہن اہل دل جان شاد مدینہ ہے پر نور کیا مرغ زار مدینہ یہاں تک کہ خاک اور غبار مدینہ خیاط و تجار و بخار مدینہ ہر ایک مثل یوسف بخار مدینہ جو رکھتے ہیں لذت شہار مدینہ جو دیکھا صفا رو کبار مدینہ جو پایا ہو میں اس ویندار مدینہ</p> | <p>کسا ہوں کہ پریش نہو گی اوسکو کرین رخ نہ حورانِ خلد برین پر حقیقت مدینہ کی ہے چہر روشن قسم ہے قسم ہے قسم ہے خدا کی دو اسے شفا ہے مدینہ کی سرشت جسے دیکھو عاشق حیات النبی کا تصدق ہے اسجا پہ ہر ایک مصری کھان ایسی لذت میوہ میں کبھا نہیں ہو بصورت میں دیکھا بشکر کوئی نہیں خلق پایا میں ایسا کسی میں</p> |
| <p>زہے نخت محمود اوسکے کہ بس جو بجئے اور مرے درد بار مدینہ</p> | |
| <p>کیا زبانی سے شرم وصل ہوئی عسریانی تین عوبانی سے اقرب نہیں صورت معنی فرض ہے ستراب خیزدن بولائے بجانی حالت جذب کے ہاں یار ملے آسانی بس خجالت عرق ریز ہو پانی پانی آتش فتنہ بجھا کر تو مہت یارِ حبانی منکشف ہو تانہ جو تن سے تو نہ لانا ثانی</p> | <p>سر سے پاک تجھے دیکھوں جیسے یوسف ثانی ذات بیچون سے ہے کام صفت ہر جامہ نظر جامہ پر ہے غیر ذمکی نامحرم صاف کہتا ہوں تو ہوتا ہے میرا زخفا عقل کرتی ہے کرے فہم کیا راز عاشق دل سے باتان کر عو ظاہر میں نہ لبت لون غیر کا آنا ہے اطلاق اگر ہو جب اس</p> |

دی البی صاحب
مجازہ دیبک
راہوار شاہزادہ
کلیات متداولہ
پیشکش

ذات سے کب ہو جد پاک ہر درہ روحانی
عقل دینی ہو جسے او سکو کھئے انسانی
بے فرشتوں کی غزا ذکر تیرا سبحانی
روح حیوانی کو نسبت ہے کیا روح انسانی
تری تصویر کی مشتاق ہر نقش ثانی
یا وحی خوب سے لے پند تواز خاقانی

نہیں ہوتی ہے جد ادست سزا گشت شہید
خیار و شرین نہو حکو تین ہے نادان
دکھو میرے ہے تمنا کہ ہو دیدار نصیب
کار پاکان نکر اپنے پر خیال اسے جاہل
دکھو میرے ہے تمنا کہ ہو دیدار نصیب
خانہ دل میرا آبا دہو سکیں شاہ سے

سن تیرا سو ہوا سال روان بہشت محمود
غمض لعل ہوئی آہ اور نہ گئی نادانی

یوم عاشورہ کی محمود کو فرصت ملی
آہ تبرک و تباشیر دجلیبی نہ ملی
پیر منظر میرے جانان سے کیا نسبت ملی
بس تمنا میں رہا تو بہ خالص نہ ملی
شہوت نفس ہر غالب آہ اطاعت نہ ملی
منگش پیر پر ہے تو بہ خالص نہ ملی
اس گل سرخ پر کیا باد صبا سی نہ چلی

ختم قرآن تھا اور ذکر حسین ابن علی
یوم عاشورہ کے جو فیض سے محروم رہا
نفع دنیا کس لئے کیا ہے یہ انا جانا
یوم عاشورہ کی ہے آہ کیا تو بہ خالص
مثل نقارہ کے آواز ہے باطن خالی
ہے بجان کہ مرید آیا ہے تو بہ کرتے
غنجہ دل کو کیا بند نہ کھلنے پایا

دستگیری کرو اسے پیر سکیں شاہ
طفل بازی ہے یہ محمود کو نعمت نہ ملی

اٹھ جائیگی دنیا سے اب ظلمات کی
پروانہ رہی مال وطن زن و پسر کی

انماز ہوئی چاندنی اسلام بدر کی
جس کی توجہ ہوئی اس شیخ عصر کی

دولہا بنا جس دن سے میرا احمد پیارا
 ہوا مشرق مکہ سے طلوع ہر نبوت
 جو ذرہ کہ فانی ہوا اور شید فلک میں
 جو دل کہ جلا عشق و محبت میں خدا کے
 احمد شفیع جسکا ہوا چہرہ اسکو ہے غم کیا
 ہر صدی میں ہوتا ہے یہ امت میں مجدد
 معراج نماز مومنین ہر روز ہے پنج وقت
 ایمان ~~مسلمان~~ ~~پیشانی~~ ~~عام~~
 اسے مطرب خوش غن سارا گ اذان کا
 ہوتا ہے اب آغاز دوم سال محرم
 یاد آ گیا اب سال گذشتہ وہ مدینہ
 سن تیرہ سو پرایک ہوا ذی حجہ آخر
 بس داغ غلامی کا کہ ہوں اسبت احمد

باقی نہ رہی جانتے ذرا خوف خطر کی
 روشن ہوئی دنیا کی زمین جسے نظر کی
 حاجت نہ رہی اسکو سفر اور حضر کی
 کیا اسکو جلا دیگی بھلا نارسر کی
 کیا فکر ہے دنیا و دن اور سختی حشر کی
 تاثیر ہے اب چودہ دین میں کبھی نظر کی
 مغرب ہوا فجر عصر راز و ظہر کی پڑ
 مقبول دعا ہوگی محسود فجر کی پڑ
 شادی ہے عینہ ~~نہ~~ ~~یاد~~ ~~آئی~~ ~~ہو~~ ~~گی~~
 کیا یوم وہ عاشورہ سینا نے صبر کی
 دن پیر کے عاشورہ وصال میان نظر کی
 کیا سیف یہ قاطع ہے زبان اہل ذکر کی
 ہے عرش پر سراپا ستر اوار فجر کی

ہوں خادم مسکین شاہ مین کمترین دینی
 محمود وہ مقبول ہے جسے کہ شکر کی

چشمے مستعجب از آفت و آری عجیبے
 طاق ابرو سے تو قبلہ و من سر بسجود
 گشت چون شمع و عشق منے حالت میں
 پہر قلم چون کشت تیغ شوم سر بسجود

جی پرستی عجیبے قننہ طراز سے عجیبے
 چشم بد دور کہ ہستم یہ نماز سے عجیبے
 جان کیوری عجیبے من بکذازی عجیبے
 ادنیازی عجیبے من بہ نیاز سے عجیبے

و کجی میں حضرت
 مانتا ہوا حضرت
 سجادہ نشین خاندانہ
 حضرت نذر انظر
 جانا شہید رحمت اللہ
 علیہ تعالیٰ بقیہ رحمت
 و برکات
 ارشاد حضرت
 تعالیٰ کا مقبول

| | |
|--|---|
| دقت لبیل شدیم آب بنوشانند مرا سرخ لبیل شدیم کس نہ کستد ماتم من دقت مشکل تو توجہ یکیں اسے خواجہ بزرگ خوشی الدین مدد کن کہ چہازی رفتند آہ رست کہ از ان پردل پیران بارد باش در دیش حفتن مثل قلندر آزاد بہ سبب جذب حقیقی نہ رسد طالب بست و مفتوح شدہ ذی کجی بہ سو کرنا ندر پہلو بہ پهلوی شاہ لور است شاہ سکین کجا پس رکمل امروز | مہربانی عجبی بندہ نوازی عجبی عشق محمود عجبی حسن ایازی عجبی دقت تنگ است سقر در درازی عجبی جوش دریا عجبی سیر جہازی عجبی منشا فیض عجبی عجز و نیاز عجبی دست کوتاہ عجبی پاس درازی عجبی نزدتان عجبی عشق نجہازی عجبی حال درین جہان عجبی نہ نوازی عجبی چشم مازن عجبی نظر نوازی عجبی نغمہ اکسیر عجبی نغمہ د سازی عجبی |
|--|---|

نسبت شاہ و سکین چہ نسبت خاص است

خواب محمود عجبی را و نیاز عجبی

| | |
|--|--|
| رقتی تجلی چکی تہی کیا اس غیور کی پے گندم کے ایک دانے آدم کو کیا طوفان نوح میں کیا نیم سم فرض ہوا ایک پرتو تجلی کی موسیٰ نہ تاب لائے کوہ طور جلگیا تھا تجلی سے ایکبار محمود یار دہ ہے دری الوری حبیب جس جاکر وصل ہے تو نہیں قرب اولیٰ | جو خاک سرمہ ہوگی اشس کوہ طور کی لاکھوں گناہ مٹائی تجلی غفور کی کیا خاصیت ہے خاک میں آب طہور کی نور حبیب کی کشتی نے کیا عبور کی ہر روز نشان بیان ہے نئی جل نور کی چہوڑیہ محبت فانی اناث و ذکور کی مال ہے کب محبت کو منزل یہہ ددر کی |
|--|--|

چلتی ہے جب ہوا یہ محبت کے زور سے
خاصان حق کو گرج ہے دیدار وقت نقد

نسبت مجھ لے جیسی تنگ اور دور کی
یاں انتظاری عام کو ہے نفسخ صود کی

قربان اپنے پیسہ کا محمود ہوسدا
کیا بالطنی یہ نظر تو جہ ہے دور کی

ہلی کی کو آسمان سے اترتا تھا مایہ
خوان کرم رکھا ہے یہ امت میں تاختر
ہے نور آفتاب کاروشن مثال دن
تیر برس عشق مجاری میں ہوں پھنسا
چالیس برس ہو گئے ہو کر مرید شیخ
بھر کرم میں غوطہ زنی ہے اور موج فضل
دریا و غم میں اوزح کی کشتی پناہ ہے
بارہ ہزار جلی حرم میں ہیں رنگ بزرگ
بعضی جلی میں سوینے بعضی ہیں چاندی
فارحہ سے مکہ میں اور جلی بونیرس
کیا ہے مقام سرسری موسیٰ کا عاشقی
تابع خضر کے ہو گئے موسیٰ کلیم کیا
جب دیکھتا ہوں چشمہ زمزم کا درحرم
خاصان حق دیکھ دیدہ بصیرت سے ہر یقین
جب تک قنادنا م نہ ہو ذکر ہو کرے

پھر اٹھ گیا فلک پر جہامت مستور کی
خاصوں کے تین کیا حاجت مار بنو کی
شب پر کی ناکہ کھلتی نہیں کسے کو کی
کٹ جائے رگ یہ شہوت نفس غور کی
اتک نہ آگئی ہوی دل کیا حضور کی
کیا خواجہ نقشبند کی روح نے مدد کی
خواجہ خضر نے کبھی مدد سے عبور کی
عقد ثین میں شیخ خضر نے مذکور کی
لیکن نظر سے عام کے اخفی مستور کی
تاثیر جا کے دیکھ لے اب جیل شور کی
اخفی میں دایمی ہے تجلی حضور کی
شان الوالعزم نے نہ ذرا ظہور کی
آتی ہے مجھ کو بے شراب لہو کی
پر شک شبہ خودی تیری بجھے دور کی
بعد از فنا باقی ہے وہ ذات مذکور کی

ہوتا اگر زمانہ خواجہ عجب دوان پڑا
لذبت نہ ہوتی وارانا الحق منہ دور کی

محمود کیا جہا ہے وہ مسکین کیا زب سے
کیا گفتگو فامین یہی ہے قرب دور کی

تیزی کر گئی نار کیا نرو و جھیل پڑا
جس جلتے نور پاک محمد نے کی قرار
محبوب ساتھ ہے تو نہیں خوف فارار
کیا خوف ہے نزع و قبر او حشر کا
چالیس دن رہا تیرے درد ذوق میں
مفقود تھے ہے یہی ہوا حاتمہ بخیر
وہ حج اکبر ہے کہ جس حج میں پیہر ہو
کتر غلام ادنیٰ ہے شرمندہ رویہ
فیض نظر سے دور ہوں یا پیر المدد
کیا اسم یا سہمی بن خیرات دین واہ
پڑہ فاتحہ بنام شایخ بردر عس پڑا

بس کرتا یک پشہ سزا ہے غرور کی
تیزی کر گئی نار کیا نرو و جھیل پڑا
تاثیر جا کے دیکھ لے اب جیل شور کی
نعت پیلگی ایسی کہ جیسا صبور کی پڑا
احرام بندہ کے مردہ ہوا آہ نہ شور کی
محمود ہے امید بہن غفور تصور کی
ہوتی ہے کیا تجبلی اسم غفور کی
طلحات سے کمال تجبلی ہو نور کی
باقی عمر تنہا غلامی حضور کی پڑا
الولد سرا بیہ لے ایسی ظہور کی
خوش ہوگی تجھے روح سیال قبول کی

لوشہ دعا پیر کا محمود ساتھ ہے
کیا خوف گر بلاتے ہی سمعہ دور کی

بجلی نے آکے چوٹی تہی قدموں کو سر کے
عاشق کے تین جلا نایہ برقی کا کام
ماہ جب تھا یوم ربیعہ وقت طہر کا
یاد آگئی کرامت مقام دروڑ کی
معشوق کا تار موند جلا کیا شعور کی
سن تیرا سو میں ایک تھا کم جیل طور کی

| | |
|---|--|
| صد ہا کر امتون کو میں دیکھا ہوں پیر کے دوٹھل کھیلے تھے جب حافظ تھا خدا خمر لطایف تحت قدم میں بین الواعزم نزدیک تیرے باغ جنان میں فلک اوپر دنیا نہیں ہے جاے قرار ہے فرار کی تیرے فضل سے جیتے ہیں ہم عاصیان خدا کیا شکر تیرا ہم سے ادا ہو سکے خدا کرتی نہیں ہے رد فضا کو گرد و عا ظلمات چاہ پروردگار ہو گیا روشن فانی ہو پیر میں کہ گویا شیر اور شکر نعلین تن کے چمڑکی بھی گر کر دن بجا | حاجت ہے کیا قلم و سیاہی سطور کی چھتر سے کسے بچے کی از نگلی کو چو کی اخفی الطیف شان ہے جامع حضور کی اقدام تحت مان کے ہے جاے سرور کی یہ بات صحیحان جو سافر ملے غور کی تا بعل کی ہم کو نہیں جبکہ غور کی جو جو بلا کہ اتی لہجہ ہم سے دور کی رحمت تیری فلک کے کیا دل پر صدور کی یوسف کے ساتھ پیاہ نہ غلمان حور کی کام آدگی شفاعت اہل حضور کی کیا قدر دانی ہوگی وہ صدر الصدور کی |
|---|--|

کر را بطہ تو پیر کا مسودہ در شب
ملتی ہے کیا توجہ میں لذت حضور کی

| | |
|--|--|
| سلاطین سلطانی مقدس قطب ربانی نیوت تیرے گھر کی پر رسالت تیر گھر کی | بلا شک غوث محمدانی محی الدین جیلانی سیادت تیرے گھر کی ہر شہادت تیر گھر کی |
|--|--|

مرد پھر کیوں نہیں کرتا میرے محبوب بھائی

| | |
|--|--|
| خدا نے تجھ کو جو قرب عطا کی ہے وہ ہر ظاہر خدا نے تجھ کو جو قرب عطا کی ہے وہ ہر ظاہر | خدا نے تجھ کو جو قرب عطا کی ہے وہ ہر ظاہر خدا نے تجھ کو جو قرب عطا کی ہے وہ ہر ظاہر |
|--|--|

سبب کیا ہے نگاہ رحمت میں کرتے ہو جھکا

| | |
|--|--|
| تیرے نزدیک دلو کو ترا نا کچھ نہیں بٹھل | تیرے نزدیک مرقو کو کچھ پانا کچھ نہیں بٹھل |
| تیرے نزدیک مردو کو جلانا کچھ نہیں بٹھل | تو ثابت ہے کہ جو مانگو دلانا کچھ نہیں بٹھل |
| پھر اتنی دیر کیوں ہے یا اعلیٰ شیر خانی | |
| یار مطلب ہے آئے میں یہ عرصہ کا سب کیا ہو | مرامد ہر آئے میں یہ عرصہ کا سب کیا ہو |
| سری حاجت برائیں یہ عرصہ کا سب کیا ہو | سری مسرت ہر آئے میں یہ عرصہ کا سب کیا ہو |
| مدد کر میری اللہ اس پر یا فوق ہرانی | |
| شرافت تیری گہری ہے نجابت تیرے گہری ہو | سخاوت تیری گہری ہے نجابت تیرے گہری ہو |
| سیادت تیری گہری ہے شہادت تیرے گہری ہو | ولایت تیری گہری ہے کرامت تیرے گہری ہو |
| چہا نا کیوں کر است کو میر مستحق ہانی | |
| تضامیر کار کو کرنا کسی سے ہو نہیں سکتا | غرض فیما القلم کرنا کسی سے ہو نہیں سکتا |
| یہ ناز و شوخ کا کرنا کسی سے ہو نہیں سکتا | یہ عجز و ناز اس ڈھب کا کسی سے ہو نہیں سکتا |
| لو قادر ہے تجھ معلوم ہے یہ راز سجانی | |
| دعا کرنا تمہارا کام دعا سے ہر ہیں آرام | تہن لایق ہے رب الہام غنا ہو ہیں العلم |
| حکومت قریے گہری ہو ریاست تیرے گہری ہو | عدالت تیرے گہری ہے دیانت تیرے گہری ہو |
| ضمانت کیوں نہیں لینا سری یا تو صدائی | |
| نمنا ہو جسے اولاد او سے اولاد دیدینا | نمنا ہو جسے عید او سے عید او دیدینا |
| نمنا ہو جسے دنیا او سے یہ دنیا دیدینا | نمنا ہو جسے عقبی او سے عقبی یہ دیدینا |
| لے جمو کو مسکین شاہ محبوب سجانی | |

| | |
|--------------------------------|----------------------------|
| عشق دل کو لگا دیا کس نے | مجھے مجنون بنا دیا کس نے |
| چشم پیلے ہریا زینجا ہے | سورہ یوسف سنا دیا کس نے |
| ربا بارہ برس مجازی عشق | وصل عریان کر دیا کس نے |
| عکس یوسف بن ہو گیا مجنون | اصل یوسف چہا دیا کس نے |
| کل تھا آغوش میں حبیب مرا | آج کے دن جدا کیا کس نے |
| اے فلک میں ابھی تو خستہ تھا | منستے منستے زولا دیا کس نے |
| میں تو نازید میں تہا خانہ نشین | دشت ویران چلا دیا کس نے |
| الحذر الحذر یہ دنیا سے | شوق دنیا لگا دیا کس نے |

نام پیری سے شرم آتی ہے
نام محمود لکھا دیا کس نے

| | |
|-----------------------------|-----------------------------|
| دل مردہ جلا دیا کس نے | پردہ غفلت اٹھا دیا کس نے |
| یار کر دینا تھا کیا بے پردہ | سقف حجرہ چہا دیا کس نے |
| چار دن دروازہ کل کھلے حجرہ | چار پٹ در لگا دیا کس نے |
| ایک ساعت تھی صحبت یوسف | آہ یوسف جدا کیا کس نے |
| یوسف مصری کا وطن کنعان | بہائی جان اب بہلا دیا کس نے |
| وطن اصلی ہے روح کا مکہ | دل محمود جدا کیا کس نے |
| صبح صادق کی تھی دعا مقبل | یہ تو جبریل جلا دیا کس نے |
| کچھ نہ حکمت ہے پردہ دارچی | دل یہ الفکار دیا کس نے |
| یار یحیون ہوا ہے ہم آغوش | یار حبیبی جدا کیا کس نے |

| | |
|---|---|
| <p>شب قدر ہے یا ہے شب معراج مل محمود و کبھادیا کس نے اہل ناندیڑ نے نہ پہچانا</p> | <p>آہ شب وصل سلا دیا کس نے مثل وحشی بنا دیا کس نے سنگ دل کیا کر دیا کس نے</p> |
| <p>حال محمود کے کیا ہوئے منکر شغل دنیا کر دیا کس نے</p> | |
| <p>گناہ سب عفو ہو ہمارے تمہارے ہوئی گم تھی جو چیز سواب ملی ہے ہے آزار در ویش آزار اپنا نقطہ ہر ہو ہوئے اور تیغ لا لکھا ہے حقی و شافی مالک و حبلی کر دیا رہوین اور پڑ ہو فاختہ سب کر تو یہ تابع ہو سنت جماعت خدا دین احمد کا ہے خود نگہبان</p> | <p>طفیل محمد نبی ہیں ہمارے ہے شکر خدا جو ملے حق کے پیارے اگر ہے شبہ دیکھہ کیا ہو نکو سارے قائم ہوئے ہیں دشمن دین سارے یہ چاروں ملاموں نے دیکھو سد ہار مدد کرتے ہیں سب یہ پیران ہمارے جو کہتے ہیں جمہور علیٰ ہمارے ہیں علماء اہل سنت ظالم کے ستارے</p> |
| <p>ہے مسکین شاہ پیر محمود کے سر پر اٹھ سے کیا ہے غم گر مخالف ہوں سارے</p> | |
| <p>ایک پھر یار آتا جاتا ہے ذوق اور شوق سوزش سینہ سوزش سینہ کم ہو یک سخت قلب و قالب میں فیض جاری ہے</p> | <p>دوئی آگ عشق کی بڑاتا ہے بس جدائی میں بہہ کرات ہے سینہ سینہ سوجب ملا تھا یہ منہ کب زیاں پرتا ہے</p> |

| | |
|--|---|
| <p>سینہ محمود سے جو ملا تا ہے برہنہ یار نظر آتا ہے جامہ تن میں نہیں ساتا ہے</p> | <p>قریب زن میں یہ نہیں لذت یہ لباس دلی کو کر دے چا ایسی لذت ہے ہرین ہوین</p> |
| <p>عشق آدے نہر گناہ کبیر فضل محمود یہ بچاتا ہے</p> | |
| <p>ایک ساعت جو آتا جاتا ہے ہاتھ سینہ پر تپ پھرتا ہے ستر عاشق کا کیا چھپاتا ہے اپنے عاشق کو جب رلاتا ہے دل خوش ہونے سے فیض آتا ہے حال آتا ہے جذبہ لاتا ہے دل محمود میں جوش آتا ہے</p> | <p>حسن یار اپنا جب دکھاتا ہے درد عشق کے کہ جب آہ ہے لگانہ شرع کا خلوت میں رحم کرتا ہے جب وہ جانا نہ سکی قسمت میں ہے دعا فقیر عشق آدے نہ آدے سنی کیا سینہ بے کینہ ہے تیرا صافی</p> |
| <p>ہے شراب محبت سینہ میں کیون میں محمود کو پلاتا ہے</p> | |
| <p>عرش پہنچا تھا جوس برہنہ ہی نعلین ہے نخن اقرب کا اشارہ تاب اور توہین ہے صبر کر خیر روز اسے دل اتنا کیون چھین ہے بس افاحت پیر و مرشد خوبی دارین ہے کیا برات عاشقان کی رین ہے</p> | <p>خاک نعلین مبارک سر نہ عین ہے نفس مارہ ہے کافر تیغ لاسے ہو قتل ایک دن میں فیض ملتا ہے برس کا فصل ایک چلہ سے مقابل برس میں چالیں کے نصف شعبان کی دعا محمود سے</p> |

عاشق مسکین کا تعویذ ہے ڈا | محبت مسکین نعمت دارین ہے

بخت ہے محمود اس کا جس کو ہر نسبت فرا
ساعت دید او مرشد حاصل کو نین ہر

آغوش میں ہر شب کیا بہلا یا نہیں ہر
جو عشق و محبت میں ذبح ہو دے ہر جان
جو قتل ہو راہ خدا میں اُسے غم نہ کیا
کو رنج و مصیبت میں صبر خانہ نشین ہو
ستار نے ستاری کیا عجب کی جیکے
عاشق ہے جسے طاقت گفتار نہیں ہر
مشتوق کے کیا ماتمہ میں تلوار نہیں ہر
زندہ ہے ابد حاجت گفتار نہیں ہے
جس جائے کہ گل ہے کیا دیا خار نہیں ہر
اب کہوں اے عجب نیک سزاوار نہیں ہر

ایک نظر تو بہت مسکین کی بس ہے
ناڈیر میں محمود کوئی غم خوان نہیں ہر

کلمہ پڑھا ایک بار وہ کفار نہیں ہے
امت ہے گنہ گار محمد بن شفیع بس
سرکار محمد کا یہ تانوں جدا ہے
گر لاکھ گناہ ہوئیں مثال کف دیا
گم ہوتا نہ یہ نور حبیب میرے کا نہیں
ہے قرۃ العین حسن اور حسنا
تو بہ کیا جس نے وہ گناہ گار نہیں ہے
کیا عفو گناہوں کو وہ غفاری نہیں ہے
شرمندہ گناہوں سے ہو وہ خواہش نہیں
گر جب بنی ہو تو جسم دار نہیں ہے
خالی ہے یہ ناڈیر کوئی دلدار نہیں ہے
کیا اپنے نواسوں کا نبی پیار نہیں ہے

کیا قدر کرینے قبرے محمود نظم کی
جو شیخ عصمتیر احب دیا نہیں ہے

دنیا میں ان آنکھوں سے تو دیدار نہیں ہر
کیا حشر میں دیدار کا ۱۲۱۲ نہیں ہر

دیدار ملے بعد تمنا رہی پس کیا
دیدار کا ہے عام کو وعدہ تو میری بعد
میرہ خواب ہے محمود کا محمود اسے یوسف
تاریخ ہے دسویں شب عاشورہ محرم

کیا زنت باطن ہے کیا اسرار نہیں
خاکوں کے تئیں میں نے کیا دیدار نہیں
آج یوسف دروہ باقانا نہیں مانتیں
سین تیرہ سو کیا آت میں گئی یا نہیں

میت دیکھ حقاقت سے کہ سکیں مجھ کو
نسبت نہیں کیا اوسکا کوئی سر را نہیں

محبت میں جو گدے محنت نہیں
میں تشنہ ہوں دیدار کا تیرے یوسف
نہ جانے قدر یوسف مصر بہائی
خربار یوسف ہوئی تھی ضیف صفر
پلاسیا شربت شہر و شکر
مریض عشق کا ہوں دوا دے وصل
جے دیکھا بھجائے یہ سہ یار صنی
کیا وقت عزیز اپنا الیف قاطع
دعا روز عاشورہ ہو تے نہیں ارد
قیموں کے سر پر رکھو ماتہ اپنا
ہے یہ نور عین حب محمد

کون بات دل کی تو دست نہیں
مزد شہر مصری کا شربت نہیں
درم باج کہوٹے کی قیمت نہیں
متاع ایک پسٹی کیا قیمت نہیں
بے یوسف مصری حاجت نہیں
شغل و نیوی میں کیا حاجت نہیں
کیا محمود یہم بحر وحدت نہیں
لہو اور لب میں کیا ذلت نہیں
محبت کا رونا و رقت نہیں
لہانا کیا سین کو عزت نہیں
کیا سنہین سے چمکو آفت نہیں

اگرچہ ہے زنت صبر و پائیدار
کیا سکیں سے سکیں کو قوت نہیں

| | |
|---|---|
| مکہ میں ہر جبل کے غلی طور پر جس جبل پر گئے قدم ایکابی مکروسی نے جالادی بھی بہتر انگو جبل احد کی شامیں حضرت یونہا ماشتق مرا ہے اورین مشرق اسکا ہون شق صدر ہوا تہا بنی کامرے وہا شق القمر ہوا تہا کیا جبل قیس پر جب دیکھتا ہوں بہتر زفرم کا دھرم جیہا ہی شق کعبہ کا زمرم صلال ہر اب اسرا لوجہ ہے سکین شاہ کا | غار سرد اورین ہی وہین جبل نور ہر سردار جبل ہو گیا کیا جبل نور ہر کھاٹا تھا سانپ صدیق کو کیا بیور ہر کیا تیز علم ہے کیا شعور ہر وہ جبل جنتی ہے گویا کہ وہ طور ہر آیت تہا سورہ اقرار نبوت ظہور ہر آتا نظر ہے کعبہ کا چہرہ کیا نور ہر آتی کیا بوسے چھو شراب ظہور ہر ہاں یہ شراب دینا مرام و لغور ہر باطن سے ہے قریب اور ظاہر دور ہر |
|---|---|

محمود یار وہ ہے درار اور الفیتین

لیکن خودی سے تیرے وہیں تجر دوں ہر

| | |
|--|--|
| مکہ معظمہ کی زمین فرش نور ہے چہرہ لاکھ عاجز نکاح ہے رونا کیا ستر ہے دستار سر پر اور نہ پاؤں کنفش تر یہ مرغ کاشیان لامکان ادب ہر سہرہ دیش مقام ہی کیا مقام جنت ہر مسکین کے کام آدمی دنیا میں مال زر مسکین حاج کی نہیں روہوتی ہر دعا | اس یاد شاہ حقیقی کی قدر ظہور ہے آتش گناہ کے آئینوں کی بانی ہر ہر اللہ فضی و انتم الفتنہ از ظہور ہر کیا عرش پر یہ ام اور گیا کیا طہور ہر نوج جہر سے اب دسوان چنی شکر ہر کس کام کی چو دولت دنیا غرور ہر وسعت ہر قلب عاشق و شرح صدور ہر |
|--|--|

| | |
|--|---|
| <p>احرام تہذیب کے حدود و سرشت میں تو آ جائے امن و مقام برائیم کو نہ چھوڑ ہوا عنکاف کعبہ جلالتش کچھ دل</p> | <p>میں شفاعت ہو وہ کیا یوم القدر کرنا طواف ہونا مذمت قصور کرنا ہے رنگ زمانہ کا کیا قصور</p> |
| <p>جب کو کفن کو پہن لیا مردہ ہو گیا محمود سیکین بن گیا کیا رب غفور ہے</p> | |
| <p>کیا چاند مدینہ سر کا وہ تار میں چھپا عاشق تھی زنجیر اس کی کھنکھان کی تھا حسن وہ یوسف کا بھیج ظاہر لیکن اُس یوسف شرب کو ذرا دیکھ نہ زنجیر دستی جو تھے اب قاتل حمزہ کا نہ چلا</p> | <p>اُس نو صیب احمد پر سو جان خدا ہے یہہ نور نبی نور حبیب غار صرا ہے کیا یوسف مصری اسی مفتح میں چہا ہے بازار مدینہ میں جواب جلوہ نما ہے ایمان جو لائے تھے عفو ساری خطا ہے</p> |
| <p>حامی جو ہو محمود کا محمود عربی محرر خط اس کی ہے گرا کہ کیا ہے</p> | |
| <p>درس تدریس کا زمانہ ہے ذکر کرنا جا اب نفی اثبات رشتہ عشق سے تو بن جا بہ نسبت عاشقی و عشق تو کیا تھا اور کیا ہو اور کیا ہو گا شور و غل جب کہ ہو ہو زانو کھا حج اکبر طواف دل کا ہے</p> | <p>واسطہ پسر کا بہانہ ہے اللہ اللہ یہ خزانہ ہے معیت کا یہ تانا بانا ہے یہ شمع ہے اور وہ پروانہ ہے شان بیچون کا کیا نشانہ ہے لبیون کا کہان ترانہ ہے دل ہو میں خدا کا خانہ ہے</p> |

| | |
|--------------------------|-----------------------------|
| سرم نشین غشا آشیانہ ہے | سرخ کو وطن کی یاد آیا کر |
| نہیں کیساں کبھی زمانہ ہے | اک ساعت تو آجا صحبت میں |
| ہست نشاط میں کیا شانہ ہے | سرخ کو غسل دے دہس کے |
| خلوت خاص میں زمانہ ہے | خیر سے ہم کہے ان نظر نہ پڑے |

حال محمود و کائنات کوئی عیب ناک
کسی دانا کہے دیوانہ ہے کون

| | |
|-------------------------|------------------------------|
| اکے تین حال اب بتا ہے | سجھنے دیکھا دیر سے و بھرتی |
| دوسری راہ تو یاد آنا ہے | مترتب اور نیکو راہ عشق میں |
| دام میں زلف کے پہناٹے | دل آبر کو کون بچائے گا |
| عشق مجازی میں ال رمانا | خود محب ہر دہی او خود محبوب |
| دل مسکین کے شبنم پہاڑ | کہاں تسکین ہے بلے پوٹ |
| کون اس کے تین پہاڑ ہے | دل ہے دریائے پیکر انکس |
| جیت پر میرا اب اب گھانے | باد کعبہ کا گیسو سیراب |
| حال درویش کی آڑنا ہے | یہ تر باطن نہ کرنا زیادہ فاش |
| بدر سے کے کام آتا ہے | دو شنی اہل دل کی کرنا سیان |

شاہ مسکین پیر کا محمود
ظن اس احسان کی پہچانا ہے

| | |
|----------------------------------|----------------------------------|
| عاشق کو کسی دیکھ کر تجھ کو شب ہے | محبوب کا محبوب ہے محبوب خلیفہ |
| یہ عاشق و معشوق کا انداز نیا ہے | عاشق سے خدا کا چہرہ مشرق میں لگو |

| | |
|--|---|
| یہ لطف و مہرہ خاص صحابہ نے چکھا ہے اور موت دے ایسی جو کہ سکیں گے دیا ہے جو کہ فنا کہتے ہیں وہ عین تھا ہے عریان و مبرا جو اشارہ سہرا ہے بہر آہا کہ تو اب رقصین بجا ہے | ہے عشق محمدی کا یہ لطف نرالا اے بار خدایا سبچے مسکین جلانا ایسی تو فدا دے کہ فاجسین ہر گنج کیا ذات بخت مجمع کلمات ہے اظہر جہاں ہمارے گھر اس سے بری ہے |
|--|---|

عاشقین میں محمد کے وہ مسکین شاہ محمود
کر او کی غلامی اسی خدمت میں مزا ہے

| | |
|---|--|
| جد ہر حق کی مرضی اور ہر انکار ہے تو نزدیک اوس کے نہیں کہ تو مجھ سے کہ محبوب بس بد رو ہے شب قدر کی اس سبب چھو ہے تو بس صیقل اس دل کا اللہ ہو ہے تو قلب فنا کو بت کا رنہ ہے تو پاس اس کے سدا گدا ایک ہو رضا تیری اور میرا مقصود تھے کہ سنت فضیلت عمل پر غلطی ہے | ذکر شہد و ن کا اللہ ہو ہے محبت خدا میں فنا جسکو ہو ہے خودی اور عقل کا جبکہ اللہ جانی ہو فضل وہ ہی ہو دیگا بر سر نکاح جس آئینہ دل پہ زنگ آگیا ہو محبت میں پیرون کہ جو چکا دل ہو جو ذکر الہی سے ہر دست ہر دم محبت دے اور معرفت دے الہی بنا اس طریقہ کی سہ بر شریعت |
|---|--|

ہو بس عاقبت اس کی محمود اے شاہ

یہی ہے مراد اور یہی آرزو ہے

| | |
|-------------------------|------------------------------|
| محبت خدا اور محمد کی ہے | حقیقت میں یک لیک ظاہر میں ہے |
|-------------------------|------------------------------|

یہ لطف و مہرہ خاص صحابہ نے چکھا ہے
اور موت دے ایسی جو کہ سکیں گے دیا ہے
جو کہ فنا کہتے ہیں وہ عین تھا ہے
عریان و مبرا جو اشارہ سہرا ہے
بہر آہا کہ تو اب رقصین بجا ہے

| | |
|--|---|
| <p>جس حق نبی ہر عشق خدا ہے جدا میں ہے مستوق سو عاشق تکیہ نیکو ہوا یعقوب دیو توف کو جسے نہیں فرق ہے حسن باطن کا تکیہ نہ چالیس چلون سے دل صاف ہوتا توجہ ذکر سے ہر دل کو صفائی خسران تہ مسکین کے ہر دم خدا یا</p> | <p>وصل باطن طاف ہر اظہار جستہ ہے جد ہر اُس کی مرضی اُدھر سکا رہے تو بس دیکھ لے یہ تیرے بد بطنے وہی عکس بسف کا کیا ہو بہو ہے توجہ میں پیرون کے تاثیر جہے یہ لذت ہے ایسی نہ کچھ گفتگو ہے یہی ہے تنہا ہی آرزو ہے کچھ</p> |
| <p>ہے محمود و کتر فلا مون میں ادے گناہوں کے شرمندہ آرزو ہے</p> | |
| <p>سہارا خویش دیگا نہ کا کی ہے بیوں میں ہر تین سو تیرا مرسل کیا انگشت سے شق القمر کو میانہ قدر تھا اور چہرہ منور ہوا عاشق جو ایسے نازنین کا ڈ کہا لولاک حق میں اُس کے رہنے</p> | <p>محمد کا بہرہ دہہ ہر کو کوب ہے ادلی العزیزوں میں احمد منتخب ہے مود ایہہ معجزہ تو کیا عجب ہے وہ انگبین سرگین سرخی سول ہے اُسے کیا حاجت اگل و شر ہے کلام اللہ جو ام الکتاب ہے</p> |
| <p>لے جب مصطفیٰ کا نام محمود درودین پڑھ ہی شرط ادب ہے</p> | |
| <p>لے جاتا ہے وہی عشق محمد جو سمجھا نگ و گل سر کعبہ ظاہر</p> | <p>وگر نہ راہ مدینہ کی صعب ہے وہ اند مانگ دل کیا ہے ادب ہے</p> |

بنایا تھا ایک امدہ نے
جلادی غیرت رب نے اُسے پہر
کہا سنگین ہے یہ کیا ذہب ہے
وہ نگر نژدہ کی مار بکا غلبہ ہے

بچا اس قہر سے ایک قیل محمود
بچا دے تجھ کو بھی تو کیا عجب ہے

کیا وہ دن تھے کہ مدینہ میں رہا کرتے تھے
کیون نہ یقوب کو ہر مصر وہ کعبہ سے عزیز
خواب میں ہی نہیں آتی ہے نظروہ ملتوڑ
کس سے تعظیم ادا ہو گی کعبہ کی بہلا
کیا مژہ روح کو ملتا تھا ہر ایک منزل پر
عرش کو کعبہ سے ہی بہتر ہے زمین طیب
ملتی تھی کیسی نماز اور ذکر میں اذیت
سب تصدق ہے مری پر یہ سکیں شاکا
کس خوشی ساتھ وہ باغ نین بہا کرتے تھے
بڑے یوسف کی وہ جامہ سو سگھا کرتے تھے
جو بزرگان کہ مدینہ میں بلا کرتے تھے
انبیا اولیا حیرت جو کیا کرتے تھے
پا پیادہ اُترا اُٹھوں سے چلا کرتے تھے
قدم پاگنی جب پہر کہا کرتے تھے
اور مستاجات حرم میں جو ہنگام کرتے تھے
جو جو حالات ترے دل پہ ہوا کرتے تھے

عاقبت تیری ہر محمود بزرگ حرم
پیر و مرشد ہی خصوصاً یہ دعا کرتے تھے

خوش خبر یاد دلا باد صبا آتی ہے
ہوتا نہ عشق نہ ہوتی کہی گریہ زار سے
عشق اور شک چپانے کو کہیں جتا ہوں
کون کہتا ہے کہ مہن عاشق و معشوق جدا
یہ سننا ہر گاہ کہ ہے مصر کے کنعان ہر دور
ٹھنڈی ٹھنڈی کیا مدینہ سے ہوا لاتی ہے
خواب آنا نہیں کیون نیند اُچٹ جلتی ہے
لاکھ حجرے میں رکھو بڑے سہک جاتی ہے
تا رہتی ہے ہی جلدی تر خبر آتی ہے
بینی یقوب کی کنعان سے مصر جاتی ہے

کب ز کامی کو انی بوئے قیس آتی ہے
 آصبح رات مری ایسی گدہ جاتی ہے
 جان جانان سے نئی جان پہر آجاتی ہے
 بوہ بندہ سے جو تانہ ستر میں آجاتی ہے

بنی خود بینی سے ہو پاک کہاں ہو
 گفتگو کس سے میں کرتا ہوں نہیں مجھ کو خیر
 مثل مردہ کے ہو مردہ سے سرید خود
 شاہ مسکین کی توجہ سے ہے تاثیر دلا

نیس ترین برس عشق میں گذرے محمود
 نام احمد سے میری جان میں آجاتی ہے

کیا گل سرخ محمد کی بو سونگہ جاتی ہے
 منفرد عاشق کے تئیں مست کر آجاتی ہے
 سرمہ کوہ طور کا کس روز لگا جاتی ہے
 چشم یعقوب کھینچی کیا آجاتی ہے
 منزل چالیس تک بوئے مہک جاتی ہے
 سورہ یوسف کی زانچا کو سنا جاتی ہے
 عاجزی نذر یہ سرکار میں کام آتی ہے
 صورت پیر میں صورت نہ نظر آتی ہے

باغ دنیا میں ہزاروں میں گل نگار
 ایسی خوشبو ہے جو سونگہا سودہ پہنچا
 چشم یعقوب کو سہ نور دید یوسف
 نص قرآن سے ثابت ہے کہ تھی بولی تم
 ششہ مارو میں بھی سپہ یوسف کو
 چاہ محمود میں میں غرق کیا یوسف یعقوب
 چون بچوں در ادراک کر کر کیا فاقہ
 فردیاں عشق مجازی سے حقیقی کہلے

روز اول کار کہے یاد ایا ز محمود
 حب مسکین پس داریں میں کام آتی ہے

کیوں بچہ مست و بیہوش کے جاتی ہے
 کیا شب نذر کے تئیں یاد دلا جاتی ہے
 یا شب عید میں کی خوشبوئی سونگہ جاتی ہے

تاب سستی نہیں مجھ کو قصیدہ برد
 جو شب وصل مدینہ میں ملا مجھ کو منہ
 شب معراج کہوں یا تہی وہ نصف شب

| | |
|---|--|
| <p>میرزا ترے مجھے وہ بات اب یاد آتی ہے سوا اگر ہو تو کچھ تکینی ذرا آتی ہے اندرون کبسم کے اک چہت ہی نظر آتی ہے عقل کشتی سے کیا عاشق کو گرا جاتی ہے سو کفن اور کا تو مردہ کو جلا جاتی ہے کم اگر ہو تو فرشتوں کی مدد آتی ہے صحن مسجد میں وہ نبوی کریمؐ غنید آتی ہے</p> | <p>حجاز سود کے سود سے کیا لیا تہا محمود ایک بوسہ سے نہیں ہوتی ہوسیری عاشق ہو قد مہو بس کلیدار جو کعبہ ہے آج جس طرف چاہو کرو سجدہ ہے اسکا دیدار درد و دیوار سے چسپیدہ غلات اطہر جمع چہہ لاکہ ہر ہون حاجی کے حد درجہ لاکھ میداری عبادت سے ہے بہتر درجہ</p> |
|---|--|

دل مدینہ میں ہے ناندیٹر من نقالب میر

بات محسوس کی یاد رکھی کی جاتی ہے

| | |
|---|--|
| <p>زخم دل پر میرے مرہم کیا لگا جاتی ہے بان نمک تیری سحر زخمی کو ٹلا جاتی ہے یاد و نیامین و جنت کو دلا جاتی ہے اپنے محبوب سوا غیر جلا جاتی ہے آنے جانی سے محبت پی بڑی جاتی ہے شاہ مسکین کی محبت سے مڑ جاتی ہے</p> | <p>فرق العین جگر گوشہ حبیب میرا ہے نہیں پر سیر ہے زخمی کو دوا شہر شکر حلقہ ذکر نہ ہے بہشت کا واللہ نفی اثبات اشارہ ہے یاد کر آ رہ تار آنے کا نہ ٹوٹے جو ہے تانا بانا شادی دنیا کی ہے دور روز شادی</p> |
|---|--|

غزل حافظ کی ہے باسعدی فیہ لازی ہے

عذیب عاشق محمود و قول لگاتی ہے

| | |
|--|---|
| <p>باغ حنت سے یہ رمضان میں ہوا آتی ہے آتش غضب آہی کو بجھا جاتی ہے</p> | <p>سب مہینوں کا سردار مبارک رمضان میں بفضل در و در رخ کے تاعید رمضان</p> |
|--|---|

| | |
|---|--|
| <p>مکر جنتا نہیں رمضان میں شیطان کا ارد ترک سنت نہور رضا کی تراویح یارب ہمت مرد اگر ہے تو مدد کرتا خدا ماہ رمضان کی دعا رو نہیں ہوتی محمود</p> | <p>نفس شہوت کی رنگ رضا نہیں کٹی جاتی فیض قرآن سے جو محمود شرم آتی ہے عشق محمود اگر ہے تو مراد آتی ہے انگ لی آج کہ سختی سب نکل جاتی ہے</p> |
| <p>موت آتی ہے تو ہو موت شہادت یارب عمر محمود اب ستر کے قریب آتی ہے</p> | |
| <p>جو عاشق محمد و عاشق خدا ہے فدا جان من باد بزر تو محمد جیب محمد جو پیدا ہوا ہے مبارک مبارک مبارک ہو ای نور کیا یہ نور احمد ہے یا نور محمود</p> | <p>غلام محمد میرا دل رُبا ہے کہ تو بہر وحدت کا آبِ آشنای ربیع الاول پیر کا دن بڑا ہے کہ نام محمد عجب خوش لقا ہے بجا چاند سے نور اسکا سوا ہے</p> |
| <p>برکت نہ کیوں ہو دے اس گہر میں محمود کہ تیس گہر میں نام محمد ہوا ہے</p> | |
| <p>مریض عشق جو انون کو توجہ پیری ہوتی جدائی سے تیری جانان مجھ ہی بیقراری تیری ہوا تہ میں نشتر مجھ ہی آبد عشق کا جسے ہوتا ہی زخم دل لگاتی ہیں اوسے مرسم شب بچور کا تفتخ نور ہی شب قدر نے کیا</p> | <p>فنا تا رجب ہو محبت پوری ہوتی ہے ای یوسف شکی با تو فتنے تسلی میری ہوتی ہے جسے در محبت کا اوسو دل داری ہوتی ہے دولہ پر ہیز اوسکو جو چہ بیماری ہوتی ہے شب عراج کے اسرار سے کب سیری ہوتی ہے</p> |

| | |
|---|---|
| اوسے بس اہل دنیا سے بہت سوزاری ہوئی ہے | پسے ہونا عشق دلین جلا دیتے ہیں غم کو |
| تو خاک پاؤں مسکین کو سجدہ کیا لے کر محمود | غلامی غامضی کر نیسے ہاں سرواری ہوئی |
| انہیں سنتا ہی میگاہ علامت دلی کوری ہے بس تھا استخوان مرشد کی مٹی ہوئی ہے علامت ہو محبت کی محب محمود ثوری ہے خوشی میری ہے بس اوسین خوشی جو تیری ہوئی ہے یہی ہر جہاں اکبر سن تو حاجت پوری ہوئی ہے | غرض چندیسے میں جانا فرق ہوا پناہ گاہ زرافانی کیا میں جو جان افشانی کر گیا کیا حکم مرشد میں ہو جلدی اطاعت اسکو کتنی ہے میرا ناٹھ تیر میں رہنا گیا تھا خازیر گل غیبت ہر حضور پیر سکیر یہ شاہ ایکاعت |
| شروین ماہ ذیقعدہ سننا تیرہ سو دس ہجری | فضل محمود پر کر بارب تیری ستاری ہوئی |
| بیچون نہیں چون ہے بیچون سے ملا ہے یہ رشتہ بے قیمت ہو کر ڈر سے ملا ہے ہر ایک تعین سے میرا یار جدا ہے | جس چیز سے تمیشل دین محبوب درمی ہے یہ ذرہ بہ مقدار ہے وہ ہر در نشان ادراک و عقل اس کے زو امان تک پہنچے |
| عام ہوتے یہ سمجھا کر میرے دام میں آیا ہے | کیا طایر روح جمل و نکات سواڑا ہے |
| رگ گردن پہ تیج کا چلا تا ہے جلا تا ہے خدا کی راہ میں سر کو جھکانا ہو کٹا تا ہے کہ سرست خدا کا بوش جانا اور پیر آتا ہے عبث کیوں اور درجرت سے ملتا اور چلا تا ہے | جسے عاشق بنا تا ہے اوسے بس آتا ہے کہاں بیٹھے بیچ اندر کہاں وہ باپ خلیل اللہ تو جو ذکر سے مستی اگر آوے عجب کیا ہے رگ گردن سے نزدیک تر ہو جانی جانا |

| | |
|---|---|
| <p>سزا اور سزا ہے تعین اعتبارات سے محبت جسکو دیتے تو دل بے چین کرتا ہے غزل یار احمد زو کہا یاد رخ بسم اللہ ادب اور عاجزی نے تیرے کی چیزیں لکھیں</p> | <p>تجلی صوری بین منہ دہکاتا اور چلتا ہے کیا آتش عشق سے دل کو جلاتا اور پھٹتا ہے تصور میں مدینہ کے پہلا تامل رہتا ہے کیا دل محمود لیلی سے ملتا ہے توڑا تا ہے</p> |
| <p>کیا عشق ایاز کیسا ہے محم محبت ہر پر سینہ کو لگاتا دلتا ہے</p> | <p>طواف خانہ کعبہ کرتا ہے پہرے پہر غور و نظر آ رہے توڑا تا ہے گراتا ہے لطیفوں سات سر توڑ کر رہے ہنگامہ ہے شراب آب زمزم جب پلاتا ہے پہلاتا ہے مثل مخمور کے سرایا پہلاتا ہے سدا ہے جسے وہ فیض کعبہ کا چکھتا ہے چہاتا ہے امید اور خوف کے دریا بہتا ہے اور رلاتا ہے اجابت کے نشانہ پر جاتا ہے لگاتا ہے کسی دام محبت میں پہناتا ہے پھٹاتا ہے سرفروزین حج سواب پڑھتا ہے پہلاتا ہے</p> |
| <p>نئے باقی جسے ساتی پلاتا ہے پہلاتا ہے عزیز اس حج و عمرہ سے کہ تو بفرماں ملتا ہے نہیں ڈرتا بلا شیطان بجز اس سا لنگر کے محبت جب نہیں ساتی نہ آوے گی کبھی سستی خدا جانے دکھایا کیا جمال اپنا وہ محرم کو تجلی شان کعبہ کی ہر دم میں کسکی کیا آئے طہور اسما صفات اوسکے کار ایک وقت جلتا ہے دعا علیٰ میں ہر تاثیر کان سے گویا چھوٹا تیر دعا قبول ہے پندرہ جاوہ محرم جو محرم میں آ درخت خشک محمود ابو اتہا خشک کعبہ بس</p> | <p>افضل تجھ پر ہے محمود اسے جو پر سکین شاہ کہ تو ہر برس کو کو جاتا ہے پہرے پہر آتا ہے</p> |
| <p>ہر تو مولو دینی رڑہ کر سرتو تے جائینگے</p> | <p>حسن ظن صادق مجھ کو بھڑا مائے جائینگے</p> |

پخت کرنا طعام سکین کو کہلانا ہر خواب
 رو نہیں ہوتی دعا سکین نیم ہو یا میر
 دین اور دنیا میں کرستاری جیبتوی میرے
 اب مدد کر نامی الدین ہے وقت مدد
 برے آن باشد کہ باشد بوسے او
 عاشقان لے لب کو وادی بھرت ہو
 یاد کیا آیا ہے وہ میقات اور حد حرم
 نفس دہ ہو گیا قربان منامین اور فدا
 یا آگهی رکھ سلامت میرے تو مجرب کن
 سہ سبج الاول سلم تو ہم جمعہ تیرا سو آگرم

شریت دیدار عاشق کو بلائے جائینگے
 ماتم سر پریم عقیون کے پہرے جائینگے
 ہم سوائے عاجزیے کیا نذر اب لائینگے
 کب مغر خداد ہو گا کر بلا کو جائینگے
 کیا گل خوشبو محو کی سوگمہا تے جائینگے
 جام وصل کعبہ سے زمرم پلائے جائینگے
 ہم بھی دل بیک بیک سو رائے جائینگے
 فیروزین کی عصرتک خیالان بگاڑے جائینگے
 تیغ آہ سے نفس کافر کو کٹائے جائینگے
 رنگ دل کا اور قالب سو دکھائے جائینگے

عاقبت محمود کی محمود ہو دے انجدا
 پیر سکین شاہ دھامیر لب بڑائے جائینگے

نفسی نفسی سب کہینگے انیا کیا سلیپین
 اہل عشر مرغ کو انہیں کہ اب نہت کر
 ہاتھ میں لے غیشہ خون سو ہر اہنیک
 داد دیو اب داد دیو غیاو دہ فریاد
 میں نہیں بدلتی دنیا میں خون میں کا
 نگاہ کوئی جاکے دیو کا خبر کر
 بس یہ سننے ہی خبر شحت از سرین

یہ نہ ہی ہول قیامت سے چھوڑا جائینگے
 فاطمہ اب بل صراط او پر گذرتے جائینگے
 ڈال کفی زیر عرش ہو کر کمر سے چلائے گئے
 روزے انصاف کا کھنڈ ہو جائے جائینگے
 آج کا اقرار ہے کیا خون بہا دلائے گئے
 فاطمہ کا حال ہے یہ کیا کوئی سمجھائینگے
 بس اسی وقت فاطمہ کے پاؤں آئے گئے

| | |
|---|---|
| آج کا دین ہے شفاعت کا میر و نعمت مگر خون حسین صاف کر دے و اسطرح است کہ آج باپ کے ترے کئے دندان شکست جنگ احد خون آلودہ ہوئے دندان میر جنگ احد کیا ہی وسعت دی ہے حقنے دامن محبوب کے | امت عاصی کی تین دوزخیں ہو کر اتر گئے اب گناہ گار و کلمہ تین جنت میں لیتے جائیگے ابج وہ دندان شکست نذر حق لیجا بیٹے بد و غایب نے کیا نین کیا ستا تو جائیگے عیب کہلتے جائیگے اور وہ چپا تے جائیگے |
|---|---|

یا الہی شرم ہے محمود کی اب تیری ماتم
ہم سوانام حسین اب کیا نذر لے آئیے

| | |
|---|--|
| تیرے در کی گرجہ سائی نہوتی نہ پڑھتا جو کلمہ محمد کا ہے دل نہوتی اگر کل ناذع احمد نہوتی اگر من رانی راؤ الحق ظہور خدائی ہوئی جگے باعث نہ گرتی بنی یعقوب اسوقت وقت نزع گرتے مدد پیر برس گزرے چالیس غلامی میں اگر | تو یہ نعمت غلطی پائی نہوتی تو اس دل میں پیر و خدائی نہوتی تو کوہ طور سے رسالتی نہوتی حدیث ترمذی کی ستائی نہوتی تھم نہ ہوتے ندائی نہوتی قیص یوسفی بد و نگہائی نہوتی تو دام بلا سے رہائی نہوتی نہوتا فضل قرب الہی نہوتی |
|---|--|

نہوتی اگر عشق محمود دل میں
تو صورت محمد کھائی نہوتی

| | |
|---|--|
| ادب خانہ کعبہ بڑا چاہیے برہنہ ہو سر اور برہنہ ہو پاؤ | کہ احرام طہقات بند چاہیو مسلم کوئی ساتھ لیا چاہیے |
|---|--|

| | |
|---|---|
| زبان پر تنبیہ ہو لیک کا معلم کے دے ہاتھ میں اپنا ہاتھ زبان عربی سے پڑھ کر دعا ہوے ساتھ جب شرط تیری تمام سچی کر صفا اور مروتات بار۔ بس احرام اب کہل گیا عمرہ کا نہ بھول پیرو ہمایوں کی تین اس گٹری توجہ ہے مسکین شاہ پیر کی | حرم دیکھہ سنگتا دعا چاہیے طواف ساتھ او سکھ کیا چاہیے خوشی ساتھ منڈ ہے ہلا چاہیے دو گانہ مقام پر پڑا چاہیے پہر بعد او سکے سر کو منڈا چاہیے اب احکام حج کے سنا چاہیے دعا خیر محمود دیا چاہیے۔ یہی ذکر دل میں سدا چاہیے |
|---|---|

ہے شکر خدا اب جو نوان سفر
قصیدہ یہ محمود لکھا چاہیے

| | |
|--|--|
| خدا ہم کو دریا عرب کی دکھا دے ہمیں عشق میں اپنے کر دے تو بیہوش اے ساتھی ہوں مسکین دیو لکو مسکین منامین کروں جا کے دنیا کو قربان قتا ہو گیا عشق کعبہ میں جودل۔ کفن ہے یہ احرام حجاج مسکین مدینہ کی ہے خاک اکبر اعظم لیون بوسہ میں حجر اسود کا یارب رہے یاد مسکین شاہ پیر کامل | ذرا خطرہ آب رحمت چکھا دے محبت یہ دنیا کی دل سے مٹا دے ذرا تشنہ لب کو تو زمرم پلا دے چہری نفس امارہ کی سر پر پہرا دے کفن ستر کعبہ کا خلعت پہنا دے بجائے عطر او سکون خاک شفا دے مس قلب محمود کے تین جلا دے وہ قدموں پر محبوب کے سر چکا دے محبت کو غیر دن کے ساری پہلا دے |
|--|--|

اٹھے عشق کا شعلہ جب دل سے محمود
رہے یار ماتی اور رب کو جلا دے

بصیرت سے وہ کشف کعبہ کرات
تمتع ہے احرام عجو کمرادے
بین خطبہ احکام حج کا سنائے
علم حلیم اندر احرام بندادے
نماز بجد خیف ہے نچوختہ چرادے
مناجیح مسجد خیف میں جگا دے
بس فرد لغد میں رات ساری سلا دے
کیا رحمت وسیع ہے خدا کی مثل دے
بس یوم البقر عید دسویں کو شہادے
بلق تمبرائے فرغ سے فانی کر دے
یہ شیطاں تمیزان ذکر سے ہر گاہ دے
اب شیطاں کو ٹھگین کر کے جلا دے

جمال وہ کعبہ ہے بے پردہ ظاہر
برکت ہے کیا پیر کی میرے یارب
خطیب آج ہوتی ساتویں بچم حرمین
مبارک ہے کیا یوم نزدیک یارب
روانہ ہوئے آج مجلس سنا کو پڑ
اتھی مبارک ہے کیا شب عرس
خوشی کی ہے کیا رات عید الفصحی
تجلی شہر دی ہے کیا جیل عرفات
فرج ہو گیا نفس و نب منامین
راہ ایک باقی طواف الزیارت
اب انچاس گنت کر کو بس تین دن تک
ایا ڈال سر خاک ابلیس ملعون و

مرغین عشق احمد ہے یہ ادنی محمود

اٹھے دایمی وصل جن کی دوا دے

زبان وہ کعبہ ہے ہامان شاد کر
بجائے وہ بیت کے کلہ پڑا دے
حصار و امن میں تویم کو ہٹا دے

زبان کعبہ اللہ ہے نیاز رحمت
ہے کرن یانی میں یک بغض کبر
حلیم کیا ہے وہ مجرور دل ہے کعبہ

| | |
|---------------------------------|---------------------------------|
| طفل بکن شاہ عرقی کے یارب | سب آفات دنیا و دین سے بچا ہے |
| عراقان حرم کم کی نافہ فتن ہی | وہ خون شہیدوں سے مشک کی بوکا ہے |
| شہیدوں کو حاجت کیا غسل و کفن کی | ہمین جائہ رنگین سے اب چپا ہے |

ہے شکر خدا اس ہوئے ج محمود
میرے پیر سبکین شاہ نوح زادے

| | |
|--|---|
| خدا نے یون کہا اپنے نبی سے کہ اے محبوب میرے دے محمدؐ ظہور پاک میرا گر نہ ہوتا ہا کیا اس واسطے آدم کو پیدا ہو سجدہ و باعت بھی تھا جیسے بولہ بشر رفتیں ہوسا یہاں تک روئے کہ آنسو کو چشمہ پزند دن نے پئے پانی کے یون کہا آدم نے ابکدن کے یون بڑا دہو کہ دیا شیطان نے مجھ کو ہوئی مدت کہ جنت کی نزدیک جو دیکھا عرش اعظم پر لکھا ہر میک نام اپنا اون کے نام سے ضم اسی ساعت زبں رقت سے آم | رسولِ اعلیٰ و شہر بی سے ہا تیری عزت ہے برتر ہر نبی سے نہ ہوا کو کے واقف ہر کسی سے شرف ہونا کیوں کو آتش سے کہ وہ منتقم تھا نور احمدی سے نذیکہ آسمان شرمندگی سے بجے دنیا میں اس آدم صفی سے کہ یہ بیٹھا ہے آب شکری سے کہ میں تھا ساکنان جنتی سے کہ گندم کہا لیا میں نے خوشی سے بس اب تو سر اٹھا شرمندگی سے خدا کو عشق ہے احمد نبی سے ہا رسول اللہ محمدؐ ہا شے سے ہا دعا مانگے بہت ہی عاجزی سے |
|--|---|

محمد بن جو نسل باشی ہے
 بہت لاچار ہوں میں بے بسی سے
 اسی دم مغفرت پانی خوشی سے
 ہے لازم سب کو آنا خادمی ہے
 ابو بکر و عمر عثمان علی سے
 خدا اس پر جاننا اون پر مال و جی سے
 کہ نیک سکیں شاہ کا بل دلی سے
 کہ جو محمد یا محمد سب خوشی سے

کہ یارب اون کا لایا ہوں وسیلہ
 گناہ میرے طفیل ان کے بخشدے
 یہاں نام تیرا یا محمد
 بنی ہو یا ولی ہو یا کوئے نشہ
 بھی کر در دامن پا رکھ مجھت
 میں جتنے اہل بیت پاک نبوی
 ملا مرشد سے میرے فیض مجھ کو
 بنی میرے مدد کرنے میں بیشک

شفاعت اس کی کرنا یا محمد
 ہے محمود ایک ادنی امتی سے

تاج طریقہ عالیہ علی پند
 سے دل تو نیز ہم بدین مستند
 سرگند باش میان کند باش
 در زیر زلف غبار و در کند باش
 از صدق دل بیاد بین بہر مند باش
 از در و عشق خواجہ خود در و مند باش
 بہر کہ مخور غم و دہان فرمند باش
 بگذار کس مستی تو مثل مند باش
 در زیر حکم شرع محمد بہ بند باش

قربان نام پاک شہ نقشبند باش
 کہ کس کہ التجا بہ جنابش بہ بردہ بین
 پشت و پناست خواجہ خواجہ بزرگ
 مان حسن سیرت تو عجب باہ حیرت
 خواہی کہ فیض انتہا یابی در ابتدا
 بہت یک نظر توجہ بہر ز صد دوا
 محروم کس نگشت ز لطف فیض او
 در راہ عشق چستی و جلال کی حیرت
 محمود عاقبت شود از فضل حق یقین

سن یک ہزار دوسھ د نو د پنج بد
کحل بصر کن تو کھ پانچ گنج
تقبول سمع شیخ شد سود مند باش
سکین شاد شیخ عصر فتح مند باش

محمود مشکر کن کہ تو ہستی غلام او

فانی بشو بد پر خود و ہوش مند باش

اور محمد نبی رسول اللہ
اے خدا بس ہمیں ایمان ہو آٹھا
ہے ہماری خدا ہی حاجت
صورت غیر سے ہو بس نفرت
جو کہ شیراز کلمہ پڑھا
کلمہ ایمان ہے یقین جانو
اور فضل خدا ہو میرے پس
پڑا ہے تجھے جس کو بنبی ولی
اور سلمان ہوا وہی کہ سبب
جو قبو لے یہ پاک دین عجیب
لیک کلمہ ہے یہ تو قلعہ امن
یہم دینہ ہے انکا صبح و شام
جس سے خوش ہو میں سوا
جنہ ذوالسلا آتا ہے
اسم اللہ ولا الہ کا ذکر

جو پڑھا لا الہ الا اللہ
بختے گئے سب عمر کو سگنا
اسی کلمہ پر کہ ہم ہیں ثابت
نام سے تیرے دی ہمیں لذت
قبر عذاب سے یقین وہ بج
ہے بشارت تھیں مسلمان
اگ دوزخ ہوں حرام پس
اور جنت کی ہے ہی کو بخت
شکل آسان ہو اسی کو سبب
ہو شفاعت یقین اوس کو نصیب
نفس شیطا اگرچہ ہے دشمن
پڑا ہے میں مودمان خاص و عام
افضل علی الذکر است ہی کلمہ
ایسے کلمہ سے حال آتا ہے
کعبۃ اللہ کے ہے خلاف او

روز کے تارون سے ہر شاہ
ماہ محرم میں سپہ سالار
خواجہ نقشبند شہ جیلان
دست پاک پڑاؤں کے کرتو بہ

اور روضہ سنجے کے پردہ پر
سین تھابارہ سواد نور و جب
یہی کلمہ پڑاتے ہیں پیران
پیر و مرشد میرے ہیں سیکین

پونچا چاہے جو مندرل مقصود
اسی کلمہ میں ہر حرف محسود

وہ بخشا سنگے سب خطا غریبان
اور ادون سے ہی ہے انتہا غریبان
جو ایٹھ کی دولت ہو پائے غریبان
محمد سوارہ نامے غریبان
مکرم اسم جبکہ پاسے غریبان
کہ وہ خاک ہو طلیاے غریبان
نہ بر آتی سرگور جاے غریبان
رکھے رتبہ کیا پریشاے غریبان
ہے نام محمد عصاے غریبان
مقرر ہے مکنی بلاے غریبان
مرغیوں کو پس ہے دغا غریبان
عدم سے ہوئی جب بکا غریبان
محمد جو میں پیشواے غریبان

محمد بن عقدہ کشائے غریبان
نبی سے ہوئی ابتدائی غریبان
تمہاری بدولت سے خیر الوری سب
ہو اسے نہ ہو گا ازل سے ابد تک
دل و جان و ایمان تصدق کو ہم
تیرے خاک در کی مجھے آرتو ہر
مدد آپ کی گر نہ ہوتی محمد
کیا رصف رب العالی نے تمہارا
ہے استادگی کل کی انکی شہادت
ہے اسم مبارک سے حضرت کے بیشک
ترجمہ ہمارا ہی ہے حق آرد ہم کو
ہوا کل کا مظلوم و مظلوم
ہوئے عاصیوں کو ہیں عاقلین

مدینہ سے دارالشفائے غریبان
ہے اس جا کی دوا ہے غریبان

| | |
|---|---|
| <p> حجابت کو است کی ر در خراسان شفاعت کی خاطر شرفیج ابوبکر کو تیرا فیض عالم میں جاری ہمیشہ بجز مصطفیٰ کے کسی پاس ہرگز ابوبکر عمرو اور عثمان بے شک تو بخشنے نہ بخشنے ہمیں یہ پسکین </p> | <p> ہے لجاو ما و ابرائے غریبان یقین دل سے میں آرا غریبان بجز ترے ہر کان لو اے غریبان انہیں ہے قیامت میں آکا غریبان چارم علی پشما اے غریبان تیرے استکار میں آئے غریبان </p> |
| <p> رہنمائی بہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جام کو شر کا پائے غریبان </p> | |
| <p> قصیدہ در بیان اہمیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم </p> | |
| <p> محمد محمد محمد کہان ہیں مکان ہے یہہ ظاہر نہیں محمد محمد محمد میں سر جہا تعین سے نسبت تعین کو ہوتی ہوئے شہر مکہ میں حضرت تولد ہوئی عمر جالیس کی تہہ قتل خدا اب کہ ہے میں محمد ہوں اوکا کہے آپ نے تیرو برس دعوت کہم بوبکر سے محمد نے ایک وہ حکم حیرت کا ہو خدا نے </p> | <p> یہہ سے جس جا محمد وہاں ہیں وہ باطل میں موجود ہو وہاں ہیں محمد سے قائم زمین آسمان ہیں جو ہے لائقین بے نام و نشان ہیں اسی شہر میں پہنچو کی جہاں ہیں نبوت دیا جب کہ یہ بیان ہیں وہ محمود برحق یہہ چہوتان ہیں نہ مانے ستائے وہ پس کا قرآن ہیں نہ ایمان لائے یہاں مشرکان ہیں چلو بوبکر تم سے راز دان ہیں </p> |

محمد نے آخر کو پہوڑ سے یہ کہ
 ہر سے رونق افزا مدینہ کر اندر
 غلامی میں باند ہے کمر چاڑھے
 خلوص اور نکادیکے تو فرما حضرت
 وطن ہے عزیز محمد کا اب یہ
 جسے تک اسی شہر میں تھی سکونت
 ہے مابین روضہ و مبرک کے میرے
 ابوبکر صدیق عمر کی زیارت
 میں حجرے میں بس عائشہ کو یہ ہیں
 حیات النبی میں بلا شک محمد
 میری زندگی بعد امت یہ سمجھو
 زیارت سے گویا ملاقات میری
 ہے واجب شفاعت کا کرنا میری
 شفاعت کرونگا مرگیا جو اس جا
 نہیں میں جدا دلوں سے جو ہیں دوست
 قتاہیں ولی سب محبت میں میری
 نزدیک ماورجنت کے گلزار جسے
 ہے خرم کو چھاؤں نہ سوسن شرب
 بلندی درختوں کی تنہا کی سبزی

ہر سے، یہ مدینہ کو جانب دہا میں
 گئے لیکے انصار ابنو مکارہ میں
 خوشی تھی جلیب خدا میں
 یہ انصار حبیب میں اور جانفشانی میں
 حیات و ممات اُنکے ہی دریا میں
 اسی کی زمین میں جو کہ نہاں میں
 اور جنت کا گلزار احمد جہاں ہیں تو
 ہر کس جاؤ زمین کے سرور میں
 محمد ابوبکر عمر ایک جا ہیں
 سمجھتے ہیں امت میں جو خاص گاہ میں
 محمد یہ روضہ کے اندر جا ہیں
 بس چھاتی کر جسے ملدوست نہیں
 زیارت قبر کی جو کرتے ہیں
 یہ ہر جا دفن کے بس ماصلاں ہیں
 ملاقات کرتے ہیں جوار فالج میں
 زبان او نکی کیا ہے وہ کیر زبان میں
 وہ دیکھے مدینہ کے جلوس میں
 ہر اس جنت کی زمین راہ میں
 وہ خرم کی سرخی عجب غلام میں

ند بارش ہے اس جا جبار تر پہنچے
 ہر رحمت و ہر رحمت الدنیا میں کیا
 شجرِ بر شمر اور شجرِ شہد سے تر
 زمین دہانگی ریتی نہیں ربت لہجی
 بھجور ہیں وہ خاک کو دہانگی مرہم
 وہ اسے شفا بخور وہ سرسبز ہر مٹی
 زمین دہانگی ہر شجرِ شمس سے بزرگ
 ہر ایک آدمی میں رحم بس ہر جہے
 شربِ محبت سے سرشار میں لب
 ہے وہ خاک کیا خاک سجھا ہر تونے
 وہ کیسوی احمد کا پر تو بڑا ہے
 چمکتی ہے خوشبو عطر سے زیادہ
 بلایا ہی دارین سے ہر وہ محفوظ
 کوئی اس پر غالب بہلائیو نہ کرے گا
 براہِ اوجہم تھے شاہ بلخ جو
 دئے چوڑا وہ سند گل کو دہندہ
 کین ہر مکان کو ہے عزت محض
 وہ شہرِ مدینہ کو بدلتی ہر تہے
 بہارِ مدینہ ہمیشہ رہی

دہات رحمت سے نہرین ردائیں
 دہانوں سے جائیں جو عاصیا ہیں
 ابھی کیسے رطب ہر پہر کیا لذتائیں
 سمجھتے ہیں مرقی انہیں عاشقائیں
 زمانہ میں جو اونکے خستہ دہان ہیں
 گناہ کا بیمار جو بے کسان میں
 سمجھتے ہیں دلمیں بہان جو نہائیں
 غریبی و طعنے دنان ہشتراں ہیں
 زنجیر و تابہ کل جو کہ باشندگان ہیں
 نہیں کیا وہ سرم جو زنجی دہان ہیں
 وہ دیوار و دہلیسے غنہ فشا ہیں
 مدینہ کے کوہِ عجب وستان ہیں
 ہمیشہ مدینہ بن امن و امان ہیں
 ملائک مدینہ کو جب پاسان ہیں
 زمین مدینہ کی چادر دہان ہیں
 فضائل میں جن کے بہتستان ہیں
 اس عزت کو صد قدیم سے عزت ہیں
 مگر آپ ایسے کہ جان جہان میں
 اسی باد صحر کے صد کہان ہیں

ترنم ہے ذکر النبی جو طرف سے
مقولہ متبرار ہے ایسا محمدؐ
ہنرمین میں جدا اپنی عاشق ہو یکدم
کھن پای مسکین کا کھل ہر کر
گنہ گار بہرہ یوم اسکے ہوش افروز
جدا کب سے محمود محمود سے یہ بہ
ملا ہے جدا ہے یہہ کیسا ہی نکتہ
نہ سمجھو تھے محمود خان کا یہ نکتہ
وہ نقطہ ہے اور غوری خود کا
گرا دے وہ نقطہ کو اور ہو جائیگر
فنا ہو بقا ہے جدا ہے ملا ہے
جراخیر دے پیر کو میرے اللہ
ہے نام اور کا مسکین شایہ کا

درد و دون کی آواز شور و فغا ہیز
دینہ میں سیر ہی بلخ جان ہین
درد و آسنا سنتا ہوا پرستہ ہا ہین
وہی پاک درشت سیراز و ہین
یقیناً یقیناً نہ وہم و گم ہین
یہ ہے جسم اچکا ہر تہمین ابھی ہین
ذوق ایسا حبیبہ ازین آسمان ہین
نہو نقطہ ہیچ تو محمود جان ہین
تواضع کے بعد محمود جان ہین
اس میں سمجھ دل کم ہین و آسمان ہین
وہ نقطہ ہو ہیچ تو محمود جان ہین
بتایا وہ مرشد جو فیض رسالت ہین
سلوک ربی اللہ کریمہ اور ہین

شغل جسم اللہ ارے محمود کرنا
بھی ذکر محمود تعویذ حسان ہے

سرد ارانیا کے تم رخت العالمین
سوزن کو حایثہ نے دیکھا و ناتوین
سرنیزا بہرہ سالیار سے تو مازنین ہو
احمد کالا مکان تھا کہے وہ جانشین ہو

مشہور اولین ہو مذکور آخرین ہو
زدان کی روشنی جو کہ سکر اولیٰ ہو
تہا جسم پاک ایسا حبیبہ بیٹی جی ہو
جبریل کا مکان تھا جو درہ شعلے ہو

| | |
|---|--|
| <p>سہرا کی سبھی ولی کے ساتی ہو تم محمد ستر نزار فرشتہ پڑتے ہر روز کر بل کی جس زمین پر حضرت امام ادب توبہ میں کر تو چستی کب تک غور مستی غرشد کے واسطے آیا ہے فیض دلبر</p> | <p>مخزن ہو فیض رکے مقصود طالبین ہو زندہ در روضہ خلد تم خاتم البین ہو خنجر سے جس شقی نے مارا وہ ظالمین ہو کر جلد توبہ اس وقت از جسد تائبین ہو سکین شاہ کامل راہ دار راہ میں ہو</p> |
| <p>ایک خط نامہ دوری جا ہٹا ہے کہ حضور خاصان حق کے دلین محمود جانشین ہو</p> | |
| <p>احمد کے وہ سخن ہیں جہیں شک ہے ہر جسد کہ انبیا سب بولینگے نفسی مت ہو رہ کر ہو سہلے اس کل شئی رانی ہو معتقد تو دل سے پیران نہ بدکا سب دوستان حق سے رکھ بھقا ہوا مان با بکو تو میرے بخشائے خدا نفل تم کہان لے سکین محمود کو رہ سکین</p> | <p>ادلن کو کچے ہو جہڑا تو جہل کا زمین ہو اسید ہے ہم کو تم سے شافع المذنبین ہو کر ذکر دل میں اللہ در حلقہ ذکرین ہو ہو جا غلام ادب و سخا در سلک خادین ہو منکر کرامت اونکا از جملہ سنکرین ہو پڑ نور کو مبر کو مغفور والدین ہو ہر بحر میں وہ ملگین دیدار بیا والدین ہو</p> |
| <p>محمود کی دعا ہے محمود کے خدا سہ محمود ہے نام جیا دیباہی صالحین ہو</p> | |
| <p>قصیدہ در بیان جنگ احد</p> | |
| <p>جب جنگ احد سے میرا یوسف وہ پہا ہو نکلے تہر مدینہ سے غوغا عایشہ بی بی</p> | <p>حوران مدینہ کا کیا حال ہوا ہو آیات جاب عن کے ناحکم ہوا ہو</p> |

زندان مبارک کو لڑائی میں احمد کے
 آلودہ کئے خون سے کیوں نہ کھنچنی کا
 تھی فاطمہ بی بی جو رسولِ عربی کی
 لانے تھے صبح سے وہ چارہائی کو سر پر
 دانش افزائی جس کی تم کہا یا تنہا خالین
 دائرہ مبارک سے گر خون نہ تھک
 قطرہ جو گرسے میرا زمین پر تو میری سب
 مالک بن سب خان جو صحابی تھے نبی کے
 دو ترخ سے پچا جس نے بیات خون مبارک
 جبریل سے مانگے تھے وہ زندان مبارک
 ارشاد نبی ہو تو میں کفاروں کی ماروں
 فرمائے ہوں میں رحمت اللعالمین علیہ
 اٹھو نگا قبر سے تو میرے ماتم ہو زندان
 نسبت ہے تیری خالق و مخلوق کی بار
 عبد اللہ عیسیٰ تھا اور عقب بن و تاص
 ان چار شقیوں نے کئے آپس میں عہد تھو
 یہ جانے نہیں دین محمد کا قوسے ہر
 نے اتار ہوئے چار جو دشمن تہی نبی کر
 یہ چار تے یا پانچ تھے کہنا را شد تہی

سنگوں و شہادت کئے کفار برا ہو
 جس نے مبارک کا خود عاشق وہ خدا ہو
 بہر فی تھی وہ مونسہ بایک جو خون سے بہا ہو
 ایسا ہی تواریخ مسارج میں لکھا ہو
 اس چاند سے عزم پر تہی کلمہ کبسا ہو
 پہا در اٹھ سے نے جذب کیا ہو
 آویزا خدا اب اوئے زمین سے نہ کیا ہو
 کر کر وہ تبرک پہنے خون تاکہ شفا ہو
 عاشق جو محبت سے بیا اہں کو شفا ہو
 توحید کو دیکھا اُسے گر مجہد کو عطا ہو
 تاباں دیگر تم کو نبی کچھ نہ ایذا ہو
 کیا خوب شفاعت کا وسیلہ یہ ملا ہو
 زندان محمد کے اوپر جسم خدا ہو
 امت کو میری کیا تو منتخبے گا خدا ہو
 عبد اللہ شہاب الی خلف رسد ہو
 مارنگر محمد کو تادین اونگا کھٹا ہو
 خطرہ تھا یہ شیطان کا جو دلیں جا ہو
 کیسے وہ خرابی سے مکراد سکرنا ہو
 کیسے وہ خرابی سے مکراد سکرنا ہو

ایک برس کے عرصہ میں مکر بھرا آسیر
گرفت میں لگا تیرا سب سے ابنِ خلعت کر
پہناتا تھا اس طور گویا بیل کے مانند
بہتا تھا خود نے سب سے نیزہ سے مائے
دشمن جو محمد کے ہیں کفار ساقی
مگر تجھ کو شبہ ہے تو کیا دیکھو قرآن
ہے خلق محمد کا گلستان گل شاداب
محمد کا خلق کسب نہیں فضل خدا ہے
ہو جان کہ فرمان نہوا اپنے سے پر
عبداللہ ابی تھا جو منافقوں کا سردار
بند اوس کے پر ہے آپ جہازہ کو نماز
کی عرض عمر نے یہ منافق تھا بڑا ہمت
پہناتے گر چھوٹے کا سیکو لوٹنے پر
ایک بیاضاف بہت اٹھایا بنی کا
بہر حکم ہوا حق نہ بڑہو اس کی نماز اب
گر مانگو دعا اس کے لئے ہاں تہہ پس با
ستر سے زیادہ میں دعا مانگو لگا اسکو
کیا پانی نہ نہی ہندہ نے تہہ کا کلیجہ
سینہ پر ہندہ کی ہندہ کاوریا تہہ کہ نکلیا

نفرین سے احمد کو کوئی زندہ نہ رہا ہو
خود دست مبارک سے بنی زخم کیا ہو
تہا زخم درالیک وہ سوزش سے جلا ہو
زندہ نہ ہو مگر کلبس میرا کام ہوا ہو
ڈالے گا جہنم میں خدا تاکہ نہ رہو
سبعین مرا آہ جو سورہ میں لکھا ہو
خود بینی دیا چوڑ جو بول کی سونگھا ہو
محمد ایازا بسے بنی پر سے نہا ہو
مردار ہے وہ لاکھ برس گریچ جیسا ہو
وے جامہ مبارک کا کفن اسکو سنا ہو
کیا حجت عالم رحم ختم کیا ہو
نفس کے عمرت کہو جو مٹنے کیا ہو
کر صاف گذر جاؤ جو کچھ اون کی خطا ہو
صالح کی یہ خاطر سے دعا اپنے منکا ہو
لاصل علی قسم علی قبر کہا ہو
تبدیل نہ ہو بس جو کہ تقدیر لکھا ہو
اللہ نے مخیر جو مجھے اس میں کیا ہو
ہے معاف گناہ ہندہ خوشی جو کیا ہو
جبکانہ گناہ نہ عمق اور پست ہو

اولنوی بھی سروت تھی جو رکتہ تھو کہ دت
ہلتے تھے لب پاک قبر میں بھی گفن میں
کیا برویا تھی وہی اب جو گفن ہے
واہ میرے بنی آپ عجب سینہ منھا ہو
توازیست استی صحابہ فرسنا ہو
سرخی وہ کنارہ کی کیا اسرار چھپا ہو

عارف وہی مسکین شاہ ہیں انکی غلامی

محمود نوکر ان کی محبت میں فنا ہو

قصیدہ در بیان جنگ بدر

یارپ جو اٹھوں قبر سے شہدار بدر ہو پڑ
پوچھے تھے بنی بدین کیا کتر نصا
صدیق و عمر سے ہی صلاح مشورہ کو
صدیق و عمر عرض کئے ماتہ لیو وار
بس اوکو دعا دی کہ پھر سر جو غارت
در گاہ مقدس میں بنی کی وہ ادب سے
جسدان سے کہ وہ ماتہ میں ماتہ ملا ہے
بیت کے تھے ہم نے بنی تم سے ہمک
جسدان سر کبیت کئے اور کلہ پڑ ہم
ہم کو ہے یقین آپ پر محبوب خدا کے
کس کا ہے نصیب اے دست خلیل البشر کا
جو خاطر اقدس میں بنی آئے سو فرامین
بیت کا تہا جو رہ زقرار اب ہی وہی ہو

اولن تین سو تیرہ کے میرا سا شہر ہو
اب جنگ بدر ہو تا ہے کفار و کفر تو مار
فرماؤ بنی دیو صلاح چھک تو باغور و پڑ
چارہ نہیں ہے جنگ سواۓ شہ ابرار
تو منتظر اس بات کا انصار کیوں حاضر
کی عرض کہ بیعت ہوئی میں آپ کے جیسے
وہ دست بنی پکانین دست خدا سے
مشہور حرم اہل جنگ ہی بیعت عقیقی
بے زر میں غلام آپ کے جو چاہو کر و تم
مسکین شاہ کا مقصود ہے بشہ کو کھا
انگشت مبارک سر موافق الفکر کا
حاضر میں غلام آپ کے جس جنگ کے لیجاؤ
یہ جان ہی ادنیٰ مال ہی سب ملک بنی ہو

ارثا دینی آگ میں گرجاؤ تو گر جائیں
 گر حکم کریں ہم کو سمندر میں ڈوبیں ہم
 ہے برگِ عمادِ دین سے بہت دور
 ہم اہلِ نیکو ثابت ہیں جو دشمن ہو کر لڑے آپ
 غماطر نہ دیکھو باپ نہ بہائی نہ پسر کی
 فرمائے نبی وعدہ کیا تم سے خدا نے
 شیطان بن آیا تھا سہرا تو کی شکل پر
 مسعود نے بوجہل کاجب کاٹ لہو سر
 تھا دشمن اللہ نبی کا کفر ملعون پر
 سن بارہ سو نو کے ادیر سا ہی محمود

کافر ہو اگر باپ تو بس کاٹ کر سلا لیں
 تا ملک حبش شہرِ عدن تک بھی چلیں ہم
 ہم ساتھ تمہارے ہیں جلد فیض کے گنج
 ہمراہ رکھنا چکے میں اب نہیں ہر تاب
 کیسا تو نبی آپ کی صحبت نے اثر کیا
 نصرت و فتح بدر میں ہو فضلِ خدا سے
 بہاگ لیا دیکھا فرشتہ کاجب شکر
 رمضان کے مہینے میں فتح ہوئی تھی بدر پر
 ہر شکر خدا مر گیا اس امت کا فرعون
 اس نفسِ الجاہل کا سر کاٹے تو زود

محمود کو برکت ہو نظر شیخِ عصر کے
 کیسا شہرِ سکین کی توجہ نے اثر کیا

تعریفِ محمد کی پہلا کس سے ادا ہو
 بیچن ہو اچن ہو اچن سے بیچن
 بنیو نکو کہہ ساند گنہ گاروں کو امل
 ماضی ہے نہ مستقبل نہ سال ہر پہنا
 عاشق کی خطا مثل خطا نہیں ملالِ آخر
 ہم نامِ محمد کا ہے جو نام لے محمود
 کس رہ پہ یہ جاوے گا سکین تمہارا

توصیف میں جس ذات کی جب ذاتِ خدا
 یہاں سہ جہا تو نکا کیا بس تو ہوا ہوا
 صیغہ میں علینا کے کلام حق کا لیا ہوا
 گفتارِ شمعِ حق فہم لب پہ لیا ہو
 بس عشق وہ محمود آماز رب نہ تھا ہو
 بس خوف ہے کیا اوسکو جو امتی ہوا ہو
 کون اوسکو بلا دے گا جو تم اسنے خفا ہو

مختصر ہوں مسکینوں میں مسکین چھین
 مسکین ججے بعد تنہا ہی پہر کیا
 تھا من وہ یوسف کا صحیح مشہور نیا
 گرچہ کہ صحابہ نہ ہوئے ابیہار افس
 سب پر نہو کامل مرید عاشق صادق
 جب پیر کمل ملے اور طالب صادق
 عارف وہی مسکین شاہ من پیر کمل

مقبول دعا کر میری حاجت یہ رہا ہو
 مسکین کر گناہ سے بچاؤ و صلہ خدا ہو
 تنگدستی نہکے فتنوں میں محراب نہ چکے ہوا ہو
 کیا فرق صبح اور پنجین نہ ہوا ہو
 اس پیری مریدی سے پہلا فائدہ کیا ہو
 امان فضل خدا شامل ہو اور قرب خدا ہو
 کراولن کی غلامی اور محبت میں فنا ہو

سن بارہ سو نو سو و ستمائے ابرسات ہر محمود

شہسان کی نیند بھوسن چھین کر کسیسا ہنوس کر کر

سہم کدیا کہ مغفلم و کب دو
ہے دل صاحب دل کا مجھ تو کہہ
ملکجا تو قال اور ہو جائے سچ حال
رہے ذکر اللہ ہو دل میں ہر دم
اگر جائے جان نہو غم سر مو لک
ہے درد جدائی میں کہیں کے جھرو
بہار دو کوئی بسم کر شئی اندر
کر ویک نگاہ تو چہ ہے مرشد

نقد قیادہ کنہیہ وہ کہ کتاب حکم کی کراؤ
کسی صاحب دل سر و ملک کو ملادو
سہین بجز وحدت میں ایسا ڈر بادو
شیلاست غیرین کو دل سر شاو
محبت بنی ایسی دل میں جادو
اے دایہ وصل حق کی مہادو
اے خلا صیر جلد لنگر اٹھاو
محبت یہ دنیا کی دل سر گشاو

بہارِ زریں نازِ شیریں محو

دے پڑندہ اور اسکو یہاں سے اڑا دو۔

| | |
|----------------------------------|------------------------------------|
| اول تیرہ تیرہ سے ہم کو ملا دو | پہر اس بعد مکہ میں روکھا دو |
| کہان سر نہ دہ پر نالہ نیر آشت | طیغ اندر احرام حج کا بندھا دو |
| کعبہ آویختہ سہارا لیا لہم کو | خسل آب دریا سے ہو کر ادا دو |
| کہان ہوشیاری ساقی آب مزہ | ذرہ شبنم لب کو وہ پانی پلا دو |
| سہ سے کس باز پر آب مزہ کا چشمہ | یہ آتش سحران کو اس سے بجھا دو |
| نہیں یہ چراغ پناہ کی نظر کا آب | شکم سیر نہ مزہ دہ چھو پلا دو |
| سہ سے کس عجب وہ مکر میں پاک یارب | وہ دیوار کعبہ سے سینہ لگا دو |
| کہان حجاز و سہ دست کا پتھر | وہ کونے میں کعبہ کے بوسہ دلا دو |
| طواف قدم سے طواف ہوا دل | ہمین باب اسلام ہو داخل کرا دو |
| صفاد ورنے میں صفاد ہو دلکو | پہر مرد واپہ محرم کے سر کو منڈا دو |
| ذبح ذنبہ ہو یا شکر گاو بکرا کو | پہر احرام حج کا منان کرا دو |
| بس انجاس کنکر کو فرو لہو لے | سر شیطاں کو ہفت کنکر وین بگا دو |
| لے دو میں ہونا بار میں نہ کجیجہ | ربی جمار واجب ہے مسئلہ سنا دو |
| کرد اہل حرمین کی نظیر و توقیر | خبر و ارمان اور کا دل مست کھلا دو |
| قیامت ملک گر کر سے مع کعبہ | نور گاہ ایک سر ہو سنا دو |

نہو و سسل جب تک کہ مجھ سے محمود

تو دیدار مرشد سزا دے کو صفاد و لہو

اور اس بادشاہ ابرہہ کو سزا دو
سہ خود گر لہا سب کو قصہ سنا دو

کوئی سورہ الم تر کیف پڑھا دو
گرانے کو کعبہ کے لایا تہا ماتی

مقابل میں کعبہ کے ملک میں
 کلیہ تہا گریہ جو اسہ وزر کا لڑ
 تہا ملک میں تہا تخت گاہ اسکا
 گرانے کو کعبہ کے لایا تہا لشکر
 فلک سے اتر آیا لشکر ابابیل
 یہ پھر چڑیوں نے آخر بڑی ہاتھوں کو
 حفظ چکنی مٹی کی ہری گولہوں میں لڑ
 سہ قرآن میں سورہ الم تر کیف
 مفصل ہے تفسیر غزنی میں قصہ
 نفی کعبہ کی ہو گئی عین اثبات
 کیا عزت کعبہ ایک فیل محمود
 رکھا سر پہ عیدہ دیا گنہوں کو ٹیک
 اب پایا ہے اسلام زور و قوت
 محبت نہ کہہ دل سے اللہ نبی کی
 ہوئی ہم سے حج اور عمرہ میں تقصیر
 رہے یاد ایک فتح مسکین شاہ سولہ
 سن بارہ سو نو پیر آئے ہجری

بنایا کلیہ تہا ادس کا جہلا دو
 اب ادس کو جلالت حق سے ڈرا دو
 اب یہ قدرت حق جہش تک بنا دو
 اب موجود ہے راہ منامین پہنچا دو
 سوار فیل اس پر برہہ کے گرا دو
 کیا کیا غارت سوزت ذرا دو
 دو بچوں میں ایک جو بیچ میں اب کسا دو
 شرح کر کے تفسیر قرآن پڑا دو
 اگر ہوشب کس کو اسب منگوادو
 اب یہ غرت کعبہ دانی بڑا دو
 بچہ نام محمود سب کو بچا دو
 ادب خانہ کعبہ سا راسکسا دو
 کفر کے اب دشمن کو سار گھسا دو
 جان و مال ہونکی راہ میں لڑا دو
 ہر اسے خدا معاف وہ سب کرا دو
 یہی حج اکبر ہے سب کو سنا دو
 یہ مسکین محمود کا دل تہا دو لڑا دو

پڑا ہوا شوق کعبہ میں اشعار محمود و لڑا

مہمان نامہ بڑا شوق اسب بڑا دو لڑا

جدائی میں کبھی کبھی عمر ساری
شکر ہے اگرچہ ہوئے حج گیارہ
سالم ملیگی جسرا خیر نعم کو
ہوئی ساتویں کی خیر کجی حساب
کہاں ہے وہ میقات ہمارا لیم لم
ہے ہر شتم و بیکہ قلم سب خفیف

ولہ

ایامت فریب سے اور آخر زمانہ
ہو بیماری جس کو بزم و جنون کی
مرض عشق کو اس دوا کا اثر ہے
شل ہے کہ چہ تپا نہیں عشق اور شک
چسپ کب تلک غلام تپہ نہیں کیری
عشق محمود کا خود ہے حافظ کو
مرض عشق ایاز سے بڑا اختیار اب
سلامت رہن پر مسکین شامیر

سچ گفتہ ذجال سواب بچا دو
دینے کا خرم اور اساک چکھا دو
دینے کی تہڑی سی خاک شفا دو
بہشتیں تیرا سو چہ بھری ظاہر کر دو
اب بازار میں کام بخت بچا دو
گمان بے محو کمال مت دکھا دو
اوسے جلد دیدار کی لپ دو او دو
اب دیدار کی اپنے لذت چکھا دو

خوش آواز ہوش چوینان جو
تصیدہ اب محمود کا پڑھ سنا دو

اگر دیکھو ان میں عاشقانِ خدا کو
سب جتنو اپنے محبوب کی ہوا
کروں اوسکے قدموں پر تو کیا جانو
سے لازم چور سے بھی گمان کو

شمع پر شمع یا شمع پر شمع ہے
 یہ دل عاشق کو کتنی نور ایسا
 ہے چہ چہ نور چمکے حسد کو
 زبان میں بزرگوں کے تاثیر جو
 جو چاہے اس سے ہر روز ایمان کو
 یہی امتحان ہے یہی امتحان ہے
 کہ وہاں ہی رہا کہہ تم سے ہمارے کیا کر
 کہ وہاں ہی رہا کہہ تم سے ہمارے کیا کر

درویشی پر گناہ گار

اس سے بہتر قصیدہ تو راجہ دلان کو کر

نہ دیکھا ہو بس ایک ان خدا کو
 نیچے تندرانی مدینہ کی کیا سہ
 ہے بجز محبت میں ہر ایک ڈوبا
 ست جتنے کہ حاجی وہ بہانہ کر
 کہان ایسی قسمت جو نسبت ہر عمر کی
 اگر کاش اتنی بھی ہوتی جو نسبت
 در کعبہ اللہ کا جو تہود سے مسکن
 اگر دیکھتے کہ یہ یوسف زلیخا
 بغین کرتے اپنا جگر پارہ پارہ
 نہیں جن ہوتی اس سے عاشق کو کہ ہم
 خدا یا کب آویگا وہ دن بھلا پہر
 تو جاؤ کیجئے کہ جسکے باشندگان کو
 قدرا تھان کی ہے جس میں عینان کو
 جب دیکھیں گے حرمین کو ساکنان کو
 یہ دعوت ہے ہر بخشہ گناہ عاصیان کو
 بھر ہم سے بہتر وہاں کو خزان کو
 نذر سے لیجا تا میں سر ملکان کو
 شہنشاہ سے افضل سمجھو دار بان کو
 نکرے کہی یاد مصرا و کفایت کو
 اگر دیکھتے میرے یوسف کی شان کو
 دیا چہوڑے یہ ہے وہ اپنے کمان کو
 جو دیکھتے ہم فائدہ شتران کو

سفر مجبور کا زمین اسی کی خاطر
 بنایا نشان گہر کا مکہ میں اپنا
 رخصتی نہ کیوں ہو ویراس گہر کا
 تڑپنا نہ دیکھو اس گہر عاشقوں کو کچھ
 سنا میں زور دیکھ جا کر تاشہ
 کہاں بہم فرو بہ مصر میں امیر
 بہت سا اثر ہے یہ عربی زبان میں
 سکندر کا ایسا کہاں تھا نصیب
 کہاں کفن میں مجنون کے نشہ
 نیکہا ہو گر حال مجنون کا لیلے
 کہاں ہے اب سردار اس قافلے

بنایا ہے گہر کو تیرے اسمیٰ کو
 کہاں نہ ہو تیرے محرم پہلا نشان
 بتا دے عشق پر خطہ شان کو
 مدینہ میں جا دیکھ سے زائران کو
 کہ کرتے ہیں کس طرح قریبان کو
 دزدہ چکھہ مدینہ کا شیریں بان کو
 دیکھ کہ اہل کو سے عربی زبان کو
 جو ہر تخت محمودن حاجیان کو
 خیانتے ہیں بلبلک شور و فغان کو
 تو دیکھ دین موفات کو حاجیان کو
 سنا دے جس ناتھ کے ساربان کو

دعا ہے یہ محمود کی یار کے خدایا
 سلامت رکھ مسکین شاہ رازدان کو

نہ دیکھا ہو زیب میں جو عاشقان کو
 کیا جذبہ دل سے عاشق کو مجنون
 نہ اردن تو کیا بلکہ لاکھوں سے عاشق
 ستارہ فلک کو بھی ہے یہ تمنا
 نہ دیکھا ہو ملک و دیندار ریشہ
 ہر کہ متزلزل اوپر اترتے دنست پر

تو جا دیکھ مکہ میں اب حاجیان کو
 گیا بھول عاشق نے دوزن جہاں
 بس آتے ہیں حات دار الامان کو
 کہ دیکھے حرم کے ذرا نشان کو
 جو دیکھا ہو حرمین کے عالم انکو
 سخاں ارجہ بجاں شکہ گران کو

مقال اربعہ جمال شہلہ کے شبہ یہ
 جدا جبکہ پڑتا تو مست ہو تا جہاں
 ہر اک منزل اوپر اترتے وقت پر
 ہر ایک کی یہاں سے ہر حاجت روئی
 بہت یاد کرتا ہے دل جیل محبت
 کب آؤنگا بیقات ہمارا یلم لہو لہو
 پچھارینگے لیک لیک لبیک لبیک
 سنہوں کہ قرآن ہر افادہ و فضل
 کب ہر دین کے داخل ہم حرم میں
 اتر کر سواری سے ہو دینگے یادہ
 منگینگے دعا ہم لب لب و الحاح
 بلا ما رخصتان عربیہ زبان کہ
 خجل ہوا کہ کرناست عاشقان کہ
 یہ کہنا ہے جمال اپنے میان کہ
 یہ ہے یہ قلم عالم از خواہگان کہ
 اور وہ سب جو نرہاؤں میدان کہ
 کہ باندہ پیچہ احرام تنوع قدان کہ
 سناؤ نیلورہ بلبیلہ حرمان کہ
 الہی نصیب کر میری دستمان کہ
 کرینگے و ناقون کہ تنگ سران کہ
 جب دیکھنگے مکی غطت و شان کہ
 کرینگے خوشی صبا عید رضا تنگو

الہی برکت سر حج ساترین کے

طفیل بنے بخش محمد سود خاں کو

اگر دیکھوں میں عاشقان خدائے
 جب ہو دینگے داخل ہم لب لب کہ
 کینگے خوشی سوا سب وقت رونا
 کرینگے دل و دل کو الفام دیکر
 ہوا رہنا تو نے لایا حرم تک
 کر دینگا طواف اور چہرہ نگاہ کا
 کر دن اور سننے مدھون پتھر ناں کہ
 لجا دینگے ساتھ ہم علیہ روان کہ
 یہ کہہ دیا اپنے اس سار یا کو
 سلام علیکم سب ہمراہ کو
 مرے تک نہ پہنچاؤں گاتیر جہان کہ
 سہی کر صفا اور مردا کے دویا نکو

| | |
|--|---|
| کیا جب کہ اصلاح کھلا پس وہ احرام کب ہووے نیگے شب یا شہزادہ کی کسی کا کب احرام کب ہر نیگے فارغ اقامت سنائیں کہیں تین دن تک تو بھر سے بڑا نماز صبح کے نہ کرے کہ ہر روز فیض شب قدر رکھا جائے ایمان دنیا میں رہنے منورہ خضر ہے وہ میدان عرفات کر نیگے طواف اور کر نیگے یہ سجدہ | دعا ہے طواف بنے تو دوستان کو کر نیگے منائیں کب قربانیاں کو کر نیگے طواف اور نہ نیگے سران کو اور ہر روز مار نیگے لنگر شیطان کو تو کر دو اپنا حاتم خواجگان کو بخشدے فضل سے تو عطا کیا کو زمین کو قبلہ کب اس دھان کو کہ یعقوب بہولیں وہ یوسف کنعا کو جو دیکھیں اگر کعبہ کی غفلت شان کو |
|--|---|

جہاں ہو محمود سکین سے اپنے کو
سمجھ چل جنت تو اس سائبان کو کو

| | |
|---|--|
| کہہ رہے کہ عرفات پر سارے عاشق برابر ہے اس جاگدا اور سلطان کیا نسبت ہے ممکن کو واجب ہو دہم اگر تو ہے طالب تو حلقہ میں آجا کر نیگے تیری دستگیری وہ ایسی نقطہ ایک نگاہ توجہ ہو دل پر کو کو میں کامل مکمل میرے پیر اس وقت میرے پیر کا نقشبندی ہے جہنڈا | زمین پر نظر ہے کہی آسمان کو کو جو احرام سکین ہوشا و جہان کو کہ قربت ہو سکین شاہ لاسکان کو رحم آویگا خواجہ خواجگان کو بچاؤ نیگے شیطان سے اپنا ایمان کو کہ بس کرتی ہو یہ بقائے ایمان کو میں ہاتھ نہیں یہ ہاتھ شیخ زمان کو پہچانا تھا عرفات میں یہ نشان کو |
|---|--|

| | |
|-------------------------------|---------------------------------|
| تہا نعلین بردار عرفات میں تو | لے ہاتھوں میں دامان شیخ زمان کو |
| اسی طور روزِ حشر میں بھی یارب | سُکھنا جہاں پیسہ سے خوار مان کو |
| دعا میں بزرگوں کی تائید سے جو | کہاں ایسی قوت سے تیرے بزرگوں کو |

وہی حج اکبر ہے محمدؐ و تیرا

کہ نئے غفور استعا صیان کو

قصہ حضرت اسماعیل علیہ السلام

| | |
|--------------------------------------|--|
| خلق شاہزادے براہیمؑ پہ چننے چلا | وہی خنجر پہ حسینؑ کی ستمیاد چلا |
| خلق ہرگز نہ کٹا اگرچہ چلا کے خنجر | تہا براہیمؑ کو اللہ نے بولا بسک |
| زیرِ خنجر سے اسماعیلؑ بچا کر نہ | تیرے کسٹور حسینؑ کا سہا کر ب و بلا |
| اکہڑیں نوین دیوچہ کے بڑا خواب لیا | کہ تو قربانی براہیمؑ پہ سونا کیسا |
| گو سقدان بوشتہ زنج کو لیکیں اور | خواب دسویں کو بڑا صاف بچہ لے طور |
| حکم قربانی کا بیٹے کو کئے ہیں ہم | وہ اسماعیلؑ ہے محبوب جو جانا تم نے |
| صبح اٹھ کے کہے بی بی سرخس لیں | آج بیٹے کو تو ہاتھوں سے غسل اپنے |
| وٹال کر سر میں وہ روغن کو پہا و رشاد | صاف زلفوں کو وہ عینیں کو بی بی کرے |
| نشل زکس کے مہن اکہین تو وہ سر کو لگا | جامہ پاک و عمدہ کو پہا سن پہ پھنا ڈ |
| ماجرہ بی بی کے عرض کہ ای دست خدا | آج لیجانتے ہو بچہ کو کہو کونسی جاؤ |
| ایسا فرمایا کہ ہے آج ارادہ بی بی | ساتھ لیجانا اسے کہانے کی دعو بلی |
| دوست گھر کو محبت سے بلا یا ہم کو | دوست کو گھر پہ جگر گھر لیجانا سمجھو |
| دستے رسی دچہریا بولے کہ بیٹا جان | سہو کے حیرت سر وہ بی بی نے کہا کیا سبب |

میرے بچ کو لیجانے ہو ضیافت میں تم
 کہہ رہی جو لیجاہوں تو میں ہی عرض مند
 میری چہرہ کی دل سے دیکھ کے لیجا تاں خوش
 ایسا سارے کے وہ جانی سے جو خست چلا
 راز میں باپ سے کرتے تھے وہ بانا لیا
 کہہ پیار سے میرے دل بند میرے سہارا
 آسمان اور زمین بنے بنایا ایسا
 حال یہ دیکھ کر شیطان نے از کر وید
 مان و باب اور ہی لڑا کا جو وہ ہوا تینو
 مرغ جان ان کا میرے جال کے دانہ میں
 خوب قابو میں میرے آکر میں اب تو ہوت
 بن کے ایک شمع کی صورت کہا دل میں
 دل میں کینہ تھا وہ ظاہر میں کہہ الفت
 سب سے اول یہاں آیا کہ جہاں خاتون
 بی بی صاحبہ نے فرمایا کسی دوست و گھر
 پر وہ مرد و دے بولا کہ غلط ہے یہ سخن
 وہ حقیقت نے کہی اوسکو کہ تو ہے مجنون
 اپنے پیچھے کو اپنے ہی کہیں رہا ہر
 بلور دیکھو کہا اوس نے کہ اسی تم کو خبر

کام کیا رہی چہرہ کی کا ہے عقل اس کا کم
 مولیٰ جنگل سے لے آؤ گائیں اپنے ہر پر
 جسکے بلٹرن کا تو فریانی کر دنگا اس کو
 بیٹا قربان ہو پر حکم وہ اٹھ نہ ٹلے
 دوست کا گھر ہے کہاں باطاسو کہنا ہم
 دوست بیچون کا خانہ کہاں بٹکا و خلیل
 اکل اور شرب کی حاجت سے معطر ہر سدا
 دام و سوا میں چاٹا کہ کرے صید و قید
 و سوسہ ایک کو ہی ہو تو خوشی ہو مجھ کو
 رخ بھی کرنے کا نہیں دیکھ لڑیگا وہ بھی
 مکر جو چاہوں کر دن پہنہ ملیگی نصرت
 دام میں پہلے وہ بی بی کو پہنانا اپنے
 جسٹاں لڑو کہہاں بھیجا سوبو لو سے
 کہ سلام دیکھو کہا کچھ ہے یہ کہت ہے
 باب کو ساتھ گیا کہانے مرا تخت جگر
 مارنے لیا بیٹھے کو تیرے بات میں
 عقل کو تیرے میں نہیں لگا کہن کیا بولوں
 اب اس کو کہا دیا سنتے میں کہیں آیا ہے
 نہیں معلوم کہ اللہ کا ہوا دن کو امر لڑ

کرتو قربانی تیرے بیٹے کو اسے سیر خلیل
 اس سبب اور گمان خواب سوس پیر کو
 جب سننے بی بی اس بات کو بولے آنا
 میں ہوں حاضر چہ چشم قتل میرا پر
 ایک جان بیٹے کی کیا بلکہ سیر لاکھوں جان
 تو یہ چاہتا تھا کہ اللہ سے ہو دوسری میری
 جب سنا دئے جواب ہر گیدل میں یوں
 براہ میں جا کے براہیم کو یو لائیم و کو
 بولے کوئی کام کو جاتا ہوں میں اس جنگ میں
 خواب کی بات سے لجاتے ہو ہمراہ لوکا
 کیا فیج ادسکو تو کرتا ہے خلیل اللہ اب
 خواہ صورت ہر بہت نیک ہے یہ طفل صغیر
 بعد اوس کے تو پشیمان بھی ہو گا عاقل
 سن کو فرما سے میں جانا تو ہر شیطان گمراہ
 دشمن جان ہے شیطان ہر تو مرد و عین
 آیت ان عبادی جو کہا ایک کا خدا
 روسیاء ہو کے کہا دلمین وہ شیطان چور
 وہ ہے لڑکانہ بچہ نے گا دغا میری اپ
 الغرض اس نے کہا جا کر اُسے سہیل

خواب سیرائیم کر فوج کرتو جسے اسماعیل
 لیگ مارنے وہ مجھ کو نہ جوڑا سمجھو
 دوسرے ڈالنے شیطان یہ ہے آیا اللہ
 راہ میں اسکی جو قربان ہو اولے خوشتر
 نام اللہ پر تصدق کروں سران تیرا بن
 جیل نخل سوری شیطان یہ صورت تیری
 دوسرا کرو تازہ کو نکالا افسوس لڑ
 اپنے بچے کو لئے ساتھ گدہر جاتی ہو
 بولائیں کام پڑا خواب چچو جو شب میں
 فوج کرینکا ارادہ ہے سو سمجھا تیرا
 خواب پڑتے ہیں نہ ہر دن نہیں سچ ہو
 نشانہ اذیکو نہ کر ذبح بس ای فتح گبیہ
 یاد بیٹے کی کرے ماتہ ملے کیا حاصل
 کلمہ لاجل ولا قوۃ الا بالمشور کو کر
 مکر تو بار دیگر سے نہ کرنا یہ کہیں
 دسترس خاص یہ بندہ دنیا ہو گا سیر
 دونوں ثابت جو ہیں ان کا وہی قضا چرم
 باتوں شیریں کو جو مانے تو نہیں ہو عجیب
 مجھ کو لیجا تا کہاں باپ تیرا ہو جو خلیل

در جواب اس کے کہا ایسا بیخ اندر
 پہر وہ ملعون نے بولا کہ غلط ہے یہ بات
 پہر جواب اس کو سماعیل نے ایسا یہ کہے
 آج تک کوئی پہلا باپ بیٹا ہی بیٹھے کو
 پہر کہا اس نے کہ بس حکم خدا سوا کے
 اوسکو بولے یہ سماعیل ہے جب حکم خدا
 یوں روایت ہے کہ یوں جیل سے آزاد آیا
 کہ یہ آزاد ہے جنگل سے دے آدم میں
 سنکے آزاد مردان سے وہی دست خدا
 وہ تھا شیطان کہ بس مکر و فریب اپنی
 الغرض بشر جیل پر گئے دونوں ملکر
 پر شفقت سے کہا اس نے کہ دل بند ہے
 تیری مرضی ہے کیا اس میں تو کہہ عقل
 خواب میں دیکھو جو بیٹے کو کہ اپنے خدا
 حکم جیسا ہے کہ رو دیا ادا یا آیا
 ایک جان کیا کہ اگر لاکھ ہی جان چو کہ اگر
 میں ہوں تیار چلو جلد کرو ذبح لے جا
 خواب کا حال وہ سنئے ہی سماعیل الیا
 دیکھہ ایسی وہ خوشی باب اپنے ہو میرے

دوست نے ہم کو وہ دعوت میں بلایا اپنی
 سرخیز اتن سے جدا کرنے کو چاہتا ہیست
 رحم دل بسکہ براہیم میں آیا میرے
 قتل کر ڈالا براہیم کے گاہک کو
 قہج کر ڈالیا گاروانہ کرے گاسن لے
 میں نے اس حکم کو مانا یہ نصیبہ میرا
 تیرا دشمن ہے اسی کو میں سوشن کہہ رہا
 باپ کو جلد ہر حیرت سے بچا روں میں دہین
 کنکرے مار کے بس جلد تو آجا بیٹا
 تجھ کو دینے کو دفن آیا تباہیٹے میرے
 خواب کا حال براہیم سنایا ازبر
 قہج میں تجھ کو کروں خواب تھا ایسا
 سن کہ اس خراپ کو کی عرض خدا کو مرل
 خواب کرتا ہے رسول خدا وہ سچا ہے خدا
 صبر چاہیگا خدا میں ہی کروں گا اچھا
 میں خدا کرتا سر نہ سنا تاہم
 کچھ مردت نہ کرو میرے کہ رو حکم ادا کرو
 خوش ہوا تھا کہ بس جامہ میں اپنے پہلا
 بولا فرزند سے کیا وقت ہے ایسا بیٹے

تجھے پیغام کیا موت کا میں میری جان پڑ
 عرض کی غم نہیں کچھ مجھ کو خوشیاں دینا
 ہے وہ فردوس رضا اور بقا سے اسکے
 ایک غم اور درد نہ کوید رہے میرے
 عمر بہر تم کو رہے رنج مجھے یک ساعت
 گھر میں کیوں خواب نہیں مجھ کو سناؤ آقا
 میری ماں باجرہ لبالی سے میں جھرت ہوتا
 دیکھ صورت کو میری باتوں پر رودہ اگر
 غم نہ کہا صبر تو کرنا کہ قیامت میں تجھے
 ایسا فرستے اگر خواب میں کہتا گھر میں
 دو لون تینوں جو یہ رہتے کہیں دل ہوتا
 مجھ پر اس وقت یہ ہو جاتا عتاب اللہ کا
 خواب میں سارا مفصل کہا اب تجھ کو
 چند وصیت کئے بیٹے نے کہا کہ اچھا بھلا
 رنج کے وقت میرے ہاتھوں کو اور ہاؤ کو
 پٹی آنکھوں کو بند ہو مت یہ نہ دیکھو میرا
 منہ میرا نیچے کرو اور چٹری کرنا تین
 میرے مخلوق پہ پیہر دے گے چہری کو جلد
 میرے کرتے کو خون الود نہ ہونے دینا

غم کے عرض میں خوشی کیا ہر سو کو تو بیان
 دار دنیا کر کیا ہے وہ بقا میرے تئیں
 مجھ کو آرام ہے یہ جان کا دنیا سن لے
 جب تلک جیو رہو داغ یہ نہا ہوا لگے
 رنج یہ کیسا رنج بیٹے کو کرنا اس وقت
 خواب پوشیدہ رکھا تم نے نہ بولنا نا
 جو وصیت مجھ کرنا تھا سو کرتا باوا
 میں تسلی سے یہ بھانا کہ اماں بس کر
 اجر دیو کا خدا فضل سے بخشے گا بھتے
 جوش الفت یہ تیری ماں کو جو ہوتا دلیر
 ماں سے بچہ کو جدا کر کے لے آنا پڑتا پڑ
 کہ براہم نے بس حکم یہ ملا کیا
 کہ جیت سے چھڑا یہ زمین کوئی حائل ہو
 سدا گستاخی کو کرنا کہ جو کت ناماں
 بنوب مقبرہ پر سیستہ جگر کرنا نہ ہو
 جوش پدری سے نہ ارٹھائی کلیجہ تیرا
 تیز ایسی کہ وہ شعلہ سے سولس آتش ریز
 خلق کٹ جائیگا کچھ مجھ کو نہ ایذا ہو گی
 میری ماں باجرہ بی بی کے حوالہ کرنا

جاؤ گے جب تو سلام او سکویہ کہنا میل
خوش تو رہنا کہ شفاعت میں کر نہ کھینچو
جب تو دیکھ گی کسی لڑکے کو میر حسن کا
سن چکے چند وصیت تو خلیل اللہ نے
روئے آنا کہ وہ رونے سے خوش اور کرنا
تہہ لانا کہ جو حیوات پان سبے یوں
باپ رونے تہہ آدھریٹا اور روتا تھا
عاجزی سے وہ تسلی دے کہ پان والہ کو
حکم اللہ میں اگر دیر کہیں چو کہ تو دیکھو
انفرض دونوں نے پڑھ کہ یہ نمازی دعا
راہ میں تیرے آہی ہمیں رکعت ثابت
صادق الوعد رسولاً تھا جو وہ سببیں
آفرین آفرین اس بابا پر اور بیٹو پر
بیٹے اپنے کو وہ رسی سے محکم پائندہ
پہر کیا عرض کہ اے بابا میرا ہی وہ لطف
واسطے اس کی رضا کے میں خوشی بھرنا
دیکھتے ہیں جو فرشتے تو کہیں گے ایسا
وقت قربانی کے ماتھوں کو نہ یاد نکونہ
حق طاعت بہت خوب چوڑا رسی

سو نکلتے جا تو یہ جامہ تو ہو جیسا میل
نار و دوزخ سے بچاؤ نکالے امان میں
یاد کرو نامیری صورت کہ تہا بیٹا ایسا
جوش باطن سے روانہ کو گرایا اپنے
آسمان اور زمین رو نیسے سوا سکرو دی
روکے ہوئے کہ رحم کر دے خدا یا اؤ کمون
سننے والو نکالو جگر و نصیب بس بیٹا ہوتا
کہ بیکار و بیکار و نیکو ذرا سار دیکھو
دل نہ بہر جانستہ فرج چھپہ کو بہر جلدی کرلو
کیا درگاہ میں اس کی جو چرچون و چرا
صبر دنیا تجھے روشن بہر ماری حاجت
دل میں خوش ہو کر کہا سرگوش عید خلیل
حکم خالق سے سر نہ پہرا ہے جو سر
ہی انکھون کو بندہ یا اللہ وہ خیر کو کہا
کہو لڑکے بند یہ رسی کہ ہوا سون میں چین
جان دینے کو ہون تیار یا ابا میری
واہ براہیم کے بیٹے نہ بہت خوب کہا
جان اپنی دیا عاشق ہے بے شک بچا
فکر سوچی تھی مجھ ایسی کہا میں ابھی

پر خدا یوں نہ کہے مجھ سے کہ اسی سبیل
 جان دینے کو پس پیش کیا تھا شاید
 بیٹا ایسا بہین تیرا کہ جو وہ بہاگ کیا
 الغرض اپنے جگر گوشہ کا کہنا سن کر
 واہ خلت یہ براہیم نے پوری یہ کیا
 ہو کے تیار وہ بیٹے پہ چلا یا خنجر
 بس اسیدم یہ ندا آئی کہ جبریل امین
 کی مکان سے جبریل نے ایسی جلدی
 جسطرف مومنہ تھا چہری کا تو اسے لیکر
 خلق ہرگز نہ کیا گرچہ چلا یا خنجر
 ہم نیچے سے بن فدینا ہندج و نسیم
 صدقت الرویا تھا وہ خواب سوچا تو کیا
 شانین او سکی فدینا ہندج سنا
 شرح او سکی ہے بہت طول نہ لکھنا
 یا اگھی یہ طفیل اس کے جو ہے سبیل
 زیر فرمان وہ مرشد کے ہمیشہ یہ ہے
 اس زمانہ میں ہے وہ شیخ عمر سکین
 رہ دنیائیں تو ایمان سلامت بہنا
 ویدم مانگیا جاتا ہے دعا یہ محمد

دست دیا بند نہ کہے کیا تھی وہ کیا ہو سبیل
 بدخوشی او سکو نہ منظر تھا آنا شاید
 بند اوس پہ جو فرمان نہ مانے تیرا
 او سکو سجدہ میں رکھنا بند کو کہو لا اوس
 حکم اللہ کا سنا بیٹے کی پروا نہ کیا
 بولتا تھا بہ زبان سے کہ ہے اللہ اکبر
 لے خبر بندے کی جا اوس کو بچانا تو دہن
 آئے ایسا کہ وہ خنجر نہ چلاتا جو اسے
 حلن پر بیٹھ گیا مومنہ کو پہرایا وہ شتاب
 سچ کیا جواب ندا آئی فوجہ مست کر
 فوج کرد نہ کو اور جان بچالے اس کا
 ہم خزا دیتے ہیں محسن کو اسی طور بجا
 اوس کے بدلہ میں دیا بیچ میں ونبہ اپنا
 ختم کر مانگ دعا اوسے جو ہے رب وود
 رحم کر او سپہ ک تیرا ہے جو یہ طفیل
 تا دم زلیست خلافت او سکی رضا کر کے
 قلب مجاہد کو بس کرتی ہے کیا او سکی نگاہ
 تاج شمع نبی رہ کے اسی میں مرنا
 خاتمہ خیر سوا اور نہیں ہے مقصود

قصايد عربي تصنيف مير ومشر حضرت محمود شاه صبا قبله اندر مير قنبر

على النبي العربي بشيرا ونذيرا
ما راينا في العرب والعجم مثلك نظيرا
في وصف النبي قبل الوحي قال مجبرا
شاهد ورقه نزل وميع بن حميرا
سجاب الذي اسرى بعدده اسرى
في فت محمود املنا نظما و مشرا
يا خارق جابات سماطك ونورا
يا راكب فرس وغل قصوى لجيرا
حي في قيره في قبة خضرا
وارزقنا شفاعته الحبيبة الشورا
لا حاجة لوح قلم قرطاس ديرا

يا قوم العرب العجمي ملوكنا
يا سيد الدنيا ويا خاتم الرسل
هذا النبي وانا شهد با الله
من قبل ولادة نبينا محمد
يا سرادبي فتدلى قاب قوسين
في حقك لولاك لما خلت الاقلاك
يا راكب رف ويراكب درات
يا ساقى بير زمزم ويا ساقى كوثر
أمتي والى روى نداك احمد
لا تفرق من بيني وبين حبيبك
في فت النبي قلم ولسان عاجز وقاهر

محمود مريض عشق حبيلانت طيبي
بحاجة الى الامعاء خاتمة خيرا

يا رب بحق شباك النبي كل امت مغفورا
احمد ابو قيس وحيروا نور
في هذا الزمان مسجد خيفنا مشهور

يا رب بحق مسجد ومحراب ومنبر
يا رب بحق جبل عرفات وجبل نور
يا رب بحق مسجد نمره ومزدلفه

يا رب بحق ركن مقام ميزاب واسود
يا رب بحق سيدنا ابو بكر الصديق
يا رب بحق عمي نبي حمزة وعباس
يا رب بحق قرّة العينين حسنين
يا رب بحق كل بيت احمد مرسل
يا رب بحق سائقة الايمان خديجة
يا رب بحق زوجة النبي عائشة صديقة
يا رب بحق امهات المؤمنين تسع
يا رب بحق أم سلمة زين طائفة
يا رب بحق نبأ النبي اربع
يا رب بحق كل مهاجر وانصار
يا رب بحق قدوم نور جيبك
يا رب بحق كل جيب مشرق ومغرب
يا رب بحق عرس غلام علي شاه دهل
يا رب تو سلنا ايماء قطب الاقطاب

ازرق فاج وعمره منفا سعي مشكورا
فاروق وعثمان علي بحر اعذيرا
اصحاب جليل مجتهدين في امم خيرا
في كربلاء بيت معجزة فاطمة صغرا
ظهر قلوب المؤمنين كل حق تطهيرا
في حبس النبي في الفقت كل مالا كثيرا
قال النبي في حقها كلّي حميرا
سورة وحفيظة وصبيحة وحويرا
ما رية قطيعة براهيم صغيرا
ام كلثوم ورقية وزينب فاطمة زهرا
اصحاب بني كلهم كالشمع منيرا
خرج من ناند يجمع ظلمة وكفرا
احمنا جميع غربا مساكين فقيرا
لا تحرمنا في فيض وبركات كثيرا
مسكين شاه نقشبندي في معاد شهيرا

في بلدة حيدرآباد دکن عارف بالله
لا شبهة في هذا زمان شيخ كبير

من قبل لما في في الحيات الف مشكورا
مملو من العطر رشك صندل عبرا

الحمد لمن اسعد بلغي زيارت
الحمد لمن ارانا شيئا كالبني

الحمد لمن وصلنا دار حبيبي
 اذ بنا صلواته اربعين في مسجد نبوي
 لا تحرمنا باب شفاعة نبيك
 يا رب مجرت ثباتك النبي احمد
 الله تقبل مناجح ونريارت
 يا رب بحق معلمنا محمد علي رضوان
 بحق مشايخنا عبد الغني مغني
 جينا في حضرتك يا مريد مرسل
 يا رب بحق خواجسرار روضه محمد
 يا رب بحق بليك حجاج بيت الله
 يا رب بحق اولاد النبي طيب طاهر
 يا رب بحق ميمونه ماريه قطيه
 عام الف وما تين تسعين وتسعه

شرقا من الفيض وبركات كثيرا
 اقرارنا صلواته وسلام وجهه حضور
 محتاج الى بابك سلطان وزيرا
 وقفنا صلواته وسلام ليلا ونهارا
 يسر الجوا في تخيب حج مبرورا
 رضوان وامين شيخ دلائل وشكورا
 صاحب طريق نقشبندي شيخ كبير
 مزجات ونجاوات وزركبا وكثيرا
 سلطان وياقوت وقير وزر سرورا
 ارحمنا على محمود مسكين هندي فقير
 قاسم وبرايم وكل صغير وكبير
 ازواج النبي ام سلمة فخر منيرا
 قل جبي الله وكيل اخما لنصيرا

يا رب بحق شيخنا مسكين شاه مولا
 بلغنا من محمود صلواته سيد بشيرا

يا رب بحق كل نبي وولي
 من قلب قريب ومن ايدان بعيد
 عريان من العلم جبل تشيه وتنزيه
 مجنون صفت في عشق مجازي لا حقيق

ارزقنا زيارت النبي حج مبرورا
 من طرفه بحب مجود واحد قيس تبرا
 قد تم وصل عريان ومن غير كبرا
 في ذات منحت لائقين فيض نكيرا

| | |
|---|--|
| <p>من سبع وستين بقيه عمرها ياب وباطل</p> | <p>ما عرفنا سر عشق كما ساقى الضمير</p> |
| <p>في شهر ربيع مولود النبي ختمنا قديمه بهننا من ارواح مشايخنا فقيرا-</p> | |
| <p>يا رب بلقد نصر كم الله بيد ربك يا رب مجرمات محمد والو بكر يا ساقى بير زمزم وياساقى كوثر يا رب مجرمات حسن والحسينا يا رب بحق امهات المؤمنين كل يا رب بحق خديجة سابقة الايمان يا رب بحق آسية وهاجر سارة يا رب بحق سنده انبياء اولو الغر مبر ادعونا بجاه سورة جمعة ولومر مجرمت الم ذالط يا رب بحق سورة والفجر لياي يا رب اذقنا برد عقور و لعقوا لا حاجت دعا لعل لها اعطيت</p> | <p>وزر قنار يا رب شهيد احد وبدل فاروق وعثمان على بحر عذير يا رب اكبل ودرس قصوى بعيرا القاطر هي بنت النبي بنت صغيرا ازواج النبي عايشه كل احد وشر ازواج النبي عايشه خاص بنت لوبكر اخطنا من ايمان في الدنيا في قبر ارحمنا على جمع غنى وفقير في شهر صفر تارنج محمود بنه وعثر واكشفنا من اسرار ومقطعات لغير وقفنا اطاعتك ليل وفجر من نخل مدنيك لريك تمر وثمر استقامن شراب حبك من كاس خمير</p> |
| <p>يا رب بحق سورة يوسف بن يعقوب القوى وجهه قميص يوسف مصر</p> | |
| <p>يا رب بحق سورة ام شرح لك صدر</p> | <p>الشرح الطي من معرفت لصدري</p> |

يا رب بحق سورة قدر انا انزلنا
يا رب بحق هذا شهر شهر مبارك
يا رب بحق سورة نور نور محمد
يا رب بحق سورة والشق القمر
يا رب بحق سورة هل انا الاخر
يا رب بحق كل مهاجر والا نصار
يا رب بحق سورة فاتحوا الافلاص
يا رب بحق سورة انا اعطينا
يا رب بحق سورة اذا جالض الله
اعلموا ما شئتم غفرت لكم كل

اعنا على ذكرك في ليل القدر
اعطى كل حوائجنا مع العسر ويسر
واكتفنا من نور ركبنا في قلب بصير
لا بعد من قرب من وجهك قمر
نجنا من آفات ومصائب دهر
في حب بنى مثل نجم عاشق بدر
علنا خلوص نيت وباركنا في خير
اعطينا من الخوض يشرب وطهر
الضربنا على اعداء دين فتح ونصر
في حقكم اصحاب بدر جا خير

يا رب بحق الم تروى الاف
نجنا من الخوف واسنا من قهر

يا رب بحق سورة مزمل ومنه ثر
يا رب بحق سورة طه وليين
يا رب بحق سورة كهيعص
يا رب بحق سورة ص ق القرآن
يا رب بحق سورة حم حم لا م لا م
يا رب بحق سورة حق وصف القرآن
يا رب بحق ايات قران وحرفات

خل من نجاسات ديناء عذير
اغفرنا جماعة مومن ومومنه قدير
اصحاب كهف كلهم سبعة نفر
عجبرنا من قرات قران في حرف خير
سهل لنا من كل اموات خير
آجرنا من قران في حرف خير
نجنا من النار وطوفان بحر

یا رب بحق سوره نور سوره براهیم
یا رب بحق جامع الخیرات ولد شیخ
یا رب بحق سوره یونس وهوا
یا رب بحق سوره مریم ارمیسی
یا رب بحق آدم وحواء وموسی
ما یعرف ضم وفتح کسری سکون قدس
یا رب توسلنا بجاه قطب لقطاب
فی بلد حیدر یاد دکن عارف بالله

نجا من النار وطوفان بحیر
فی الحب کا یعقوب عزیز یوسف مصر
خلصنا من جنس موت دنیا عاضیه
احفظنا جمیع اخوان محمود بختان غر
اهدنا صراط مستقیم کلهم نصر
قلت هذا من عجبت حبیب فی سکر
مسکین شاه نقشبندی فی هذا شهر
لا یوجد فی هذا زمان شیخ کبیر

محمود مسکین بلا دھند فی فاندیر
اضعف عبادک لا یعلم فی شعر

تعالوا ایضا العشق مسکین
طریق العشق لامبداء وختم
انار رب العلی اسمی غفور
ندانی قلب مومن یوم عرفه
سرقت الناس عشقی کل حصی
الحی بیک جنانان محرم
الحی اغفر الذنب خطیہ
کہ شیخ عبد الشکور حبیب دایمل
افوض امرنا ربی الی اللہ

الی عرصات عرفات الودای
ولا بعد ولا قرب کل احادی
غفرت کل ذنب السمع منادی
ولا خوف ولا تحزن عبادی
فلا یبقی عطانی الکباری
الحی بلغ المحمود مرادی
یوالدین مشایخ واولیاد
امین واحمد ورضوان وشتای
کہ ان اللہ بصیر بالعبادی

| | |
|---|--|
| <p>الف الف صلواته والسلام ولا ملأ من دینار درهم معرا عن جمیع اعتبارات قلوب المؤمنین فی اصلاح - ثلاثة مائتین واحد الف عالم بحق سیدی مولای الشیخی ملاذهلجاء قبله وکعبه دعا مسکین فی حق مریدین</p> | <p>على البني يتول والا بحادی سوالفتی من الجنة والفواذی هیرامن تعینات العبادی الحی عشق حبک فی الفواذی دعایم مستجب بادی العبادی که مسکین شاه عارف ذی مقامی طیب قلب مریض دو اعبادی نطقی و الروح جمیع اولادی</p> |
|---|--|

| | |
|---|--|
| <p>الهی ارحم الفقراء و مسکین على جمع حضور محمود رشادی</p> | |
|---|--|

الهی ارحم باسم اعظم قدیم ذاتک بلا مثالی
فناء ممکن وجود حادث یا حی القيوم لا یزال
لاضنه ولا ند لاحد الی محیط کل شیء بسیط
منتره عن جهات ستة لا تحت ولا فوق یمین شمالی
لا ابتداء لا انتهاء اول و آخر ظاهر و باطن
فی ذات بخت معرا معبود وری الوری من فهم فی
مقام قاب قوسین اونی فی لیل سرا بنص قرآن
اشاره نحن اقرب الیه وصال به کیف اتصالی
لا تحزن ان الله معا تالی اشین اذ هما فی القاء

ميت وهو اعلم شغلي فقبل خواجة امير كلالى
 نظر شفاء كلام دو اع و صحبتك نور الضياء و
 انا مريض من هجرتك وطال شوقى الى الوصال
 طبيب حاذق علاج والى فى السير جعفر و فيض صادق
 من اجل بيت نبى الاربيب وانت تعرف جذبته
 و انت قامت فوق الكرامت على الشريعت والطريقت
 وانت اكرم من سيد القوم فكيف منك اخى و حالى
 الحالى انت مستار كريم وانت بكر روف رحيم
 وانت غفار زرق حلیم ارزقنا يا رب زرق حلالى
 لاعام و لامشايخ قاضى لا محتسب لا وزير سلطان
 عميد دليل لرب جليل عميد حبشى حضرت بلالى
 لا صوت داود احسن يوسف لا خبر ايوگ اشكره
 لا صادق الوعد ذريح پيمبر خلیل حبی قبل سوالى
 لا شاعر مثل حسان و فصيح كفى تحت احد مدح بليغ
 لا مثل لقمان حكيم طبيبك مريض عشق طالب صالى
 فاين آدم فاين حوا فاين مريم فاين عيسى و
 من دار دنيا فى اركان كل يتقى وجهه و طلالى
 فاين مطرب فاين داود فاين عشق ايا ز محمود
 فاين يوسف فاين يعقوب متحد د امثال قبل تعالى

دعاء يوم عاشوراء لا رد قبول وقت ظهر خصوصاً
 عام الف بعد ثلاثة مائة احد عشر باريك استجالي
 لا تحرمنا من وصال مرشد في وقت هذا قطب ارشاد
 خصوصاً مسكين شاه نقشبدي عارف بالله طريفة عالي
 بحق خواجہ نقشبدي بحق منظر جان جانان
 عفو قصورات محمود بندي كنت نيان من خيالي
 الهي انت يد روفك رحيم كريم وحليم
 اغفر جميع ذلوبي يا رب الله فحسن سكر جلال
 تركت آداب مجلس شيخ غريق بحر زلالت هيهات
 رأت من محبتك اكسير من الحضور الى الخالي

الله جميل يحب الجمال
 الله الله اسم جميل

حديث قدسي المال ما لي شرح مولاي فقر اعيا لي
 من لم ينفق ما لي على عيالي فهو في النار ولا ربا لي
 بحق شهيد واحد بدر بحق تشهد ازر كبر بلا كل
 بحق قرّة العينين حنين والاول واحباب ذوا الكيال
 بحق كل البليت احباب الهي اغفر جميع ذنبا
 ما بين محب محبوب سكر لا يعلم الا زوا الجلال
 ابن طبسي وقلب روجي سر ارج بيني في اللبّي المرام

وانت شمسی وانت بدری وانت قطبی سما بدلی
 الهی ارحم بحق و ارحم نقشبندی صاحب طریقه
 و دردت علم من بحر انی فی هذا اجزاء عمر غریز اولی
 فاین سلطان فاین یا قوت فاین فیروز بلبل حبشی
 محب صادق خدام روضه عاشق مسکین محمود خاصا
 لا دعوی علم لا دعوی تقوی حاجت باب سلاطین امرا
 انا فقیر مذنب حقیر خدام مسکین فخر کمالی
 لا تحرمنا صحبت مرشدی وقت هذا اکبریت احمر
 قطب ارشاد اسم مسکین خلق محبوب افالی
 الهی اعوذ من شر کل من مکر شیطان نفس خبیث
 الهی اغفر جمیع ذنبا باسم ذات الله جلالی
 الهی ذات صفات تعالی منزه اقدس هم خیالی
 الهی ارحم باسم اعظم صفت جلالی و یا جمالی
 وانت سید اولاد آدم قریش جدک بتی هاشم
 فی حال مضطرب مرض عشاق مثال مجنون بیایمالی
 خصوصاً محبوب طلب مسکین محمود اقبال محمود خاصا
 خصوصاً مسکین شاه نقشبندی محمود اقبال محمود خاصا
 یا رب بحق البنی المصطفی العزیزی بحق ابوبکر و عمر عثمان علی زکی شالی
 جینا الیک یا بنی اشفع لنا عند ربی الف صلواته و السلام علی البنی محمد و آله

طه وسين الذي حيي بني في قبره
 اذخل مع حزب العرب حزين في الحكماء
 اغفر لنا يا ربنا ذنوبك كثير من جهلنا
 روحى فدالك سيدى عبدك ذليل اخذ بيدي
 ارجو دعاء خيرك تحرك لنا شفقتك
 يا رب بحق نبيا والاويليا والا لقياء
 لا غيرك معبودنا لا اله الا هو مقصودنا
 يا رب اذ اجابنا دعونا معيا ذنوبنا
 يا رب بحق يمل المقد حتى مطلع الفجر
 يا رب بحق باب السلام بلغنا في دار السلام
 اقبل الهى دلتنا الارواح من اعماقنا
 مسته وبسنيين قاتنين لمن يجرى
 سبع وعشرين في وجيل جهنم
 يا رب بحق فتشبهنوا بجهنم الذين شج
 محمود عبدك الذي عهد قديم سيدى

انت البني ختم البني احمد بنى لا تاني
 فى باطنى تلبى عرب طاهر عجم لسانى
 تبنا اليك يا تواب عمدا خطانا الى
 عدو مبين شيطان لعن شهوت والفسا
 احسن كما احسن الى من جود والافصالى
 ورزق رضاه وحيك والمعرفة سبحانى
 ليل نهار استغنا فى السر والاعلا الى
 والضر على عدائنا النفس والشيطانى
 خير ومن الف شهر تنزل ملك روحانى
 ورزق طواف بيت الحرام بالصدر والاقتا
 شاحت الوجوه فى الكفر والطغيانى
 هذا شهر رمضان شرف اسماء دعاها
 افتح لنا يا باب الكرم بالامن والايمانى
 احضرنا من بقاء الفضل الروح والجسمانى
 لله ملك رقتى فى جودك لا تاني

محمود مسكين الذي محتاج الى باب الغنى

وسع لنا يا باب الغنى نجنا من عيالى

حضور قلبى اينس روحى شفاء عرقى كل سقا
 وانت عاشق حب مولانا انت شارب شرابى

ايا جيبى دعاك حبى قبول الى وانت ساقى
 رفعت بليات جميع افات وقول محاليتين كراما

من سيف قاطع لا اله الا نحن نفس كافر لوین شد
 نزول رحمت عند ذكر الامتناع والاولیاء العلماء
 الطاهر و انت اكرم ضیف مسکین بن آدم
 قریب بعد باطن واحد کلام عجمی کلام عربی
 الهی نجات من کید ابلیس جال و فتنه بشر
 قدوم یونانک والعبید علی الراشد بن آدم ضیف
 فاین آدم فاین نوح فاین موسی فاین عیسی
 ختی واضحی جوائف من جلی اجد لادرباب

مد دریا شیخ عبد القادر حیدر و انت شیخی دریا الهی
 من اصحاب قلوب العارف ملهم علی الارض سقا
 عدو آفاق و انفس انفس النجالت من الامتالی
 الاماجت من الساطق سیکوت عاشق بکامطها
 جماعت مسکین امت احمد دعا مقبول ارجا
 خرج من ناندیر جمع طلعت من نور ایماء الکفر غافی
 فاین احمد محمد شافع حی بنی قل الله باقی
 طیفه کافنی بقول الی اکتممت من الازلی

اگر امتد اولیاء حق و معجزات انبیاء حق
 عقاید سنت جلیل حق سواد اعظم طریق

قطعه تاریخ وصال حضرت پیر و مرشد مسکین شاه صاحب قریب
 متفق صوفیان بین اسپرب
 ہوا الہام شاه مسکین کو یو
 نزع کے وقت دیکھے ہلتے لب
 مجلس دعا غمراہ کرنا اب
 قطعه تاریخ رحلت حضرت مولوی احمد خیر الدین صاحب قبلہ
 زیر اقدام پیسہ جو ہو دین کو
 اس کو نامقام علیین کو
 پہونچنے اپنی مراد کو خیر الدین
 آج کرنا ختم دس واعظین
 بیت

حال دنیا کا دیکھہ محمودا کی
 کیا تھا اور کیا ہے اور کیا ہوگا
 تممت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و صلیباً مسلماً

مقصود اصلی از تالیف و تشریح فائدہ خلق اللہ اور بیان انہما علّت قاضی ہے
تو بندہ مولف خاکسار بے مقدار عاصی نیر معاصی نصیر حقیر بنو الوطن سید نصیف
ساکن گندف ملک پنجاب ضلع پشاور حال مقیم پانڈر کوڑہ۔ ناظرین با تمکین
خدمت میں عرض رسا ہے کہ اگر کسی جا خطا سرزد ہو تو بخجائے دل انسان
مترک بہ من الخطا و انسان بپردہ عفو سے چپ ہائیں۔

جب ملک طے نہ ولایت ہو سے صغیر اکبر

کہان قالب نے بہلا فیض نبوت دیکھا

اے جان من و سے جانان سن جانتا چاہئے کہ اس شعر میں بوضیاست

بسیار اور منافع کثیر واسطے خریداران اعمال کے ہیں گو کبیب عوارض فربہ

اور ہموات غیر متناہی کہ دایم الحال اس احقر کے ہیں بیان نہیں ہو سکتے

لیکن حکم ضرورت ایجا ہم سخن بدینا کشید کہ مالا یدرک کلام لائیکر کلام۔ پر بیاض و

چند نجات کہ عبارت از ولایت صغیر اکبر و قول بھین است لاجرم صورت

بنان بجا طرخیٹ از رابطہ نجاسہ و از خامہ بنامہ سپردہ می آید۔ لہذا نشے

نمونہ از خرد و ارشائے ناظرین بضاعت تا دیدہ ظاہر کردہ سے آید۔

اے عزیز باتمیز ملک صاحب حال رہبر راہ اہل کمال گوہر درج شمر نیست

ودر لقیق آتھر برج معرفت و حقیقت قدوة الالکین زبدة العارفین مولانا
 بیروم شہر محمود شاہ صاحب قبلہ نانڈیری نے شعر مذکورہ بالا کو کس طرح مطالب
 عجائب و نکات مغائب کے ساتھ مزین کیا ہے گویا بحر عمیق متلاطم حقیقت
 اور دریا گزافا ضخیم طریقت میں غوطہ زن ہو کے دُرج و حدانیت پر تصدیق
 قلوب عوام الناس خارج کیا اور بازار شریعت میں ظہور کا تجلے جیسا کہ خرید
 اعمال کو بتلایا ہے یعنی فاش اور ظاہر ہو نہایت کا ممکن نہیں ہے جب تک
 ولایت صغیر اور ولایت کبر سے عبور نہ ہو جائے مطلب اصلی اور مقصد دلی
 اس شعر سے تردید قول مخالفین کا ہے اور جن لوگوں نے مفہوم مخالف
 سمجھا ہے وہ لوگ بارہا اغوائے نفسانیت اور ہوائے جاہلیت میں گرفتار
 اور صحرائے گمراہی میں تیز رفتار ہیں جیسا کہ بعض مضمون اور کرامیوں کا
 اعتقاد ہے کہ ولایت فوق ہے ثبوت سے لہذا محقق عارف باللہ نے فرمایا
 کہ جب تک طے الح و مصرعہ ثانی کے جزا آخر واسطے استفہام منکاری کا
 ہے۔ فہم دلانساہل۔

بیان قالب

اس شعر یا تمیز جاتا جا ہے کہ لفظ قالب جو مصرعہ ثانی میں مکتوب ہے اس سے
 مراد کالبد اور جسم آدمی ہے جسے ہر شکل انسان کا اطلاق ہوتا ہے
 اور لفظ قالب اور مالید اس کے لفظ نبوت سے مراد یہ ہے کہ انسان ظہور
 خداوندی ہے اور اس قالب انسان میں ظہور اس ذات پاک کا ہے کیونکہ
 فرمایا رسول مقبول صلم۔ ان اللہ تعالیٰ خلق روحہ طے صورتہ۔ یعنی خدا

پاک نے اپنی صورت پر آدم کو پیدا کیا لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ جہاں
 کو مشاہدہ حق کا دیکھے بلکہ ہر ایک وجود کو اسی طرح پر دینے جیسا کہ اس میں حق
 ہے ایک عارف مقام فرماتے ہیں ۛ گر تجھے خاص خواہی صورت انسان
 بین ۛ ذات خورشید آشکارا اندراں خندان بین ۛ لینے حق سبحانہ نے
 اپنی ذات کو جسم انسان میں ظاہر کیا اگر تو چاہے کہ تجلی خاص کو دیکھے تو قالب
 انسان میں دیکھو۔ کیونکہ قالب انسان کامل مجموعہ غیب اور شہادت ظاہر و باطن
 کا ہے۔ اور انسان مرآۃ ہے سچ زمین کے۔ کا ظہر فی شے کظہوری
 نے انسان یعنی نہیں ہے ظہور میر کسی شے میں جیسا کہ ظہور میر انسان
 میں ہے۔ کیونکہ انسان مجموعہ غیب شہادت ظاہر و باطن کا ہے اسلئے
 انسان کو مرآۃ حضرتین کہتے ہیں اور قابل صفتین بھی نام رکھتے ہیں یعنی
 ایک حضرت وجود۔ دوم حضرت امکان یا ایک حضرت جمال دوسرا صفت جمال
 قال رسول صلعم الإنسان ستر الله في الارض۔

عشق چون بنیاد در صحرائہاد ۛ شور و شراند رنہاد مانہاد ۛ ۛ ۛ
 چمن صنوبر قلب انسان ستر کرد ۛ منزل انجا کرخت اینجا نہاد ۛ ۛ ۛ
 اور سوائے اس کے انسان موصوف ہے ساتھ صفات سبع حق سبحانہ
 کے یعنی تسبیح ہے تبصیر ہے اور تعلیم ہے حکیم ہے اور حجتی ہے اور قادر
 ہے اور عظیم ہے۔ چنانچہ کسی شاعر نے اس صفات سبع کو شعر عربی میں
 جمع کیا ہے۔ ۛ حیث و علم و قدرۃ و ارادۃ ۛ کلامہ حی البصار سمع البقار
 بلکہ انسان موصوف ہے تمام صفات سے اسلئے جیسا فرمایا حضرت نے کہ جو

شخص موصوف ہرودے ساتھ ایک صفت حق سبحانہ کے وہ ہستی ہے
 حضرت صدیقؑ نے عرض کی۔ ہاں فی یا رسول اللہ فرمایا حضرت نے کلمہ نیک
 میں معلوم ہوا کہ انسان موصوف ہر تمام صفت حق سبحانہ سے اور یہ مظهر
 خاص حق کا ہے اور کیونکہ مظهر خاص حق سبحانہ کا نہوگا کہ اس ہی قالب کے
 مواخذ سے جل سلطانہ نے فرشتوں کو پیدا کیا اور علاوہ اس کے طاقت انسان
 ذات نور الہی سے ہے اگر مظهر قالب اس ذات پاک کا نہوتا تو وجود کسی نئے
 اسباب کے ممکن سے ظاہر نہوتا۔ قال غوث الاعظم ثلاث من اشیء خلقت
 الملائكة۔ قال عز وجل خلقت الملائكة من نور الانسان وہ لفت الانسان من نور
 ذاتی۔ سوال کیا غوثؑ نے انے پروردگار عالم کس چیز سے پیدا کیا تو نے
 فرشتوں کو ارشاد ہوا کہ پیدا کیا میں نے فرشتوں کو نور انسان سے اور
 پیدا کیا انسان کو نور ذات اپنے سے۔ پس یہ الہام مطابق حدیث
 شریف کے ہے اول ما خلق اللہ نوری وروحی وقلی وانا من نور اللہ
 والمؤمنون۔ من نور ی وکل شیء من نور ی۔ اول قطره دریا کے محیط سے
 پٹھا نور محمدؐ کا تھا۔ اول وہ چیز کہ بطون سے ظہور میں آئی روح نبوی
 نسی اور یہ نور اور روح مصدر تمام موجودات کے ہیں۔ لولاک لما
 خلقت الکونین بلکہ ظہور خدائی کا ظہور سے قالب حیات رسالت مآب صلعم
 کے ہر لولاک لما اظهرت الربوبیۃ۔ یعنی کل موجودات وجود سے تیرے
 ظہور میں آئے اگر تو نہوتا تو کون خدا کہتا اور کس پر خدائی ظاہر ہوتی نہوتا وہ تو
 کا عالم نہوتا۔ کہی تخم ظہور اللہ نہوتا۔ فافہم۔
 رباعی

نظم خاص بود انسان نیک در یاب گرتوئی عاقل
غیر اویست ہر جہی مینی بہت انسان جلدگی فاضل

بے شک کہ انسان نظم خاص حق کا ہے کیونکہ خداوند عالم نے اس قالب
خاکی کو مطیع اپنا بنایا اور تمام خلق مطیع انسان کا اور انسان خلیفہ حق کا ہے
جیسا کہ فرمایا حق سبحانہ نے اے غوث اعظمؑ کہ میں نے انسان کو مطیع
اپنا اور تمام مخلوق کو مطیع انسان کا یعنی نظم خاص میرا انسان ہے
اور ظہور میرا انسان میں ہے اور ان میں تمام خلق کا ہے رباعی
چون ذات خود را د آسمانہا د مسخود آدم و خا نہا د
ہر جہ باطن بود از کشد پدید ظاہر اور انکر اسما نہا د

اے عزیز قالب انسان امیر ہے اور باقی اسیر اور قالب انسان حاکم اور باقی
محکوم اور قالب انسان خلیفہ حق کا ہے۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَہٗ
ذمہ سجد ملائکہ آدم آمد کہ نور پاک دروے بود مدغم
اگر این نکتہ دستی غافل نہراں مجدہ آور دی و ماد م
الانسان سرری و آنا سرکہ۔ کو عرفہ الانسان مترشد عجزی لقا ل فی کل نفس
میں الانفاس لمن الملک الیوم۔ یعنی انسان بیدار ہے اور میں بید
انسان کا اگر پہچانتا انسان مرتبہ کو اپنے جو نزدیک میرے ہے البتہ
کہتا ہر دم ہوں سے اپنے کہ میں ملک ہوں اور مجھ ہی کو بادشاہی
ہے۔ آج کے دن اور نہیں ہے واسطے کسی کے سوا میرے۔ یعنی
انسان سرشد ہے کہ ظہور ذات کا اسی صفت میں کامل ہے اور جب ذات

اسی نظرمیں ظاہر ہے پس یہہ متطہر ذات ہو البتہ ضرور کہے گا کہ آپکے
 روبرو یہ سرے دوسرا کوئی صاحب اور مالک ملک کا نہیں - پس اس میں
 حق سبحانہ فرمایا کہ انسان سر میرا اور ہم ساز و ہمدآم اور ہم راز میرا ہے
 علاوہ اس کے قالب یعنی جسم تن انسان کا روح اور زبان اس کے
 ہاتھ اور پاؤں اور تمام وجود اس کا ظاہر کیا افسانہ پاک نے واسطے اپنی ذات کے
 جسم الانسان و نفسہ و روحہ و سمعہ و بصرہ و لسانہ ویدہ و رجلہ کل ذالک اظہرت
 نفسہ لغرضی لاسہو انا ولا انا غیرہ۔ یعنی تن انسان کا نفس اور روح اس کی
 اور ستنا اور دیکھنا اوسکا۔ زبان اور ہاتھ اور پاؤں اس کے بلکہ تمام وجود
 کو اس کے ظاہر کیا میں نے از روئے ذات کے واسطے اپنی ذات کے
 نہ وہ انسان میں ہوں اور نہ میں غیر انسان کا اے عزیز فرمایا حق سبحانہ تھا
 نے کہ انسان ظہور تام میرا ہے اور میں ساتھ ذات اور صفات اور
 اسماء اور افعال اس میں ظاہر ہوں یعنی انسان نہ عین میں ہوں نہ وہ
 غیر مجھ سے ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ۔

۵

مردان خدا خدا نباشند لیکن زخدا جدا نباشند

پس مطلق نہ مقید ہے اور نہ مقید مطلق۔ اگرچہ از روئے حقیقت کے
 مقید عین مطلق ہے مگر صرحہ کہ حفظ مراتب کنی زندگی جس نے تمام مراتب
 کو طے کیا وہی انسان کامل ہے اور مقید سے مطلق ہو جاتا ہے قطرہ
 دریائے مٹا ہے اور نور مطلق ہو جاتا ہے۔ اسی جان من وی جانان من پس
 قالب بتکہ خالی کو عرف عام میں انسان کہتے ہیں اور مناطق بھی۔ مگر منطق اول

کی اصطلاح میں ان دونوں لفظوں کو کلیان مساویان کہتے ہیں کیونکہ ہر ایک
کلی کے افراد دوسرے کلی پر صادق آتے ہیں یعنی اسان اور ناطق ہر دو
لفظوں کے مال بطرف دو قضيہ کیلئے موجد ہے کل ان ان ناطق و کل
ناطق انسان۔ یعنی ہر انسان ناطق ہے اور ہر ناطق انسان۔ اگر کوئی سوچ
کرے کہ ان دونوں لفظوں کا مفہوم واحد ہے۔ اور اس مفہوم کا اطلاق
ہر فرد بشر پر صادق آتا ہے خواہ کافر و مشرک و مرتد و مجوسی وغیرہ وغیرہ کیونکہ
نہیں۔ حالانکہ یہ دشمنان ایزدی اس نعمت غیر مترقبہ سے مایوس و محروم
ہیں کس طرح منظر خاص ہو سکتے ہیں۔

جواب۔ لفظ قالب جو عبارت کا لبد اور جسم آدم سے ہے یہ ہی منظر
خاص ہے بلکہ حیران اس نعمت عظمیٰ سے عارضی ہے اور عوارضی منظر
نہیں۔ کیونکہ اسلام اصلی اور کفر و شرک وغیرہ عارضی ہے جیسا کہ فرمایا حضرت
محل مؤید و کد علی فطرت الاسلام الخ۔ جائے خور ہے فہم
جواب دیگر اے عزیز باتیں حضرت بزرگواران صوفیہ کے نزدیک
نہم گوشت و پوست و لطف و صورت کا نہیں ہے بلکہ نام سیرت اور معنی
انسان کا ہے کیونکہ ان ہر صوف ہر تین صفتوں پر۔ اول صفت ناقص
ہے دوم صفت کامل ہے۔ سوم اکمل ناقص وہ کہ جو صفت حیوانی رکھتا
ہے۔ کامل وہ ہیں جن میں صفت انسانی ہو۔ اکمل وہ ہیں کہ جن میں صفت رحمانی
حاصل ہو چنانچہ فرمایا ہر عارفون نے الناس علی ثلاثہ اشکام۔ اولہا شہرین البھیم
او کلبک کا الانعام لکم افضل سیدنا۔ کہ ہمیشہ ہمت ان کی اور پرکھانے پئے اور

جماع کے ہے۔ وٹائیٹھا کیشیہون الانبیا وکہمبت ان کی سواے شوق
 اور ذوق اور محبت ذکر و فکر حق نہیں ہے۔ اور ہمیشہ غرق در ریائے مراقبہ
 اور کاشفہ و شہود اور عبادت کے رہتے ہیں۔ ثانیٹھا کیشیہون العلماء
 کہمبت ان کی بجز طاعت اور عبادت کے نہیں ہوتی اور دائم استغفر
 اور صفات سے اپنے فانی اور صفات حق سے باقی۔ اسلئے آنحضرت
 صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان اللہ تعالیٰ نے خلق آدم علی صورتہ و
 علی صورتہ الرحمن۔ مراد حضرت کی اس مثال سے یہ ہے کہ پہلے خلق کا
 اور جاری ہوئے احکم الہی کا عالم خاص میں کہ وہ وجود ان کا ہے مانند
 جاری ہوئے امر روح انسانی کے ہے کیونکہ آدم مظہر تمام صفات حق
 کا ہے اور غیر آدمی کو یہ مرتبہ نہیں۔ اور انسان نصف ساتھ صفات ذات
 کے ہیں اور مظہر تمام حضرت حق کا انسان کامل ہے نہ انسان ناقص۔
 ہو المراد۔ چنانچہ روز بہان شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کشف الاسرار
 میں یوں تحریر فرمایا ہے۔ یک روز حالت غلبہ سکریں حق سبحانہ تعالیٰ
 نے ترکی قبائستہ کلام کچ سر پر مجھ پر تجلی کیا میں نے دست اپنا دامن اجل
 پر اس کے مار کر کہا کہ تم حق و حقیقت تیری ذات کی بجھو ایسا پہچانتا ہوں
 کہ اگر ہزار صورت سے اے اور ہزار لباس عزت میں جلوہ کرے تو انہر
 موتیری معرفت سے نمیزہو گا اور ماتہہ اپنا تیرے دامن سے نہ اٹھاویگا
 جب تک کہ تجلی اجل اور کشف اعظم مجھ پر منجلی اور منکشف نہ ہو تو اس حالت
 میں روز بہان علیہ الرحمۃ نرما اور شیعہ ستا بود ہو کیونکہ حق سبحانہ بی نیاز

اور بے شل اور بے چون بے چگون اور بے مانند اور لامکان اور قدیم ہے
 اور بندہ حادث اور مکانی اور مقید ساتھ چہت کے ہے اس سبب سے کہتے
 ہیں کہ دیدار دنیا میں چشم ظاہر سے ممکن نہیں ہے اور نہایت محال ہے لیکن
 چشم دل سے اور سوقت ممکن ہے کہ دل اوس کا اوصاف ضمیمہ سے باہر آوے
 اور مقام موت و فیل انت موت کو پہونچے اور ساتھ حیات قرب کے زندہ ہو تو
 بیشک وہی قالب جو عبارت کا بعد اور جسم انسان کامل سے ہے وہی منظر
 خاص الہی ہے۔

بمیراے دوست پیش از مرگ اگر خود زندگی خواہی
 کہ اور پس از جنین سرزندہ شتی گشت پیش از ما کو

کھوا المقصود

مردان خدا خدا نباشد کہ لیکن ز خدا جدا نباشد فقہم

بیان ولایت

اے عزیز با تمیز شعر مذکورہ کے مصرعہ اول میں لفظ ولایت باعتبار
 ذات قالب کے صفت واقع ہوئی ہے اور اس صفت کی راہ حاصل ہونا
 اس طرح ممکن ہے کہ پہلے صورت اپنے مرشد کی باطناً ایسی نظر میں رہی
 کہ جبرقت آنکہ بند کرے وہی صورت ظاہر میں دکھائی دے رفتہ رفتہ
 وہی صورت بول اوتھے اور جو مطلب چاہے اوس سے پوچھے جواب
 باصواب حاصل ہوے بعد از ان خود صورت مرشد بن جاوے اور دعویٰ

شیخ کی بھاگ جاوے اور کیتا ہو جاوے او سکوفنا فی الشیخ کہتے ہیں
 بعد از ان بہرکت صحبت مرشد صورت انحضرت صلعم کی خواب و بیداری میں
 دیکھے گا اوس صورت مبارک کو ایسا بغور دیکھے کہ وہ جمال مبارک نظر میں
 کہپ جاوے رفتہ رفتہ وہ بھی باتیں کرے گا لیکن اوسوقت کمال عاجز
 اور غریبی ظاہر کرے کیونکہ اوس میں رضا مندی اوں کی ہے بعد از ان اوس
 ذات رسول خدا صلعم کو بقا سمجھ کر اپنے تین فنا کرے تو اوسی کو فنا فی الرسول
 کہتے ہیں بعد اس کے صورت اسم اللہ کا تصور کر کے اسکو حاصل کرے کہ
 اسکو فنا فی اللہ کہتے ہیں اور مصرعہ مذکور میں لفظ صغرا بقہ اول و سکون ثانی
 والف مقصورہ خروترد کبر بردوزن صغرا بزرگ ترہ اگویند اور منطلق والو کے
 نزدیک پہلے کہ ان موضوع النجۃ فی الاقترانی لیسلی صغراً و محمولہا لیسلی کبراً
 یعنی بدستی کہ موضوع نتیجہ در قیاس اقترانی نام کردہ میشود اصغرازا نکہ در غالب
 اخص ہست پس افراد او کتر می باشند از بھرا نکہ وجود خاص نسبت بقیام
 قلیل ہست و نام کردہ می شود۔ محمول نتیجہ را کبر۔ از بھرا نکہ اعم ہست پس افراد
 او بیشتر می باشند اور حضرات صوفیوں کے نزدیک صغراً اور کبراً سے
 بیان مراد مقامات ہے آگے اس کا بیان کیا جائے گا۔

اے جان من واسے جاناں من محقق عارف باللہ حضرت محمود شاہ
 صاحب مہج نے شعر مذکورہ کے مصرعہ اول میں لفظ دلالت سے بیان غیر
 کافی کو فرمایا اور بیان صغرا کبر اسے اظہار وافی کو واضح کیا اور بعد از ان
 مصرعہ ثانی میں بیان ثانی فرما کر شعر مجموعہ مرکب میں جواب باصوآوندان لکن

مخالفین کو عطا کیا یعنی جب تک ولایت صغرا اور ولایت کبرا کو طے نہ کرے
تب تک مرتبہ نبوت کو نہ پہنچے گا اور مرتبہ نبوت اعلیٰ اور اہم ہے مرتبہ
ولایت سے کیونکہ ولایت عبارت عرفان باللہ اور صفات او کے سے ہے
اور نبوت عبارت سفارت سے ہے درمیان عہد اور وفات اس کے
وما قال بعض الصوفیۃ بدایت الاولیاء نہایت الاحیاء معنی اللہ
اور وہ جو کچھ کہ بعض صوفیوں نے کہا ہے کہ ولایت افضل ہے نبوت سے
یہ بات غلط ہے بلکہ معاملہ برعکس ہے اور کیونکہ نہو گا کہ معارف انبیاء علیہم
السلام کتاب اور سنت ہے اور معارف اولیاء کا مضمون اور فتوحات مکی
ہے مصرعہ قیاس کن ز گلستان من بجا مراد اور ولایت اولیاء اللہ کا
ڈھونڈنے والا قرابت کا ہے اور ولایت انبیاء علیہم الصلوٰات والسلام کا
نشانہ قرابت کا بتلاتا ہے اور ولایت اولیاء اللہ کا دلالت ساتھ شہود
کے دکھاتا ہے اور ولایت انبیاء علیہم الصلوٰات والسلام کا نسبت مجہول
الکیفیت کا اثبات فرماتا ہے اور ولایت اولیاء اللہ کا قرابت کا اثبات
نہیں کر سکتا اور جہالت کو نہیں پہچانتا کہ کیا شے ہے اور ولایت انبیاء علیہم
الصلوٰات والسلام باوجود قرابت عین کو بعد جانتا ہے اور شہود النفس کو
غیب کا تصور کرتا ہے اور اگر ولایت اولیاء اللہ کا ہے البتہ بدایہ ظلالیت
شوب ہو تا ہے اور ولایت انبیاء علیہم الصلوٰات والسلام کا ہر چند از بدیہ
ظلالیت پر آمده ہے۔ پس بالضرور نبوت از ولایت افضل ہوئی۔ اور کیونکہ
ہنوی کہ قرب نبوت ذاتی اور اصلی ہے اور مقام اولیاء اللہ دائرہ علی ہے۔

وہن لم یطلع علی حقیقت ہما حکم بالعکس وجزم بالقلب پس وصول در مرتبہ نبوت باشد و حصول در مقام ولایت زیر اگر حصول بلاخط ظلیت صورت نہ پذیرد۔ بخلاف وصول واسطی بعض از مشایخ در وقت سرگفتہ اند کہ ولایت افضل از نبوت است این قول فضول بہت بلکہ مقتضی مضل میگردانی ^{الغیبت} کار برعکس بہت۔ زیر اگر نبوت بنی از ولایت ولی افضل است۔ مصرعہ گر بگویم شرح امین بیجا شود۔ معارف و مذاہب براصحاب بصیرت مخفی مباد۔

اے دوست جهانی اے محب لائانی ولایت تین قسم پر منقسم بہت۔ ایک ولایت صغرا و کبرا سوم علیا ہے لیکن عامل شریعت اور راہب طریقت حضرت محمود شاہ صاحب ممدوح نے شعر مذکور دین قسم ثالث کی طرف توجہ نہیں فرمائی اسلئے کہ مراد ایک کی ذکر ناسوتی ہے واسطے تردید قول مخالفین کے نہ ذکر ملکوتی اور ولایت صغرا و کبرا خاصہ عالم صغیر کا ہے جبکہ عالم ناسوت اور عالم محسوس اور عالم بحایم اور عالم خلق اور عالم شہادت اور عالم صورت اور عالم جوارح کہتے ہیں کہ اور ولایت علیا خاصہ عالم کبیر کا ہے جبکہ عالم ملکوت اور عالم امر و عالم معقول عالم غیب و عالم معنی اور عالم باطن کہتے ہیں۔ ولایت صغرا ولایت اولیا و ن کا ہے ولایت کبرا ولایت انبیاء و ن کا ہے ولایت علیا ولایت اعلیٰ و ن کا ہے مگر اصول عالم صغیر کا مقام کبرا سے مقام علیا تک ممکن ہے اور وہ بان قدم رکھ سکتا ہے کیونکہ اس قالب انسان ضعیف البیان میں دس لطفے ہیں از انجملہ پانچ عالم امر سے ہیں یعنی قلب و روح اور سر اور خفی اور اخفی کہ اجزاء عالم صغیر

انسان کا ہے اور خمسہ دیگر عالم خلق سے نیچے نفس اور عناصر اور اجزاء اور ان
 الطبیقوں کے اصول عالم کبیر کے بیچ میں ہیں جیسا عناصر اور اجزاء کے اجزاء انسانی
 ہیں لیکن اصول ان کے فوق العرش طور کا تجلی کھلتا ہے اور اس مقام کو
 مقام لامکانی کہتے ہیں ازین جاہست۔ کہ عالم امر والا مکانی گویند دائرہ امکان
 عالم خلق اور عالم امر اور عالم صغیر اور عالم کبیر وغیرہ بجا تک تمام ہوئے۔
 جبکہ سالک واصل محمدی المشرب ہو کے بہ بلند فطرتی بلکہ یہ محض فضل ایزدی
 جل سلطانہ اس پنجگانہ عالم امر کو ترتیب طے کر کے نقطہ انزلی دائرہ امکان
 کو پہنچتا ہے۔ اور اسی جا سیرالی اللہ تمام ہوتا ہے اور اطلاق اسم فنا اپنے
 پر حاصل کر کے شروع در ولایت صغرا کہ ولایت عام اولیاؤن کا ہے کھلتا
 ہے۔ اور بعد ازان میر در ظلال اسماء و جوبی جل سلطانہ کے فی الحقیقت
 ان ظلال کہ اصول اس پنجگانہ عالم کبیر کا ہے اور ساتھ دیم آنجا راہ نہ یافت
 واقع ہوتا ہے۔ و آن ہمہ را بفضل خداوند جل سلطانہ بطریق سیر فی اللہ طے
 کردہ ہے۔ نہایت آن برس۔ دائر ظلال اسماء و جوبی را نیز تمام کردہ باشد
 و اصول بمرتبہ اسماء و صفات داعی جل سلطانہ نمودہ بود نہایت عروج ولایت
 صغرا کا بیان تک تمام ہوا۔ اور اس موطن میں شروع حقیقت فنا کا شمع ہوتا
 ہے۔ اور قدم در ہدایت ولایت کبرا کہ ولایت انبیاء و اولیاء کا ہے قدم رکھ
 سکتا ہے بعد ازان ولایت کبرا شروع ہوتی ہے اور اس طرح مقامات
 مذکورہ دو اتریںے دائرہ و جوبی اور دائرہ داعی وغیرہ اس ولایت کبرا
 میں طے کرنے کے بعد ولایت علیا شروع ہوتی ہے۔ اور اس ولایت علیا

بین ابنیاری علیہم الصلوٰۃ والسلام قدم رکھ سکتے ہیں بخلاف اولیاءوں کے
بلکہ قدم رکھنا انکا ولایت کبیرا میں مشکل ہے لہذا محقق عارف باللہ حضرت
محمود شاہ صاحب قبلہ نے فرمایا جب تک اس طے نہ ولایت ہوے صغیر کبیرا۔
کہاں قالب نے بھلا فیض نبوت دیکھا۔

فقہم طے یعنی لپیٹ لینا ولایت یعنی عرفان صغیر یعنی خرد کبیرا یعنی بزرگ
قالب یعنی کالبد جسم آدم۔ فیض یعنی فاش اور ظاہر کرنا ترکہ۔ نبوت۔ یعنی
سفارت درمیان عبد اور ذات سے اوس کے ہے۔ شعر مذکورہ مجموعہ مرکب
سے تردید قول مخالفین کا ثابت ہوا۔ اور نیز اہل حضرات صوفیان کرام
اس امر کے ثبوت پر شاہد ہیں جیسا کہ اس تقریر کے فحوار سے صراحتاً معلوم
ہوتا ہے کہ درجہ نبوت کا فوق ہے درجہ ولایت سے اور نیز اقوال علماء
دین عالمان شرع متین اس امر کے ثبوت پر موجود ہیں اور یہی مذہب ہے
اہل سنت جماعت کا کہ درجہ نبوت فوق ہے درجہ ولایت سے اور ولی نہیں
پہنچ سکتا درجہ نبی کو۔ جیسا کہ فرمایا ملا علی قاری شرع فقہ اکبر میں۔ ان الولی
لا يبلغ درجة النبي لان الانبياء عليهم السلام معصومون ما
مولودون عن خوف الخاتمة مكرثون بالوحي حتى في المنام ومشاهد
الملكوت الكرام مأمورون بتبليغ الاحكام وارشاد الانام بعد
الانصاف بكمالات الاولياء لعظام۔ فما نقل عن بعض الكرامية
من جواز كون الولي افضل من النبي كره وضلالت الحاد وجهها
لعم قد يقع تردد في ان مرتبة النبوة افضل ام مرتبة الولاية

بعد القطع بان النبي مصف بالمرتبتين وانه افضل من الولي
 الذي ليس بنبي فمنهم من قال بالاولى بناء على ان النبوة تكمل
 الغير وهو عيد الكمال ووقوف في الجمال ولويدى حديث فضل العالم
 على العابد كفضلي على ادناكم ومنهم من قال بالثاني زعمًا بان الولاية
 عبارة عن العرفان بالله وصفاته وقرب منه وكرامته عند
 والنبوة عبارة عن شقارته بينه وبين عبده وتبليغ احكامه اليه
 والقيام بخدمة متعلقة بمصلحة العبد وفاسدوا الغائب على المشاهدة
 الخلق على الخلق بالهم شبهوا الولي بحال الملك والنبى بالوزير
 في قيام امر الملك ولم يعرفوا بان مقام جمع الولي حاصل لا نبيا
 وبكل اتباعهم من الاصناف وهوان لا يحجبهم الكثرة عن الوحدة
 ولا الوحدة عن الكثرة وهو فوق مرتبة التوحيد الصوفي الذي
 مقام عموم الاولياء فنقول بعض الصوفيين ان الولاية افضل من
 النبوة معناه ان ولايتنا النبي افضل من النبوة واما قول بعض
 الصوفية ان بلايته الولاية نهائية النبوة فمعناه ان الولاية ما
 يتحقق لا بعد قيام صاحبها بجميع ما تقرّر من عنده صاحب النبوة
 فان الولي من واطب على لطاعات ولم يراكتب شيئاً من المحرمات فيما
 دام عليه امثال امر واجتنبات زجر فلا يطلق عليه اسم الولي الحرفي
 وان كان يقال لكل موحد انه الولي الغوي والله اعلم بالصواب اليه
 يرجع المارة =

قصیدہ در بیان وصال پیر دستگیر حضرت محمود شاہ صاحب قبلہ
ناند پیری نور اللہ مقدمہ

آئی ہے کیسی غم کی خزان و امصیتا
غجنوں سے بے کلی ہے عین و امصیتا
نرگس بھی آج چونک پڑی اپنے خواب سے
حالت یہہ عندلیب کی ہوا خطر ہے
سوسن کو جوش غم نے کیا بینہ پان آج
نخل علم کا سرور سہی پر گمان ہے آج
ناند پیر مین تھا نیم جو ایک شیخ نامدار
محمود شاہ تھا عارف موسوم ذی وقار
علم و کمال مین تھا وہ علامہ شہیر
کس درجہ فیض یاب تھے اس سے جوان پیر
ماہر نقطہ نہ علم شریعت سے ہی وہ تھا
سینہ تھا اس کا مخزن اسرار کبریا
ہر دم کھلا تھا ذکر و نصیحت کا اس کے باب
صد حیف ایسے اوج ہدایت کا آفتاب
تھا وہ خلیفہ حضرت مسکین شاہ کا
غم اس کے انتقال کا کس کو نہیں ہوا

مرچا گیا ہے باغ جہان و امصیتا
ہر گل بے سینہ چاک یہاں و امصیتا
سنبھل پتنگ ہی گیا پیچ و تاب سے
نغمہ کے بدلہ نوح کنان و امصیتا
دور کے خون نر خرخ ارغوان ہے آج
بے قمر یون کے در و زبان و امصیتا
چہرہ سے اس کے شان دلالت تھی آشکار
دنیا سے ہو گیا وہ روان و امصیتا
تقازہد و اتفامین وہ ایک فرد ہے نظیر
ہے اب کہاں وہ فیض رسان و امصیتا
تھا بلکہ سارے اہل عرفان کا مقتدا
کیا پر اثر تھا اس کا بیان و امصیتا
اعمال بد سے سب کو دلاتا تھا اجتناب
زیر زمین ہوا ہے نہاں و امصیتا
شہر کن دین اویس کا ہے تلمیذ با صفا
منظر مین سارے خرد و کلان و امصیتا

پابند ذکر تھا عجب اوسکا حال فال
 نصرت ہر ایک تکلف دنیا سے تھی کمال
 چرچا تھا اوسکے زہد کا ہر ملک میں مزید
 شبلی کہوں میں اوسکودہ یا نسل بایزید
 تھامہ مسافروں کا خبر گیر صبح و شام
 بیمار ہو تو اوسکو دوا کا بھی استہمام
 مرغوب اوسکی طبع کو اچھی غذا نہ تھی
 سچ بات یہ ہے کہ اوسکو نہ منظور تھی کہی
 آتا تھا مالدار اگر کوئی اوسکے پاس
 حق بات کہنے میں تھا کسی سے نہ کچھ ہراس
 وہ بے رعایا نفس کی وہ عجز و انکار
 وہ علم وہ وقار وہ اخلاق بے شمار
 دیکھیں کہاں پھر ایسے ولی خدا کو ہم
 لائیں کہاں سے دہونڈہ کے اس پراس کو ہم
 بے نفس بے رعایا کوئی ایسا بشر کہاں
 ناصع کہاں پھر ایسا بہین راہبر کہاں
 افسوس ہنسنے نعمت عظمیٰ کو کہو دیا
 افسوس کیا عالم غفلت تھا جو گیا
 ہر سے ہوئی نہ اوسکی خصال کی پیروی

مصروف تھا اوسی میں دہی اوسکو نہ تھا خیال
 تھا کیا ستقی زمان و امصیتا کو
 اتے تھے و در دور سے عالم بشوق دید
 تھا فخر عابدان جہان و امصیتا کو
 ہر وقت اوسکو آپ ہی پہنچا تا تھا طعام
 کرتا تھا خود وہ بادل و جان و امصیتا
 پہنا نہ تھا کہی کوئی عمدہ لباس بھی
 دنیا کی کوئی عزت و شان و امصیتا کو
 ہر عیب اوسکا اوسکو جتنا تھا حق شناس
 حق گو پھر ایسا ہو گا کہاں و امصیتا کو
 رو دینا خوف حق سے وہ ہر وقت زار زار
 کس کس صفت کو کیجے بیان و امصیتا
 پائین کب ایسے فاضل دین ہر اکو ہم
 کیوں کر کرین نہ آہ و فغان و امصیتا
 یوں خوف حق کا دلمین کسی کے اثر کہاں
 پائین کہاں ہم اوسکا نشان و امصیتا
 افسوس ہنسنے قدر نہ کی اوسکی کچھ ذرا
 خجالت زدہ یہہ دل ہے تپان و امصیتا
 ہکو ہوئی نہ اوسکے فضل سے آگہی

جہنمی میں بہکے کیون ہو امان دامصیبتا
تو بخندے گناہ ہمارے بعد عطا

ہم منہک ہیں حیف بلذات ونبوی
برکت سے اس بزرگ کے اور ب دوسرے

کیا لکھے احمد ایہ پرورد ماجرا
خام ہے خود بھی اشک نشان دامصیبتا



اعلان

الحمد لله علی احسانہ کہ درین آہ ان منہ خندہ زمان

دیوان محمود از طبع سنہ ۱۲۰۰ قطب الاقطاب مولانا

و مقتدا حضرت محمود شاہ صاحب قیلہ ناندیری قدس سرہ

مولفہ جناب عبد الرشید خالص صاحب غلط حضرت ایشا

زیور طبع سے آرہے ہو چکا شائقین کی خدمت میں

عرض ہے کہ اس گوہر نایاب کو جلد خریدیں فقط۔

المعلن

محمد غفور الدین عفی عنہ شہید دارالحکیمہ یو ایس اے کا